اسلام: ہمارا دین

3 سے 6 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

رہنمائے اساتذہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا دین اسلام

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

Hamaray Bachchay
Guiding - Inspiring - Nurturing
Alhuda International Welfare Foundation

نام کتاب ---------------------------- ہمارا دین اسلام
تالیف ---------------------------- تحقیقی ٹیم ہمارے بچے
ناشر ---------------------------- الہدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ایڈیشن ---------------------------- اول
تعداد ----------------------------
ISBN ----------------------------
قیمت ----------------------------
تاریخ اشاعت ----------------------------

ملنے کے پتے

اسلام آباد
7-اے کے برو ہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان
فون: +92-51-4866130-1 +92-51-4866125-9
alhudapublications.org@gamil.com

کراچی
Plot # 8 C,Nishat Lane # 6, Nishat Commercial Area
Khayaban-e-Nishat, Phase 6, DHA, Karachi
فون: +92-21-35844041-2
salesoffice.khi@gmail.com

امریکہ
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-480-234-8918 +1-817-285-9450
www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-647-869-6679 +1-905-624-2030
www.alhudainstitute.ca

برطانیہ
14 Wangey Road Chadwell Heath
Essex RM6 4AJ London UK
فون: +44 -913-121-096
alhudaproducts.uk@gmail.com

www.alhudapk.com | www.farhathashmi.com

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نمبر شمار	فہرست عنوانات	صفحہ نمبر
1	تعارفی سبق	1
2	اللہ تعالیٰ کون ہیں؟	8
3	اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت	14
4	رسول اللہ ﷺ خَاتِمُ النَّبِيِّين	23
5	رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین	28
6	رسول اللہ ﷺ کی اطاعت	36
7	مسلمان کون؟	41
8	مسلمان کی پہچان	49
9	مسلمان اور غیر مسلمان میں فرق	54
10	خاندان	60
11	والدین	66
12	بہن بھائی	72
13	ہمارے جذبات	77
14	غصّہ	85
15	شئیر کرنا	91
16	طہارت	98
17	ماحول کی صفائی	103
18	صاف دل	107
19	اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین کون؟	112
20	معیار زندگی	117
21	اسلام میں سادگی کا تصور	121
22	آرٹ ایکٹوٹی	125

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 1 تعارفی سبق

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ وہ:

- یہ کورس کرنے کا مقصد جان لے۔
- کورس کے اوقات کار (Time Table) اور طریقہ کار سے واقف ہو جائے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کئے جائیں گے:

- منارالاسلام
- گروپ ٹائم

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز ۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- پہلا سبق ہمیشہ سادہ ہوتا ہے تاکہ نئے آنے والے بچوں کو طریقہ کار سمجھ میں آجائے۔ اس لیے ضروری ہے، کہ استاد کے پاس سیرت رسول اللہ ﷺ میں سے چند واقعات موجود ہوں جو وہ حسبِ ضرورت بچوں کو سنا سکے۔
- علم حاصل کرنے کے آداب سے متعلق احادیث بچوں کو سنائیں۔
- اس سبق میں صحابہ کرامؓ کی زندگی کے کچھ واقعات بھی سنائیں جائیں جن سے صحابہ کرامؓ کے علم حاصل کرنے کا شوق اور توجہ، ادب اور خاموشی سے سبق سننے کے پہلو واضح ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

گروپ کے سب بچوں کو ایک جگہ اکٹھا کر لیں اور ساتھ ہی یہ چیک کر لیں کہ بچے اپنی عمر کے مطابق گروپ میں موجود ہوں۔ جو بچے اپنے صحیح گروپ میں نہ ہوں ان کو مددگار کے ساتھ ایڈمن ٹیم کے پاس بھیج دیں۔ بچوں کو اس ترتیب سے بٹھائیں کہ ان کے گروپ بنائیں جا سکیں۔ ایک استاد کو ایک گروپ کا نگران بنا دیں اور ہر استاد اپنا سبق شروع کرے۔

- سلام سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟
- تعوذ، تسمیہ، دعائیں
- دعا پڑھائیں: بچو! جب بھی ہم کچھ سیکھنے لگتے ہیں تو پہلے دعا پڑھتے ہیں۔ اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو جاتی ہے اور ہر بات اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے۔ یاد بھی جلدی ہو جاتا ہے۔ عمل کرنے کو بھی دل چاہتا ہے۔ اس لیے میں ہر کلاس کے آغاز میں یہ دعائیں پڑھوں گی۔ (1.1)
اور آپ سب دعا کے وقت اپنے ہاتھ ایسے اٹھائیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ اٹھایا کرتے تھے۔ (استاد اشارے سے کر کے دکھائے)

﴿ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

﴿ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ ﴾

﴿ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ ﴾

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّد ﴾

- بچو! ان دعاؤں میں ہم کیا کہتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

• رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

''اے میرے رب، میرا سینہ (علم کے لیے) کھول دے اور میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں''۔

بچو! یہ دعا موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت مانگی تھی جب وہ فرعون کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنانے جا رہے تھے۔

• رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝: ''اے اللہ، میرے علم میں اضافہ فرما''۔ یہ دعا رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی اور رسول اللہ ﷺ کو علم سیکھنا بہت پسند تھا۔

• درودِ ابراہیمی: اس میں ہم اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

درود بھیجنا دعا کے آداب میں شامل ہے اور دعا کی قبولیت میں مدد دیتا ہے۔

بچو! میرا نام... ہے (ہر استاد اپنے بارے میں بچوں کو بتائے، مثلاً نام، پڑھائی، یہاں کیوں پڑھانے آئیں ہیں وغیرہ)۔اب آپ بھی باری باری اپنے بارے میں بتائیں (نام، سکول، کلاس، آپ یہاں کیوں آئے ہیں، آپ کے شوق کیا کیا ہیں وغیرہ)۔

> تعارف سے استاد اور بچوں کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ بچوں کی اس بات پر حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی ایک دوسرے سے سوال پوچھیں۔
> بچوں کو ان کی کلاس کے بارے میں معلومات فراہم کریں اور پہلے سے آنے والے بچوں سے پوچھیں کہ ان کا یہاں آنے کا تجربہ کیسا رہا۔

بچو! رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صحابہؓ (رسول اللہ ﷺ کے ساتھی) بھی علم سیکھنے کے لیے بہت کوشش کرتے تھے۔ مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دینے کے لیے ایک جگہ مخصوص کر رکھی تھی، اس جگہ کو صُفَّہ کہتے تھے اور جو صحابہؓ وہاں بیٹھ کر علم حاصل کرتے تھے ان کو ''اصحابِ صفہ'' کہتے تھے۔ ان میں کچھ غریب صحابہ بھی تھے جن کے پاس اتنے پیسے بھی نہ ہوتے تھے کہ وہ کچھ کھا پی سکیں، مگر بچو! وہ علم حاصل کرنے کے لیے بھوکے بھی رہ لیتے تھے۔ کچھ اور صحابہؓ بھی تھے جو ایک دن مزدوری کرتے اور دوسرے دن پڑھتے۔ انہوں نے کام اور تعلیم کے دن آپس میں تقسیم کر رکھے تھے۔ ایک صحابی دوسرے غیر حاضر صحابی کو وہ سب باتیں سکھا دیتا جو اس کی غیر حاضری میں پڑھائی جاتی تھیں۔ ان میں سے کچھ تو امیر تھے کہ اپنا کام اور کاروبار چھوڑ کر علم سیکھنے آتے مثلاً عمر رضی اللہ عنہ۔ (بخاری: 98)

بچو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو کلاس میں بہت مزہ آئے اور آپ بالکل اصحابِ صُفَّہ کی طرح سیکھیں تو پھر آپ کو کلاس کے چند اصول وضوابط کی پابندی کرنا ہوگی۔

> اس کے لیے فلیش کارڈز کا استعمال کریں اور ہر کام کو کرنے کی وجہ اور فائدہ بچوں پر واضح کریں تاکہ بچوں میں وہ کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اصول وضوابط

1. سب بچے دائرے میں بیٹھیں گے (استاد دائرہ درست طریقے سے بنوا کر بتائے)۔ بچو! جب صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے تو اسی طرح دائرے میں بیٹھتے تھے۔ ایسا کرنے سے استاد سب بچوں کو دیکھ سکتی ہے اور جو چیز بھی استاد سب بچوں کو دکھانا چاہے وہ بھی سب کو بہت اچھی طرح نظر آتی ہے۔ ایسا کرنے سے استاد بھی خوش کہ سب بچوں کی سمجھ میں آ گیا اور بچوں کو بھی پڑھنا اچھا لگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ خوش ہوتا ہے کہ یہ بچے بھی صحابہؓ کی طرح بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ (1.2)

2. کسی کو کہیں جانے کی ضرورت ہو تو استاد سے اجازت لے کر جائے گا۔ بچو! کلاس کے دوران ہمیں کہاں کہاں جانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں اس سے استاد کو وہ مواقع سمجھ میں آ جائیں گے جب بچے کو کلاس سے باہر نکلنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے)۔ جیسے پانی پینے، باتھ روم۔ بچو! اگر ہم بار بار گروپ میں سے اٹھ کر جائیں گے، تو استاد بھی توجہ نہیں دے پائے گی اور باقی بچے بھی۔ اس کے علاوہ ہمارا سبق بھی چھوٹ (miss) جائے گا اور جب ہم واپس آئیں گے تو سبق ہماری سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اس سے بچنے کے لیے کیا کریں گے؟ (مختلف ترجیحات پر طلبہ کی رائے لیں)۔ مثلاً ہم گھر سے نکلتے وقت پانی پی لیں اور باتھ روم سے فارغ ہو کر وضو بھی کرائیں۔ کلاس شروع ہونے سے پہلے یہ کام کر لیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو اور اگر کلاس کے دوران ضرورت پڑی تو تھوڑا صبر کریں گے اور استاد جب سبق کے دوران وقفہ دیں گی تو یہ کام کریں گے۔ (1.3)

3. (الف) اگر کوئی بات پوچھنی ہو یا سوال کرنا ہو تو ہاتھ اونچا کریں۔ (ب) جب استاد آپ کو اجازت دے تو سوال پوچھیں۔ (ج) سبق سے متعلقہ سوالات ہی پوچھے جائیں گے۔ بچو! اگر ایسا نہ کریں تو کیا ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ اگر سب بچے یا زیادہ بچے ایک وقت میں بولنا شروع کر دیں تو استاد اور باقی بچوں کو بھی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ رسول اللہ ﷺ جب صحابہؓ کرام کو پڑھاتے تھے تو وہ بالکل حرکت نہیں کرتے تھے اور پرندے آ کر ان کے سر پر بیٹھ جاتے تھے۔ ان پرندوں کو پتا ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ زندہ انسان ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ ان سے سوال کرتے تھے تو وہ نہایت ادب سے جواب دیتے تھے اور اگر جواب نہیں آتا تھا یا وہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھنا چاہتے تھے تو کہتے تھے، ''اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں'' اور پھر رسول اللہ ﷺ ان کو پوری بات سمجھاتے تھے۔ کون مجھے صحابہؓ کے انداز میں بیٹھ کر دکھائے گا؟ استاد سوال کرے یا آپ نے کچھ پوچھنا ہے تو کیا کریں گے؟ جی! ہاتھ اٹھائیں گے (بچوں سے عملی طور پر کروائیں)۔ (1.4)

استاد بچوں سے بات کرتے ہوئے نظریں ملا کر بات کرے۔

4. سبق کے دوران آپس میں کوئی بات نہیں کرنی۔ مسلمان تو اللہ تعالیٰ کی بات بہت غور سے سنتا ہے تاکہ وہ بات کو اچھی طرح سمجھ سکے اور عمل کر سکے۔ اگر سبق کے دوران ہم آپس میں باتیں کریں گے تو استاد کو اچھا نہیں لگتا کیونکہ وہ بچوں کو پڑھانا چاہتی ہے۔ استاد کا دل چاہتا ہے کہ سب بچے غور سے سب کچھ سنیں اور پھر وہ کام کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ بچوں کا دل کبھی کبھی اپنے دوستوں سے بات کرنے کو چاہتا ہے۔ لیکن سبق کے دوران بات نہیں کرنی چاہیے۔ جب استاد سبق ختم کر لے تو پھر باتیں کر سکتے ہیں اور اگر ہم سے بھی کوئی بچہ بات کرنے کی کوشش کرے تو جواب نہیں دینا۔ (1.5a) (1.5)

5. اگر کلاس میں ایک جگہ سب کو اچھی لگے تو وہاں سب باری باری بیٹھیں گے۔ (مثلاً استاد کے قریب یا بورڈ کے ساتھ)۔ اس طرح سب کو ایک دوسرے کا خیال رہے گا۔ جس طرح اصحابِ صفہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر علم سیکھتے تھے۔

6. کوئی بھی اپنے ساتھ کوئی کھلونا یا کوئی کھانے کی چیز نہیں لائے گا۔ اس سے سبق کی طرف دھیان کم ہو جاتا ہے اور گم ہونے کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔ (1.5)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ان اصول وضوابط کو بتانے سے نہ صرف بچوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ کوئی کام کیسے کرنا ہے بلکہ استاد کو بھی بچوں کو بٹھانے کے طریقے آجاتے ہیں۔ اگر بچوں کو اس انداز میں سمجھایا جائے کہ یہ کرنا کیوں ضروری ہے تو وہ زیادہ محتاط رویہ اختیار کرتے ہیں۔

بچو! اب میں آپ کو بتاؤں گی کہ اس کورس میں ہم کیا پڑھیں گے۔ بچو! ہم یہاں جو کچھ سیکھیں گے اس پر عمل بھی کرنا ہوگا اور دوسروں کو بھی بتانا ہوگا تا کہ وہ بھی اچھے کام کرسکیں۔

اس کے لیے فلیش کارڈ بنائیں جس پر کلاس کا ٹائم ٹیبل لکھا ہو اور وضاحت کریں کہ ان عنوانات میں ہم کیا پڑھیں گے۔ تمام اوقات اپنی کلاس کے مطابق بتائیں۔

4:30 پر ہماری کلاس شروع ہوگی سب بچوں نے کوشش کرنی ہے کہ وقت پر آئیں۔ وقت پر امی ابو کے ساتھ کھانا کھا کر، پانی پی کر اور باتھ روم سے فارغ ہو کر اور پھر وضو کر کے تیار رہنا ہے۔ بچو! جس کی 80% یا اس سے زیادہ حاضری ہوگی اس کو اس کورس کے اختتام پر سرٹیفکیٹ ملے گا۔

4:30 سے 5:00 ہماری آداب/ دعاؤں کی کلاس ہوگی جس میں سب بچے اکٹھے بیٹھ کر پڑھیں گے۔ جو جلدی آئے گا اس کو آگے جگہ ملے گی اور وہ سب دعائیں اور اچھی اچھی باتیں جلدی سے سیکھ لے گا۔ اس کلاس میں سب کو ادب اور پوری توجہ کے ساتھ استاد کی بات غور سے سننی ہے۔ آپ کو معلوم ہے بچو! جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس مجلس کو فرشتے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ تو آپ سب کو بہت اچھی طرح بیٹھنا ہے تا کہ یہ فرشتے جا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی آپ کی تعریف کریں۔

5:00 سے 5:45 تک ہمارا گروپ کا سبق ہوگا جس میں استاد ایک موضوع (topic) پر بات کرے گی۔ ہم دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو کون کون سے کام پسند ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کاموں کو کس طرح کیا؟ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ سے یہ سب کیسے سیکھتے تھے اور ہم یہ بھی پڑھیں گے کہ ہم یہ اچھے کام کیسے کر سکتے ہیں۔

بچوں کو چند موضوعات زبانی بتا دیں یہ کہہ کر کہ ہم بہت سے کام سیکھیں گے مثلاً...

5:45 سے 6:00 تک ہمارا نماز کا وقت ہوگا نماز کے لیے ضروری ہے کہ سب بچے اپنا سر، دوپٹہ یا سکارف یا ٹوپی سے ڈھانپ کر آئیں۔ آپ کی نماز کی استاد آپ کو نماز سکھائیں گی اور روزانہ نماز کے بارے میں خاص خاص باتیں بتائیں گی۔ پھر آپ سب بچوں کو ان پر عمل کرنا ہے تا کہ آپ اسی طرح نماز پڑھ سکیں جیسے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے۔ تو کس کس کا دل چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز پڑھیں؟ (استاد بھی اپنا ہاتھ کھڑا کرے)۔ (1.7)(1.8)

> استاد نماز کے لیے وضو کرواتے وقت ایک طرف کھڑی ہوں گی اور ساتھ ساتھ بچوں کی رہنمائی کریں گی اور نماز کے دوران بچوں کے اطراف میں تھوڑے تھوڑے وقفے پر باقی اساتذہ کھڑی ہوں گی اور اس دوران وہ مشاہدہ کریں گی کہ کہاں کہاں بچوں کو اصلاح کی ضرورت ہے اور پھر وہ نماز کی استاد کو بتائیں گی تا کہ وہ اس کو اپنی روزانہ کی کلاس میں نماز کی نئی بات کے طور پر شامل کرلے۔ سب سے زیادہ توجہ اس بات پر رکھنی ہے کہ بچے صف صحیح بنائیں اور نماز کے دوران سب لڑکیوں کے سر ڈھانپے ہوئے ہوں۔ استاد کو یہ بات بھی یاد رکھنا ہے کہ چھوٹے بچے نماز کے ارکان کو ادا کرنے میں وقت لیتے ہیں۔

- 6:00 سے 6:30 کھانے اور آرٹ کا کام کرنے کا وقت ہوگا جس میں ہم اپنے سبق سے متعلق کام کریں گے۔ آرٹ کا کام کرنے کے لیے بچوں کو ایک پلاسٹک شیٹ دی جاتی ہے سب بچوں کو اس شیٹ پر بیٹھ کر ہی آرٹ کا کام کرنا ہوگا۔ کوئی بھی اس شیٹ سے نیچے رکھ کر کام نہیں کرے گا۔ (1.9)
- بچو! جب آرٹ ورک کی ٹوکری آئے تو پہلے اس کی ترتیب کو غور سے دیکھ لیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ جب آپ کی ٹوکری واپس جائے تو اسی طرح واپس جائے جیسے آئی تھی۔ مارکرز کے ڈھکن صحیح بند ہوں اور سب چیزیں اپنی اپنی جگہ پر درست حالت میں ہوں۔ آرٹ کا کام ختم کر کے اپنے ارد گرد دیکھ لیں کہ کوئی مارکر یا پنسل ٹوکری سے باہر تو نہیں رہ گئی اور اگر ہو تو اس کو اٹھا کر ٹوکری میں رکھ دیں۔ اپنا آرٹ کا کام اپنے ساتھ گھر لے کے جائیں اور گھر جا کر سب کو بتائیں کہ آج آپ نے کیا سیکھا اور پڑھا۔ (1.9)

> آرٹ کا کام سب بچوں کو خود کرنا ہوگا، ہاں اگر کسی بچے کو کسی قسم کی مدد چاہیے تو استاد اس کی مدد کر سکتی ہے۔

- تین سے چار کلاسوں کے بعد ایک دن ہم کچھ کھانا بھی کھائیں گے۔ اس کا کیا مقصد ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اگر ہم اس طریقے سے کھائیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ہمیں بتایا تو وہ بھی ہماری عبادت بن جائے گا۔ ہمیں کھانے کے وقت بہت تمیز سے بیٹھنا ہے۔ کوئی لالچ نہیں کرنا۔ اپنی استاد کے ساتھ بیٹھ کر کھانے سے پہلے دعا پڑھنی ہے۔ پھر دائیں ہاتھ سے کھانا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شیئر بھی کرنا ہے۔ استاد کو بھی دینا ہے۔ آخر میں بھی دعا پڑھ کر شکر ادا کرنا ہے۔
- بچو! اگر آپ کچھ اور جاننا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں۔ (بچوں کو سوالات کرنے کا موقع دیں)۔ اب بچو! میں آپ کو چند واقعات سناتی ہوں۔
- بچو! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور ہر وقت آپ ﷺ سے کچھ نہ کچھ سیکھتے رہتے تھے۔ تمام صحابہ کرامؓ یہ جانتے تھے کہ علم میں کوئی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا ''امیر المؤمنین! اس وقت میں کوفہ سے آ رہا ہوں۔ وہاں ایک شخص اپنے حافظے کی بنیاد پر قرآن مجید لکھوا رہا ہے''۔ (یعنی اس کو زبانی قرآن مجید یاد ہے، اور وہ کسی کو لکھوا رہا ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سخت غصہ آیا۔ انھوں نے کہا ''مجھے بتاؤ، وہ کون ہے''؟ اس شخص نے جیسے ہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''میرے علم کے مطابق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کے علم میں سب سے زیادہ مقام حاصل ہے۔''

(مسند ابی یعلی:194) اور بچو! ایسا علم تب ہی آتا ہے جب ہم سبق کو غور سے سنیں۔

> یہ واقعہ بتاتے وقت استاد کے ہاتھ میں قرآن مجید ہو، جس کو وہ بچوں کو بار بار کھول کر دکھائے اور ان کو احساس دلائے کہ قرآن مجید کا حافظے سے لکھنا کوئی معمولی بات نہیں۔

بچو! کیا آپ نے حسن بصریؒ کا نام سنا ہے؟ ان کو تابعی کہتے ہیں، یعنی وہ لوگ جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ سے سیکھا۔ حسن بصری کو بچپن سے علم کا شوق تھا اور وہ ہر وقت مسجدِ نبوی میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ رہتے اور علم حاصل کرتے تھے۔ جب وہ 14 سال کے ہوئے تو اپنے والدین کے ساتھ بصرہ آ گئے اور یہاں پر بھی ہر وقت علم سیکھنے میں لگے رہتے۔ اسی لیے جب وہ بڑے ہوئے تو اپنے علم کے سبب پورے ملک میں مشہور ہو گئے اور بڑے بڑے لوگ ان کی بات مانتے تھے۔

بچو! ان واقعات سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے؟ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خود بھی بہترین عمل کریں اور اپنے اردگرد بھی لوگوں کی رہنمائی کریں تو اس علم کو اسی طرح محنت کے ساتھ حاصل کرنا ہوگا جیسے صحابہ اور بعد کے لوگوں نے حاصل کیا۔ تو بچو! کیا میں امید رکھ سکتی ہوں کہ آپ سب ان کلاسوں میں آ کر ایسے علم حاصل کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو جائے؟ چلیں پھر ہم سب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

کلاس کے آخر میں دعا پڑھ کر اٹھیں: **سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ اَشۡھَدُاَنۡ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ وَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ**

اساتذہ کے لیے چند اصول:

- کلاس کے دوران سب اساتذہ اپنے موبائل کو بند یا خاموش رکھیں۔
- کلاس کے بعد اپنے سبق کا تجزیہ لکھ کر انچارج کو دیں گی۔
- ہر استاد مسکرا کر کلاس لے اور گھر سے سبق کی پوری تیاری کر کے آئے۔
- حاضری لیتے ہوئے حاضر یا غیر حاضر کے لیے P/A لکھیں۔ (پہلے دن حاضری کلاس کے اختتام پر لگائیں)۔
- سب اساتذہ ایک مرتبہ منار الاسلام ٹیم کلاس کے قواعد وضوابط ضرور پڑھ لیں جو کہ ٹیچر ڈائری کے اختتام پر دیے گئے ہیں۔
- اپنی ساتھی مددگاروں کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں۔
- استاد کی شخصیت بچوں کے لیے بہت متاثر کن ہونی چاہیئے۔ استاد کو نرم مزاج مگر بارعب ہونا چاہیئے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 2 اللہ تعالیٰ کون ہیں؟

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- اللہ تعالیٰ کی پہچان کر سکے۔
- توحید کا اصل معنی اور اس کے تقاضے جان سکے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- اللہ تعالیٰ
- "لیس کمثلہ شیء": "اللہ تعالیٰ کے جیسا کوئی نہیں ہے"۔

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، خالی کاغذ، پنسل، قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کا صحیح طریقہ بتانا ہے۔
- بچوں کو ایک بار الاسماء الحسنیٰ کی دہرائی کرا لیں۔
- اکثر بچوں کو ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتاتے وقت ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ بچے جسمانی طور پر اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو اس سبق کے ذریعے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی صحیح شناخت کروائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمد اللہ! میں ٹھیک ہوں۔ سب سے پہلے ہم سب مل کر دعا مانگتے ہیں۔ سب بچے ہاتھ اٹھائیں۔

رب اشرح لی صدری .....

اللھم صل علی محمد .....

رب زدنی علما .....

آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے یہ دعا کیوں مانگی؟ اس لیے تا کہ اللہ تعالیٰ اچھی اچھی باتیں سیکھنے میں ہماری مدد کرے۔ ان شاء اللہ! یہ دعا مانگنے سے ہمیں تمام اچھی باتیں جلد یاد ہو جائیں گی۔

> پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ ہم کلاس میں کب بولیں گے؟ نماز پڑھنے کے دوران کن باتوں کا خیال رکھنا ہے؟ کن کاموں کے لیے ہم استاد سے پوچھ کر کلاس سے باہر جا سکتے ہیں؟

اچھا اب میں دیکھتی ہوں کہ کون سا بچہ تمیز سے بیٹھا ہے اور استاد کی بات سننے کے لیے تیار ہے۔ ماشاءاللہ! یہاں تو سب بچے ہی تمیز سے بیٹھ کر استاد کی بات سن رہے ہیں۔ بچو! جب میں کلاس میں آپ سے کچھ پوچھوں گی تو جن بچوں کو جواب آتا ہے انھیں ہاتھ کھڑا کرنا ہے (استاد اپنا ہاتھ کھڑا کر کے بتائے)۔

بچو! اب ہم اپنا سبق شروع کرتے ہیں اور آپ سب کو معلوم ہے کہ کلاس میں بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے؟ ایک دفعہ سب چیک کر لیں کہ کیا ہم ٹھیک بیٹھے ہوئے ہیں۔ کس طرح بیٹھنے سے استاد خوش اور ناخوش ہو سکتا ہے۔ (1.5) (1.5a) (1.1)

> جب بچے ٹھیک طرح بیٹھ جائیں تو ایک کاغذ اور پنسل دے دیں اور کہیں کہ وہ اس پر کچھ بنائیں۔ جب بچے تصویر بنا رہے ہوں تو استاد اس کی خوب تعریف کرے کہ آپ کتنا پیارا بنا رہے ہیں۔ سب بچوں سے ان کا نام بھی لکھوالیں کہ یہ تصویر کس نے بنائی ہے؟ جب بچے تصویر مکمل کر چکیں تو بچوں سے کہیں کہ آپ کو کیسا لگے اگر کوئی اس کو پھاڑ دے۔ بچوں کے تاثرات دیکھیں اور پھر ان سے پوچھیں کہ آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں؟ کیوں؟ بچے کچھ جواب دیں گے وہ سن لیں مثلاً اس کو میں نے خود بنایا تھا، یہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی، میں نے اس کو بہت محنت سے بنایا تھا، یہ میرے لیے بہت خاص تھی۔ نتیجہ: کہ ہم اپنی بنی چیزوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کو خود پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ ہم سے بہت پیار بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف ہمیں پیدا ہی نہیں کیا بلکہ وہ ہمارا خیال بھی رکھتا ہے اور حفاظت بھی کرتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچوں سے پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ہمارا خیال رکھتا ہے؟ چھوٹے بچوں میں یہی نقطہ واضح کرنے کے لیے ہاتھ پھیلا کر بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کتنا پیار کرتا ہے اور کتنا خیال رکھتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے ہمیں والدین دیے ہیں جو ہماری پرورش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کے لیے پھل اور سبزیاں دیں جن کے کھانے سے ہمارے اندر طاقت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحت دی جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے نیک کام آسانی سے کر لیتے ہیں۔
- آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ہمارا ہی خیال نہیں رکھتا بلکہ دنیا میں موجود ہر چیز کا خیال رکھتا ہے کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔

استاد بچوں کو ایک ڈبہ میں سے مختلف نعمتیں یا نعمتوں کی تصاویر نکال کر دکھائے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، مثلاً والدین، آسمان، زمین، کھانا، پہاڑ، پودے، پانی، جانور وغیرہ

- بچو! جب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزیں دیکھیں تو ہمیں کیا کہنا چاہیئے؟ **سبحان اللہ !**
- یہ سب کچھ جو بھی ہمیں ملا ہے یہ سب اللہ تعالیٰ نے ہی ہمیں دیا ہے۔ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، اسی لیے جب ہم اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانیں تو وہ ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہر بات ماننی ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو کیسے خوش کرنا ہے؟ یہ سب ہمیں کہاں سے معلوم ہوگا؟ یہ سب ہمیں قرآن مجید پڑھ کر معلوم ہوگا۔ ہم جتنا زیادہ قرآن مجید پڑھیں گے اتنا ہی ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جان سکیں گے اور جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جانیں گے اتنا ہی زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں گے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کر سکیں گے۔

یہ بتاتے وقت استاد ہاتھ میں قرآن مجید پکڑیں تاکہ بچوں کے ذہن میں اس کی اہمیت نقش ہو جائے۔

- بچو! کیا آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کیسا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی اسے دنیا میں کوئی دیکھ سکتا ہے۔ جو لوگ جنت میں جائیں گے صرف وہی لوگ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے۔ جنت کی نعمتوں سے بھی زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بعد حاصل ہوگی۔ بچو! آپ کو معلوم ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام چند لوگوں کو لے کر کوہ طور پر گئے۔ لیکن وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ پائے بلکہ بے ہوش ہو گئے۔ اب ہم قرآن مجید کو کھول کر دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں کیا بتاتا ہے۔

استاد بڑے بچوں سے آیت الکرسی پڑھوا سکتی ہے اور جب بچے پڑھ لیں تو اس میں سے اللہ تعالیٰ کے نام نکال کر بچوں کو ان کے بارے میں بتائے۔ مثلاً **الحی، القیوم**

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کو نیند نہیں آتی اور نہ ہی وہ تھکتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنی بنائی چیزوں کی نگرانی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

> اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بارے میں بتائیں کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بارے میں پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیسا ہے (بچوں کو اللہ تعالیٰ کے ناموں والا کارڈ دکھائیں) اور درمیان سے کسی بھی نام کو لے کے اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیسا ہے۔ اس کے لیے استاد چند ناموں کا تفصیلی مطالعہ کرلے تاکہ بچوں کو واضح طور پر بتا سکے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سب چیزیں پیدا کیں کیونکہ اللہ تعالیٰ " **الخالق** " ہے، پیدا کرنے والے۔ اس نے ہمارے ماں باپ بنائے۔ بہن بھائی اور گھر بنایا۔ پودے بنائے (سبحان اللہ کا فلیش کارڈ)۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پودے اور پھول بنائے، مزے مزے کی سبزیاں اور پھل بنائے۔ اللہ تعالیٰ الخالق ہے۔ دیکھیں کس طرح ہم تک پانی آتا ہے، کس طرح یہ زمین چیزیں اگاتی ہے، کس طرح سورج اور چاند نکلتے ہیں۔

ان سب چیزوں کو کس نے بنایا؟ " **الخالق** " نے یعنی "اللہ تعالیٰ" نے۔ اللہ تعالیٰ کو اگر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کیسا ہے تو اس کے ناموں سے معلوم ہوگا۔ (2.1)

بچو! اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ " **لیس کمثلہ شیء** " اس کی مثال جیسی کوئی چیز نہیں۔

> استاد اب بچوں کو اللہ تعالیٰ کے نام دکھا کر ان میں سے کچھ کی وضاحت کریں۔ چھوٹی عمر کے گروپ میں بے شک ایک یا دو ناموں کی وضاحت کریں اور بڑی عمر کے گروپ میں زیادہ ناموں کی وضاحت کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور نام ہے " **الواحد** ". اللہ تعالیٰ ایک ہے، ہمیشہ سے ایک ہی ہے۔ کوئی اور اس جیسا نہیں۔ وہ اس دنیا کے سب چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے کام اکیلا کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی اور کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

" **لیس کمثلہ شیء** " اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

> استاد کائنات سے مختلف مثالیں دے کر واضح کرے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اکیلا ہی ہر کام کو سنبھالا ہوا ہے۔ مثلاً سورج کا وقت پر نکلنا دن رات کا آنا وغیرہ ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور نام " **الرزاق** " ہے، رزق دینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رزق دیتا ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مختلف چیزیں ہمارے کھانے کے لیے زمین سے اگاتا ہے۔

تھوڑی وضاحت کردیں کہ اللہ تعالیٰ زمین سے چیزیں کس طرح اگاتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ صرف ہمیں ہی رزق نہیں دیتا بلکہ وہ سمندر کے اندر چھوٹی چھوٹی سی مچھلیوں کو بھی کھانا دیتا ہے اور جو آسمانوں میں پرندے اڑتے ہیں ان کو بھی کھلاتا ہے۔خود اللہ تعالیٰ کچھ نہیں کھاتا اس کو کھانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمارے کھانے کے لیے اتنے مزے مزے کی چیزیں پیدا کیں ہیں۔ ”لیس کمثلہ شیء“ اس کی مثال جیسی کوئی چیز نہیں۔
- ”المالک“ بادشاہ۔اللہ تعالیٰ سب سے طاقتور بادشاہ ہے۔وہ بہت طاقتور ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی کام کرنا مشکل نہیں۔جب وہ کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو صرف ”کن“ کہتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ’المالک‘ ہے اور ہر کام کروانے کی طاقت رکھتا ہیں۔”لیس کمثلہ شیء“اس کی مثال جیسی کوئی چیز نہیں۔
- دنیا میں جو بادشاہ ہوتا ہے لوگ اس کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آتے ہیں۔سب لوگ بادشاہ کا کہنا مانتے ہیں، جو وہ حکم دیتا ہے وہ ہی کرتے ہیں۔بچو! اگر انسانوں کے ایک ہی وقت میں دو بادشاہ بن جائیں اور دونوں حکم دیں تو کیا ہوگا؟ (بچوں کو بولنے کا موقعہ دیں)۔چلیں دو استاد دو بادشاہ بن جائیں اور آپ سب بچے لوگ بن جائیں۔اب جو ہم حکم دیں وہ آپ نے فوراً پورا کرنا ہے۔ دونوں کی بات ماننی ہے۔

دونوں اساتذہ بچوں کو مختلف کام کرنے کو کہیں کہ بچوں کے لیے ان کو کرنا مشکل ہو جائے۔مثلاً ایک کہے ”بچو بیٹھ جاؤ“ دوسری ساتھ ہی کہے ’کھڑے ہو جاؤ‘۔ایک کہے ’دائیں طرف دیکھو‘ اور دوسری کہے ’بائیں دیکھو‘۔ ایک کہے ’کتاب کھولو‘ اور دوسری کہے ’کتاب بند کرو‘۔اب بچوں سے پوچھیں کہ ایک بادشاہ ہونا چاہیے یا دو؟ بچے خود ہی کہیں گے کہ ایک ہی ہونا چاہیے۔

- بچو! ایک بادشاہ کی بات ماننا آسان ہوتا ہے۔اگر بہت زیادہ بادشاہ ہوں تو پھر کام نہیں ہو سکے گا۔ایک کہے گا یہ کام کرو اور دوسرا کہے گا یہ کام نہ کرو۔
- اللہ تعالیٰ ” المالک “ ہے سب کا بادشاہ۔ہمیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بات ماننی ہے۔کیوں کہ اللہ تعالیٰ ”الخالق “ بھی ہے اور ’الرزاق ‘ بھی۔”لیس کمثلہ شیء“اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں۔
- کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہمیں پیدا کر سکتا ہے؟ نہیں! کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور اس دنیا کا خیال رکھ سکتا ہے؟ نہیں! کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہے جس کے کنٹرول میں سب چیزیں ہیں؟ نہیں! کیا اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی اکیلا سب کام کر سکتا ہے؟ نہیں! اللہ تعالیٰ کی مثال جیسا بھی کوئی دوسرا نہیں ہے۔”لیس کمثلہ شیء“۔

بڑے بچوں کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ گھر جا کر مزید اللہ تعالیٰ کے ناموں پر غور کریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اب میں آپ کو ایک نبی کا واقعہ سناتی ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا اور ان کو "خلیل اللہ"، یعنی اللہ تعالیٰ کا بہترین دوست بھی کہا جاتا ہے۔ بچو! کیا آپ کو معلوم ہے وہ کون ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ اللہ کون ہے؟ پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا۔ کس طرح؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنیا کی چیزوں پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا۔ جب ایک رات ابراہیم علیہ السلام کی نظر آسمان پر تارے پر پڑی تو انہوں نے کہا کہ "یہ میرا رب ہے" کیونکہ وہ بہت چمک رہا تھا۔ لیکن جب وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے "یہ میرا رب نہیں ہو سکتا، مجھے غائب ہونے والے پسند نہیں"۔ پھر جب چاند کو دیکھا کہ وہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے کہ "یہ میرا رب ہے۔" لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو کہنے لگے کہ "یہ میرا رب نہیں"۔ پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے "یہ میرا رب ہے مگر جب وہ غروب ہو گیا تو کہا یہ میرا رب نہیں"۔

(الانعام:89-84)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غور و فکر کیا تو انھوں نے جان لیا کہ رب تو وہ ہے جس نے ستارے، چاند اور سورج کو بنایا۔ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جس نے یہ سب چیزیں بنائی ہیں۔ جس نے کھانے کو پھل سبزیاں بنائیں، جس نے پانی پھول پہاڑ بنائے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو بنانے والا ہے۔ وہی الخالق ہے۔ (2.2)

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو جان لیا، کیا آپ سب بچوں نے بھی اللہ تعالیٰ کو جان لیا ہے کہ وہ کون ہے؟ جی اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔ تو ان شاء اللہ، یہ ہم اگلی کلاس میں پڑھیں گے اور جانیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو کہاں، کیسے اور کب دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کو رب بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ اب سب مل کر ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پڑھ لیتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 3 اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- اللہ تعالیٰ کو اس طرح پہچان لے کہ اس کے دل میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے۔
- اس کے دل میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق پیدا ہو جائے۔
- وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا بہترین رب بنا لے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- محبت
- میرا رب
- اللہ تعالیٰ سے ملاقات

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ **خاکہ کا دورانیہ:** 15 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، قرآن مجید، کھلونے۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- بچوں سے کہیں ایک بار دعائیں دہرا لیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔ کلاس شروع کرنے سے پہلے آیئے ہم مل کر دعا پڑھتے ہیں۔
- بچو! اب ہم اپنا سبق شروع کرتے ہیں اور آپ سب کو کلاس میں بیٹھنے کا صحیح طریقہ تو معلوم ہو ہی گیا ہے۔ آپ اسی طرح بیٹھ جائیں (کلاس میں صحیح بیٹھنے والا فلیش کارڈ دکھائیں)۔ جی کون بتائے گا کہ کل ہم نے کلاس میں کون سا سبق پڑھا تھا؟

> پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کون ہے؟ کس نے ہم سب کو اور ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ یہ سب کام اکیلا کر رہا ہے یا کوئی اور بھی اس کے ساتھ ہے؟ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہاں سے معلوم ہوتا ہے؟ ہم نے اللہ تعالیٰ کے کون کون سے نام کلاس میں پڑھے تھے؟ **الخالق ، الرزاق ، المالک**۔ کیا اللہ تعالیٰ جیسی کوئی ہستی ہے؟ ''**لیس کمثله شیء**'' اس کی مثال جیسی کوئی چیز نہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- پچھلی کلاس میں ہم نے پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ **الخالق ،الرزاق، الملک** ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے بہت پیار کرتا ہے۔ ہمیں اتنی ساری نعمتیں دی ہیں۔ ماں باپ، بہن بھائی، گھر، پھل، پہاڑ، دریا، پانی، ہوا۔ یہ سب کس نے ہمیں دیا؟ اللہ تعالیٰ نے۔
- ہمارا خیال کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ہمیں کس نے دیے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ ہمارے لیے بارش کون بھیجتا ہے؟ اللہ تعالیٰ۔ ہمارے لیے سبزیاں کون اگاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ۔
- ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہاں سے پتا چلتا ہے؟ جی! قرآن مجید سے۔

1. ہمارا سب سے زیادہ خیال کون رکھتا ہے؟
2. ہمارے لیے بارش کون برساتا ہے؟
3. ہمارے لیے سبزیاں کون اگاتا ہے؟
4. ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ کو کس نے بھیجا؟
5. ہمارے لیے قرآن مجید کس نے نازل فرمایا؟

اللہ تعالیٰ

- اللہ تعالیٰ جب ہمارے لیے اتنا کچھ کر رہا ہے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟
- ہمیں سب سے زیادہ پیار اور محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے اور صرف محبت ہی نہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مان کر اس کے احکامات کی پابندی اور اطاعت کرنی چاہیے۔

بچوں کو اس طرح اللہ کی پہچان کرانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے اندر رچ بس جائے۔

- اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ بنائے۔ سب اپنے ہاتھ دیکھیں۔ اگر ہڈیوں کے درمیان یہ جوڑ نہ ہوتے تو ہم اپنے ہاتھوں کو موڑ نہ سکتے۔ اچھا کیا آپ اپنے ہاتھ کو بالکل سیدھا رکھ کر پنسل پکڑ سکتے ہیں؟ نہیں، اس کے لیے تو ہمیں انگلیوں کو موڑنا ہوگا۔
- اللہ تعالیٰ نے سب کو کتنی پیاری پیاری آنکھیں دی ہیں۔ اب سب آنکھیں بند کر لیں۔ کیا کچھ نظر آ رہا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں) بچو جب بجلی چلی جائے تو ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں آنکھیں نہ دیتا تو ہم کچھ بھی نہ دیکھ پاتے، آسمان، پھول، کمرے کی چیزیں، امی ابو کو اور کلاس میں آنے کا اور پھر گھر جانے کا راستہ بھی۔ یوں بہت سے کام کرنا ہمارے لیے مشکل ہو جاتا۔ اب الحمدللہ ہم آنکھوں سے قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کائنات پر غور و فکر کر سکتے ہیں۔

اس ساری وضاحت کے دوران عملی سرگرمی بھی کراتے جائیں تاکہ بچوں کو ان تمام نعمتوں کا احساس ہو جائے۔
بچوں سے کہیں آنکھیں بند کریں اور کمرے کی چیزوں کو دیکھیں۔ کیا وہ دیکھ سکتے ہیں؟

- اگر پاؤں نہ ہوں تو کیا ہم چل سکتے ہیں؟ سب کو رینگنا پڑتا۔ گرمی اور زمین کی رگڑ کی وجہ سے ہمارا جسم جل جاتا۔ اب الحمدللہ ہم اپنے پاؤں اور ٹانگوں کی مدد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آرام سے آ جا سکتے ہیں۔

استاد کے پاس اگر وقت ہو تو مزید اعضاء کے بارے میں بھی بات کی جا سکتی ہے۔

- جب اللہ تعالیٰ ہم سے اتنا پیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی نعمتیں دی ہیں تو پھر ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے ہی سب سے زیادہ پیار کرنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ماننا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا چاہیے۔
- ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح پیدا ہو گی؟
  - قرآن مجید اور احادیث پڑھنے سے ،
  - اللہ تعالیٰ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے سے،
  - اللہ تعالیٰ کی صفات اور ناموں پر غور و فکر کرنے سے،
  - اللہ تعالیٰ کی کائنات میں غور و فکر کرنے سے،
  - اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعائیں کرنے سے،
  - اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرتے ہوئے، نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے۔

ہم جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر اور احساس کریں گے کہ ان نعمتوں سے ہم کس طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اگر یہ نہ ہوں تو کس طرح پریشان ہوں تو اتنا ہی زیادہ ہمارے دل میں شکر کرنے کی عادت بھی پیدا ہو گی اور ہم کہیں گے: **الحمدللہ**۔ (3.1)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- تو بچو! ہمیں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہے۔

- ہم سب اللہ تعالیٰ کو دیکھنا بھی چاہتے ہیں۔ یاد ہے کل ہم نے اس کے بارے میں بھی بات کی تھی کہ ہم سب کہاں اور کب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں گے، اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے، وہ کون لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں گے؟

بچوں سے پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ہمارا خیال رکھتا ہے؟ چھوٹے بچوں میں یہی نکتہ واضح کرنے کے لیے آواز میں وزن پیدا کر کے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کتنا پیار کرتا ہے اور کتنا خیال رکھتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے ہمیں والدین دیے ہیں جو ہماری پرورش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کو دیا جس کے کھانے سے ہمارے اندر طاقت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحت دی جس کی وجہ سے ہم بہت سے کام آسانی سے کر لیتے ہیں، ہم چلتے پھرتے، دوڑتے ہیں۔ بوجھ اٹھاتے ہیں، سیڑھیاں چڑھتے ہیں۔

- آپ کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ہمارا ہی خیال نہیں رکھتا بلکہ دنیا میں موجود ہر چیز کا خیال رکھ رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی بنایا ہے۔

استاد یہ کہہ کر بچوں میں شوق پیدا کرے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں اچھی اچھی نعمتیں دی ہیں، اسی طرح آخرت میں جو لوگ جنت میں جائیں گے انھیں بھی بہت زیادہ نعمتیں دے گا۔

- اس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے اور ہر نعمت ان کو دے دی جائے گی جو وہ چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”تمھیں کوئی اور چیز چاہیے؟“ وہ عرض کریں گے ”یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی، اور کیا چاہیئے؟“ پھر اچانک جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردہ اٹھ جائے گا اور جنتی لوگوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیے گئے ہوں گے۔ (مسلم: 181)

- اس طرح جنتی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ کتنی بڑی نعمت ان کو ملے گی۔ جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں جنت میں پہنچنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کو اس طرح دیکھیں گے۔

بچوں کو آسان الفاظ میں یہ حدیث سنائیں۔ استاد اپنے تاثرات سے بچوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا احساس دلائے۔

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب

صلی اللہ علیہ وسلم

کا دیدار کریں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا سورج کو دیکھنے میں اس وقت تمھیں کوئی مشکل ہوتی ہے جب اس کے آگے بادل نہ ہوں؟'' لوگوں نے کہا: ''نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم''، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اگر آسمان ابر آلود نہ ہو تو تمھیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' صحابہؓ نے عرض کیا ''نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تم اللہ تعالیٰ کو بھی اسی طرح (بغیر دشواری کے) قیامت کے روز دیکھو گے''۔ (بخاری:6547)

> بچوں کو یہ بات واضح کرنا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تصویر نہیں بنا سکتے۔ دنیا کی کوئی بھی شے اللہ تعالیٰ کی طرح نہیں ہے۔ ہم کسی چیز کو دیکھ کر یہ بھی نہیں سوچ سکتے کہ ''اللہ تعالیٰ کیا ایسا ہے؟''

- وہ شخص جو جنت میں جانے کی خواہش رکھتا ہے وہ اپنے اندر جنتی لوگوں جیسی خصوصیات رکھتا ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرنے لگتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے۔ اس کو کائنات کی ہر چیز دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ وہ پھول دیکھتا ہے تو سوچتا ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے اتنے پیارے پھول بنائے ہیں، وہ خود کتنا پیارا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے کتنے پیارے بادل، آسمان، چاند بنائے ہیں۔ ہر چیز کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کرتا ہے۔

> بچوں کو کلاس روم سے باہر لے جا کر اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں پر غور و فکر بھی کروایا جا سکتا ہے۔

- تو بچو! ہمیں حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ جنت میں جائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ صرف جنتی لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ کا دیدار ملے گا۔ ہم سب بھی جنت میں جانا چاہتے ہیں۔ ہم سب بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے لوگ دنیا میں کیا کرتے ہیں؟ وہ اپنا وقت کیسے گزارتے ہیں اور کون کون سے کام کرتے ہیں؟ کیونکہ جنت میں جانے کے لیے تیاری اسی دنیا میں ہی کرنی ہے۔ تب ہی ہمیں جنت ملے گی۔

- آپ کو معلوم ہے بچو! ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو کیسے تلاش کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا بہترین دوست بنا لیا؟ انہیں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزیں دیکھ کر فوراً اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھتے تھے۔ ان کے دل میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جب بھی ابراہیم علیہ السلام کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے فوراً کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانی اور یوں مکمل اطاعت کی۔

- بچو! جو جنت میں جانا چاہتے ہیں وہ لوگ دنیا میں صرف اچھے اچھے کام کرتے ہیں۔ ہم سب بھی جنت میں جانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی یہ کام کرنے ہوں گے: قرآن مجید پڑھنا، اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت رکھنا، اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا، اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو ماننا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، پاک صاف رہنا۔ (3.2)

- ہم یہ سب کام کیوں کریں گے؟ (بچوں کو بولنے دیں) تا کہ ہم بھی جنت میں جا سکیں اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو! آپ کو پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ابراہیم علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تھے۔ ہم جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرے گا۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اس قدر قیام فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں یا آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیاں ورم کر جاتی تھیں تو آپ ﷺ سے کہا جاتا تھا (کہ اس قدر عبادت شاقہ نہ کیجئے) آپ ﷺ جواب میں فرماتے تھے ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟'' (بخاری:1130)

بچو! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب نعمتوں کا شکر ادا کر رہے تھے۔ شکر کس طرح ادا کر رہے تھے؟ نماز پڑھ کر، نفل نماز پڑھ کر۔

آپ ﷺ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت دے گا۔ لیکن وہ اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے اور پوری رات نماز میں دیر تک کھڑے نماز کے ذریعے شکر ادا کرتے رہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت ساری نعمتیں دی ہیں۔ اگر ہم صرف ایک اپنے جسم پر ڈالیں تو دیکھیں کہ کیا کیا نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں (آنکھ، ہاتھ، زبان، کان، پاؤں، ناک ...)۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اسی لیے ہم نماز پڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔

استاد بچوں کو یہ بھی بتائے کہ دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا ایک ذریعہ نماز بھی ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہمیں بہت خوب صورت دعا بھی سکھائی کہ جس کے پڑھنے سے ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی۔ کیونکہ ہمارے دل میں جتنی اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی اتنا ہی زیادہ دل سے شکر نکلے گا، اتنا ہی زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں گے۔ تو وہ دعا کون سی ہے؟ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ حُبَّکَ... اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ تعالیٰ! میرے دل میں اپنی محبت ڈال دے۔ (3.3)

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو چلیں ہم سب بھی مل کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے ہیں۔ تو سب مل کر دعا پڑھیں۔

(چند بار بچوں کے ساتھ دعا دہرائیں)

ہم سب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں سب سے زیادہ اپنی محبت ڈال دے آمین۔

خاکہ

کردار: احمد، اکرام، بلال، استاد، امی، آمنہ۔

استاد یہ خاکہ خود کر کے دکھائیں، بچوں سے نہ کروایا جائے۔ خاکہ کی اچھی طرح پریکٹس کرلیں۔ خاکہ دوران اساتذہ کے ہاتھ میں کاغذ نہیں ہونا چاہیے کہ اس میں سے بار بار پڑھیں۔ خاکہ کے دوران بچوں کی طرف متوجہ ہوں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سین۔۱

احمد کے ہاتھ میں قرآن مجید ہے اور اکرام اس کے ساتھ آتا ہے۔

اکرام: یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟

احمد: یہ قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام (خوش ہو کر)۔ میں اس کی تلاوت کرتا ہوں۔

اکرام: تلاوت کا کیا فائدہ؟

احمد: اس کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ ہمیں بہت نیکیاں ملتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تو ہم سے محبت کرتا ہے۔ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور بڑھتی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے ہم نے کون سے کام کرنے ہیں اور کن کاموں سے دور رہنا ہے۔

اکرام: اچھا! (جوش کے ساتھ)۔ اب میں بھی قرآن مجید کو بہت زیادہ پڑھوں گا۔ جب امی کہیں گی اور جب میرے قاری صاحب آئیں گے تو میں جلدی سے پڑھنے بیٹھ جاؤں گا اور سستی نہیں کروں گا۔ ان شاءاللہ جب بھی قرآن مجید پڑھنے کا موقع ملے گا تو میں اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہو جائے اور میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے۔

احمد: جی! ہم صبح اسکول جانے سے پہلے قرآن مجید پڑھیں گے، راستے میں جو سورۃ بھی یاد ہو وہ پڑھیں گے، شام کو قاری صاحب سے اور منارالاسلام کلاس میں آکر بھی قرآن مجید کا مطلب سمجھیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ جو ہم سے چاہتا ہے وہ ہماری سمجھ میں آجائے۔

استاد: بچو! جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں وہ کائنات کی ہر چیز کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً نماز میں، صبح شام کی دعائیں پڑھ کر، ہر موقع کی دعائیں پڑھ کر، ہر کام کرتے ہوئے یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے، اپنے دوستوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتانا، دل دل میں اللہ تعالیٰ سے ایسے باتیں کرنا کہ اللہ تو ہمارا رب ہے اور اللہ سے محبت کرنے والے کسی وقت بھی اپنے رب کو نہیں بھولتے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سین۔۲

کمرے میں کھلونے بکھرے پڑے ہیں۔ امی آتی ہیں اور بلال سے کمرا صاف کرنے کے لیے کہتی ہیں۔ بلال اپنے کھلونے سمیٹ رہا ہے۔

اکرام: ارے بلال کیا کر رہے ہو؟

بلال: میں کمرہ صاف کر رہا ہوں۔ مجھ سے امی نے کہا ہے۔ میں امی کی ہر بات مانتا ہوں۔ اس لیے جیسے ہی امی نے مجھے صفائی کرنے کو کہا تو میں نے کھلونے سمیٹنے شروع کر دیئے۔

اکرام: مجھ سے بھی امی کہتی ہیں لیکن میں تو صفائی نہیں کرتا۔ چلو چھوڑو بلال! (اکتا کر)۔ باہر چل کر سائیکل چلاتے ہیں۔ بہت مزا آئے گا۔

بلال: نہیں! امی کی بات ماننے کا حکم تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے۔ اگر میں یہ اچھے کام کروں گا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔ آؤ تم بھی میرے ساتھ مدد کرو۔ ارے کیا سوچ رہے ہو؟

استاد: بچو! بلال کیسا کام کر رہا تھا؟ اچھا نا! اگر کوئی آ کر ہمیں اچھے کام سے منع کرے تو کیا کرنا چاہیے؟ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو معلوم ہی نہ ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں حکم ہے۔ تو ہم اس کو بتائیں گے کہ ہم نے یہ کام ضرور کرنا ہے۔

استاد: بچو! اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو مانتے ہیں۔ (بچوں سے مثالیں مانگیں کہ کون کون سے کام اللہ تعالیٰ کے لیے کیسے جا سکتے ہیں؟)۔ مثلاً اپنے کمرے کی صفائی، اسکول کا کام، سب لوگوں کی کسی بھی اچھے کام میں مدد وغیرہ۔ بچو! کون کون سے کام ایسے ہیں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا؟ مثلاً نماز پڑھنا، سچ بولنا، امی ابو کی بات ماننا، ہر کام وقت پر کرنا وغیرہ۔

سین۔۳

آمنہ اسکول سے گھر آتی ہے۔

آمنہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! (باری باری بھائی، امی اور ابو کے پاس جا کر انہیں سلام کرتی ہے)۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں جب بھی کسی سے ملوں تو سلام ضرور کروں۔ میں اپنے اسکول میں چوکیدار چاچا، ماسی جی، استاد، سب کو سلام کرتی ہوں۔ امی جان کیا آپ کو معلوم ہے سلام کرنے سے ہمیں کیا کیا ملتا ہے؟

امی: سلام کرنے سے ہمیں ثواب ملتا ہے۔ آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سلام کرنے والوں کو جنت میں جگہ دیتا ہے۔

استاد: بچو! جو لوگ جنت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ دنیا میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں۔ وہ جنت میں لے جانے والے تمام کام ضرور کرتے ہیں مثلاً اسکول میں یہ استاد کی بات مانتے ہیں۔ اگر کوئی دھکا دے تو اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ اگر راستے میں کوئی تکلیف دینے والی چیز پڑی ہو تو اسے ہٹا دیتے ہیں۔ سب لوگوں کو سلام کرتے ہیں۔ پڑھائی بہت اچھی طرح کرتے ہیں۔ جب یہ گھر آتے ہیں تو اپنی سب چیزیں خود سنبھال کر رکھتے ہیں۔ کھانے میں بھی وہی چیزیں کھاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔ امی ابو کی سب باتیں مانتے ہیں۔ اور ان سب کاموں کو کرتے وقت بہت خوش ہوتے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ سب کام صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔

سین۔۴

احمد اور آمنہ بہن بھائی ہیں۔ احمد آمنہ کو چھیڑتا ہے۔

آمنہ: بھائی پلیز مجھے تنگ نہ کریں ورنہ میں امی کو بتاؤں گی (غصہ سے)۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

احمد: اچھا سوری! میں آئندہ تنگ نہیں کروں گا۔ امی کو مت بتانا۔

احمد سے کھلونا ٹوٹ گیا۔

احمد: آمنہ دیکھو کسی کو مت بتانا کہ مجھ سے ٹوٹا ہے۔ اگر کوئی پوچھے گا تو ہم جھوٹ بول دیں گے۔

آمنہ: امی نے بتایا تھا کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ہم کیسے جھوٹ بول سکتے ہیں۔

احمد: (پریشان ہو کر)۔ لیکن اگر میں بتاؤں گا تو مجھے امی سے بہت ڈانٹ پڑے گی۔

آمنہ: ڈانٹ تو سننا ہی پڑے گی کیونکہ امی نے آپ کو کہا تھا کہ اپنے کھلونے سنبھال کر رکھنا۔ لیکن آپ نے خیال نہیں کیا۔

احمد: (سوچ کر)۔ پھر کیا کروں؟

آمنہ: آپ بس یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سچ بولنے والے سے خوش ہوگا۔ ایسے لوگوں کی جگہ جنت میں ہوتی ہے۔

استاد: بچو! جب کوئی غلطی ہو جائے، تو یہ بات یاد رکھنی ہے کہ اگر ہمیں کسی بھی انسان نے نہیں دیکھا تو بھی اللہ تعالیٰ نے تو دیکھ لیا اور ہم تو جنت میں جانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔ تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ غلط کام نہ کریں گے۔ اسی طرح اگر کسی سے لڑائی ہو جائے تو اس کو بھی سوری کہہ دیتے ہیں۔

چلو بچو! اب ہم وہ دعا دہرا لیتے ہیں جو ہم نے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے پڑھنی تھی۔

استاد بچوں کے ساتھ اس دعا کو دہرا لے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 4 رسول اللہ ﷺ خَاتِمُ النَّبِیِّین

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - خَاتِمُ النَّبِیِّین ہونے کا مطلب اچھی طرح سمجھ لے۔
  - رسول اللہ ﷺ کے خَاتِمُ النَّبِیِّین ہونے کی اہمیت کو جان لے۔
  - قرآن مجید کو آگے پہنچانے میں اپنی ذمہ داری کو سمجھ لے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - پیغام **Message**
  - پیغامبر **Messenger**
  - خاتم النبین

- **سبق کا دورانیہ:** 30 منٹ , خاکہ کا دورانیہ: 15 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، لفافہ، مہر، خاکہ کے لیے کتابیں۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - یہ سبق عقیدہ کے لیے بہت ضروری ہے لیکن چھوٹے بچوں کے لیے یہ تصور ذرا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کو واضح اور آسان انداز میں بتایا جائے۔
  - بچوں کو ایک بار دعاؤں کی دہرائی کرا لیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمد اللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ اچھا جی کون بتائے گا کہ پچھلی بار ہم نے کیا پڑھا تھا؟ اللہ تعالیٰ کی محبت ہمارے دل میں کیسے پیدا ہوگی؟ (جب ہم بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے اور کائنات پر غور و فکر کریں گے)۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کو کب اور کہاں دیکھ سکیں گے؟ جنت میں جانے کے لیے کیا کیا کام کرنے ہوں گے؟

اب ہم اپنا آج کا سبق شروع کرتے ہیں اس میں آج ہم پہلے ایک ایکٹیویٹی کریں گے جس کے لیے آپ سب کھڑے ہو جائیں اور سب بچے ایک لائن بنالیں۔

جب سب بچے لائن بنالیں تو استاد کاغذ کا ایک رول بنا کر لے آئے اور بچوں کو وہ رول دکھا کر بتائیں کہ اس میں ایک بہت اہم پیغام ہے۔

ہر بچہ یہ پیغام اپنے پیچھے والے بچے کو پہنچا دے۔ آپ اب پیغامبر (پیغام پہنچانے والے) بن گئے ہیں اور آپ کے پاس پیغام آ گیا ہے اور آپ کو اسے پیچھے والے بچے کو پہنچانا ہے اور اس بچے نے اپنے سے پیچھے والے کو۔ آپ سب کو بہت آرام سے یہ پیغام دینا ہے کیونکہ یہ بہت اہم پیغام ہے۔ پیغام کو دیتے ہوئے اس کے الفاظ نہیں بدلنے، بہت ہی اچھے طریقے سے پیغام کو آگے پہنچانا ہے اس کو خراب نہیں کرنا اور ہر ایک تک یہ پیغام پہنچانا ہے۔

استاد خود بھی اس پیغام کو بہت آرام اور احتیاط سے پکڑے۔ اور اسی طرح بچوں سے بھی کہے۔ اب استاد نے وہ پیغام پہلے بچے سے آخری بچے تک دے دیا۔ اب آخری بچہ کہے گا کہ میں کس کو یہ پیغام دوں؟ میرے بعد تو اور کوئی نہیں ہے۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح اپنا پیغام ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کو دیا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک اہم پیغام دیا کہ لوگوں کو بتایا کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے کیونکہ صرف وہی رب ہے۔ نبی جو بتائیں وہ ماننا ہے۔ ہر زمانے میں نبی آتے رہے اور یہی پیغام لوگوں کو دیتے رہے۔ یوں آخر میں وہ پیغام حضرت محمد ﷺ کے پاس آ گیا۔ اب رسول اللہ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا آخری نبی یعنی ''خاتم النبین'' بنا کر بھیجا۔ (4.1)

اس سرگرمی کو 10 منٹ میں کروائیں تاکہ بچوں کو اچھی طرح سمجھ آ جائے کہ رسول اللہ ﷺ ''خاتم النبین'' ہیں۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی پہچان کروائی جو ہم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میری اطاعت کرو۔ ہم نے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ کے بارے میں جانا کہ ہمیں دنیا میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرے گا اس لیے اس نے دنیا میں اپنا پیغام بھیجا۔ اس پیغام کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص لوگوں کو چنا۔

- بچو! آپ کو پتہ ہے کہ وہ خاص لوگ کون تھے؟ انبیاء۔ انبیاء نے دنیا میں آ کر اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا۔ سب سے پہلے دنیا میں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے آ کر اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کو دیا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کے جانے کے بعد، آہستہ آہستہ لوگ پیغام کو بھولنا شروع ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے دوسرے نبی حضرت نوح علیہ السلام کو دنیا میں پیغام دے کر بھیجا۔ (4.2)

> بچوں کو ٹائم لائن کے ذریعے انبیاء کے نام بتائیں۔ چند انبیاء کے نام لکھ لیں اور بچوں کو بتائیں کہ ایک کے بعد ایک نبی دنیا میں آیا اور انہوں نے آ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا۔ اس بات کو چند بار مختلف انداز میں دہرانا ضروری ہے تاکہ بات واضح ہو جائے۔

- اسی طرح سب سے آخر میں کون پیغام لے کر آیا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ رسول اللہ ﷺ اور ساتھ میں اللہ تعالیٰ نے کتاب بھی بھیجی، قرآن مجید (بچوں کو دکھائیں)۔
- اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ محمد ﷺ ہمارے آخری پیغمبر اور رسول ہیں، خاتم النبیّن۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''قرآن مجید'' کی حفاظت میں خود کروں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے جو کتابیں بھیجیں ان کو لوگوں نے بدل ڈالا اب ان میں سے کوئی بھی کتاب اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہے۔
- بچو! اگر کوئی بھی آ کر یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ ہمیں یقین سے کہنا ہے کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ خاتم النبیّن ہیں۔ (4.3)
- پہلے جتنے بھی انبیاء آئے ان کی تعلیم ان کے دور/ زمانے کے لیے تھی لیکن اب جو پیغام رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں اور جو کتاب قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دی ہے وہ قیامت تک رہے گی۔ اب سب لوگ اسی کو پڑھیں گے اور اس میں جو بتایا گیا اس پر اسی طرح عمل کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے زندگی گزارنے کا مکمل طریقہ اور انداز ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے جس کے بارے میں ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ!
- اللہ تعالیٰ انسان کو جو کچھ بھی سکھانا چاہتا تھا وہ سب تعلیمات اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر خاتم النبیّن کے ذریعے بھیج دیں۔ اب ہم کسی چیز کو کم یا تبدیل نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ تمام دنیا کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور تمام انسانوں کے لیے آپ ﷺ کی تعلیم کافی ہے۔ لہٰذا اب کسی دوسرے پیغمبر کی ضرورت نہیں اس لیے آپ ﷺ کو خاتم النبیّن کہا جاتا ہے۔

> اس نکتہ کو بار بار بچوں کے لیے دہرانا ضروری ہے، کیونکہ یہ آج کے دور میں عقیدے کا بہت بڑا بگاڑ ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

📄 اب ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر خود بھی چلیں اور دوسروں کو بھی سکھلائیں۔ جو کچھ آپ ﷺ نے سکھایا، اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔

استاد بچوں کو بتائے کہ محمد ﷺ کو آخری نبی ماننا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کے ہمارا کام آسان فرما دیا کہ پیغمبر کیسا ہوتا ہے اور اس کے طریقوں (سنت) پر عمل کریں۔

📄 تو بچو! اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ ہمارا اب یہ کام ہے کہ ہم سب کو رسول اللہ ﷺ خاتم النبیّن کی ہر بات پر عمل کرنا ہے اور صرف خود ہی عمل نہیں کرنا بلکہ ہمیں اس پیغام کو آگے لوگوں تک بھی پہنچانا ہے اور اس بات کا بھی پکا یقین رکھنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیّن ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اب کوئی اور پیغمبر نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کام کے کرنے کی طاقت اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

خاکہ

استاد یہ خاکہ خود کر کے دکھائیں، بچوں سے نہ کروایا جائے۔ خاکہ کی اچھی طرح پریکٹس کر لیں۔ خاکہ کے دوران اساتذہ کے ہاتھ میں کاغذ نہیں ہونا چاہیے کہ اس میں سے بار بار پڑھیں۔ خاکہ کے دوران بچوں کی طرف متوجہ ہوں۔

کردار: تین لوگ، ایک استاد

ایک کے ہاتھ میں کتاب پر تورات لکھا ہے، دوسرے کے ہاتھ میں کتاب پر انجیل لکھا ہے اور تیسرے کے ہاتھ میں قرآن مجید ہے۔

کتابوں پر الہامی کتابوں کے نام لکھ لیں۔

استاد: اچھا بچوں ہمارے پاس تین لوگ ہیں ان کے پاس جو کتابیں ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ان کتابوں کے بارے میں کیا کیا بتاتے ہیں۔ جی آپ بتائیں آپ کے پاس کیا ہے؟

تورات: یہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا تھا کہ یہ پیغام سب لوگوں کو بتا دیں۔ انھوں نے سب لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا دیا پھر جب بہت سے سال گزر گئے تو لوگ اس کے پیغام کو بھول گئے اور اس کتاب میں انہوں نے تبدیلی کی اور اس میں لکھی ہوئی باتوں کو بدل دیا۔

استاد: اوہ! یہ تو اچھا نہ ہوا! (پھر دوسرے کردار سے)، آپ کس کتاب کے بارے میں بتائیں گے؟

انجیل: جب لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی کتاب 'تورات' میں تبدیلی کر دی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانی کتاب دے کر بھیجا اور کہا کہ اب تم لوگوں تک اس کا پیغام پہنچاؤ۔ اس کتاب کا نام 'انجیل' ہے۔ یہ اس وقت میرے پاس ہے۔

استاد: اچھا تو یہ پیغام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں تک پہنچا دیا تھا لیکن پھر جب کچھ عرصہ گزرا تو لوگوں نے اس کتاب کو بھی بدل

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ڈالا اور ان کے پاس اصل پیغام نہ رہا۔

استاد: اب دیکھتے ہیں (تیسرے شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ان کے پاس کیا ہے؟

تیسرا کردار: میرے پاس جو کتاب ہے یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس کا نام ''قرآن مجید'' ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر پر نازل کی۔ بچو! آخری پیغمبر کون ہیں؟ 'رسول اللہ ﷺ' اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ''خاتم النبیّن'' کہا ہے۔ کیونکہ یہ پیغام آخری ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول پر بھیجا ہے۔ اب ان کے بعد کوئی رسول، کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی آسمانی کتاب آئے گی اور آپ ﷺ کا پیغام پوری دنیا کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔

استاد: اچھا محمد ﷺ آخری رسول ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیّن کہتے ہیں۔

اس پیغام یعنی قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ اس میں ہے جو ہمیں خود بھی پڑھنا ہے اور دوسروں تک بھی پہنچانا ہے۔

باقی دو کردار بھی قرآن مجید اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہم سب بھی یہ پڑھیں گے اور دوسروں کو بھی یہ پیغام پہنچائیں گے۔

ہم میں سے ہر شخص یہ بتائے گا کہ ان کی کتاب ان کے علاقے کے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بھیجی تھی مگر قرآن مجید جو رسول اللہ ﷺ کو دیا ہے وہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔ یہ مکمل پیغام ہے۔

استاد: بچو! یہ دیکھیں میرے ہاتھ میں ایک لفافہ ہے۔ اگر اس میں کوئی خاص پیغام ہو تو اس کو ڈاکیہ مہر لگا دیتا ہے۔ اسے کوئی کھول نہیں سکتا۔

استاد عملی طور پر مہر لگا کر بچوں کو دکھائے۔

اسی طرح اب اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اب کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 5 رسول اللہ ﷺ رَحمتُ اللِلعَالَمِین

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - وہ جان لے کہ حضرت محمد ﷺ رحمت اللعالمین ہیں۔
  - رحمت اللعالمین کا مطلب اور اس کی اہمیت کو سمجھ پائے۔
  - اپنی زندگی میں رحمت کو اپنانے کی عملی اشکال کو سمجھ سکے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - رحمت اللعالمین
  - صادق، امین
  - اخلاق

- **سبق کا دورانیہ:** 20 منٹ سبق ، 15 منٹ خاکہ۔

- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز ، دنیا کا نقشہ، قرآن مجید۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - ''پیغمبر رحمت'' کہانی کی کتاب سے بچوں کو کہانی سنائیں۔
  - بچوں کو ایک بار درود ابراہیمی کی دہرائی کرا لیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ کا کیا حال ہے؟ الحمد اللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔
- خاتم النبین کس کو کہتے ہیں؟
- خاتم النبیّن کا مطلب کیا ہے؟
- ہمیں کس کی پیروی کرنی ہے؟
- رسول اللہ ﷺ پر کون سی کتاب نازل کی گئی؟
- اب قیامت تک لوگوں کو کس پیغمبر، نبی اور کی پیروی کرنی ہے؟

بچو! آپ کو پتہ ہے کہ 1400 سال پہلے اس دنیا میں بجلی نہ تھی۔ نہ ٹیلی فون، نہ ریل گاڑی، نہ جہاز، نہ کوئی فیکٹری تھی اور نہ ہی کوئی کتابیں چھپتی تھیں۔ ایک ملک سے دوسرے ملک جانے میں کئی مہینے لگ جاتے تھے۔ ان حالات میں دنیا کے درمیان عرب کا ملک سب سے الگ تھلگ تھا۔ اس کے اردگرد ایران، روم اور مصر جیسے ملک تھے جو عرب کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ (بہتر) تھے۔

نقشہ دکھا کر مزید واضح کریں۔ چونکہ بچے چھوٹے ہیں تو کلاس کے آغاز میں کلاس میں بیٹھنے کے آداب دہرالیں۔ مثلاً بیٹھنا کیسے ہے؟ کب بول سکتے ہیں؟ جب استاد سے کچھ پوچھنا ہو تو پہلے ہاتھ کھڑا کرنا ہے۔

اس وقت عرب میں کوئی سکول کالج نہ تھا اور نہ ہی عرب کے لوگ پڑھتے تھے۔ پورے ملک میں صرف چند لوگ ہی تھے جن کو کچھ لکھنا پڑھنا آتا تھا۔ وہاں با قاعدہ کوئی حکومت بھی نہ تھی اور نہ ہی کوئی قانون تھا۔ وہ لوگ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بدزبانی کرتے تھے۔ انہیں حلال اور حرام کا فرق بھی معلوم نہ تھا۔ ان لوگوں میں صفائی بھی نہ تھی اور نہ ہی ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ دنیا میں کیوں آئے ہیں اور نہ ہی یہ معلوم تھا کہ انہوں نے دنیا میں کس طرح رہنا ہے۔ (5.1)

10 سے 15 منٹ میں عرب کے حالات کے بارے میں بچوں کو بتائیں۔ زیادہ تفصیل میں نہ جائیں۔

اگرچہ ان میں کچھ برائیاں بھی تھیں تاہم اس کے ساتھ ساتھ ان کے اندر کچھ خوبیاں بھی تھیں۔ یہ لوگ بہت مہمان نواز تھے کوئی مہمان آجاتا تو اس کی بہت خاطر کرتے تھے۔ اسی طرح وعدے کے بھی بہت پکے تھے۔ جو وعدہ کرتے وہ پورا کرتے تھے۔ ذہین تھے، ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

یہ بچوں کو بتانا اس لیے ضروری ہے کہ کہیں وہ عرب کے لوگوں کو کلی طور پر برا نہ سمجھنے لگیں۔

جس وقت عرب کے حالات بہت برے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے دنیا میں 'رحمت للعالمین' کو بھیجا۔ رحمت للعالمین کا مطلب

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہے ”تمام جہان والوں کے لیے رحمت“۔ اللہ تعالیٰ نے کس کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا؟ محمد رسول اللہ ﷺ کو۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت تھے جو دنیا والوں کو ملی اس لیے ہم رسول اللہ ﷺ کو رحمت للعالمین کہتے ہیں۔ رحمت للعالمین اس لیے بھی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آ کر عربوں کے اندر جو خرابیاں موجود تھیں ان کو ختم کیا، ان کو اچھی باتیں بتائیں، پھر یہ اچھی باتیں دوسرے لوگوں تک بھی پہنچ گئیں۔ سب کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا اس طرح آپ ﷺ رحمت للعالمین بن گئے۔

- بچو! ہم نے پچھلی کلاس میں پڑھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیّن ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا جو قیامت تک دنیا والوں باعث رحمت ہیں۔ (5.2)

> بچوں کے ساتھ چند بار خاتم النبیّن اور رحمت للعالمین کے الفاظ دہرالیں تاکہ یہ الفاظ یاد بھی ہو جائیں اور ان کا فرق بھی واضح ہو جائے۔

- آپ ﷺ نے آ کر دنیا والوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب، قرآن مجید کا پیغام دیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی ہے، اس کا کہنا ماننا ہے اور قرآن مجید کی پیروی کرنی ہے۔ اس کے اندر جو حکم دیے گئے ہیں ان کو ماننا ہے اور بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاتم النبیّن بنا کر بھیجے گئے ہیں اور جو کوئی آپ ﷺ کی پیروی کرے گا اور قرآن مجید میں موجود احکامات پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ ان شاء اللہ!

- آپ ﷺ ملک عرب میں پیدا ہوئے۔ پیدائش سے پہلے ہی والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ تین سال کی عمر ہوئی تو والدہ کا اور جب چھ سال کے ہوئے تو دادا کا انتقال ہو گیا۔ جب ذرا بڑے ہوئے تو عرب لڑکوں کے ساتھ بکریاں چرانے لگے۔ جوان ہوئے تو تجارت کا کام شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی تھی، یہاں تک کہ آپ ﷺ پڑھنا لکھنا بھی نہیں جانتے تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ ﷺ کا اخلاق بہترین تھا۔ آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی کسی سے بدتمیزی سے بات نہیں کی۔ کبھی سخت الفاظ استعمال نہ کرتے تھے بلکہ جس سے بھی بات کرتے میٹھی بات کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ آپ کو لوگ صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔ لوگ اپنی قیمتی چیزیں آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے۔ آپ ﷺ ہر ایک کے مال کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کرتے تھے۔ ہر کام کو ایمانداری سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ بہت نرم دل تھے۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے۔ بدتمیزی اور گندگی سے آپ ﷺ کو نفرت تھی۔ آپ ﷺ کے اندر اتنی خوبیاں تھیں اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔

> بچوں کی ان دنوں کی مصروفیات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تربیت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے مثالیں دیں۔
> مثلاً اگر سکول جانے کے دن ہیں تو آپ ﷺ کی عادات میں سے کیا کیا عادات اپنانی چاہئیں اور اگر چھٹیاں ہیں تو کیا کرنا چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

- آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں۔آپ ﷺ نے ہمیں بہت اچھے اچھے آداب بھی سکھائے ہیں، مثلاً آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ ہم نے کھانا کیسے کھانا ہے، سونا کیسے ہے، طہارت کیسے حاصل ہوگی؟
- آپ ﷺ جب عرب والوں کو اچھی بات بتاتے تو وہ آپ ﷺ کی بات کو نہ سنتے اور نہ ہی مانتے بلکہ آپ ﷺ کو تنگ کرتے۔ آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکلیفیں بھی دیتے تھے۔

> اب سبق میں کچھ سیرۃ سے واقعات شامل کریں ۔اپنے گروپ کی عمر کے حساب سے بچوں کو واقعات سنائیں۔ بہت اچھے طریقے سے، چہرے کے تاثرات کے ساتھ، بچوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سنائیں۔ چھوٹے بچوں کے گروپ میں ہم کسی واقعہ کی دہرائی بھی کر سکتے ہیں جو ہم پہلے اسباق میں سنا چکے ہوں یا انھوں نے سکول میں پڑھا ہو، لیکن چھ سال کے بچوں کو نیا واقعہ سنائیں۔ دوست، دشمن، غریب، جانوروں، پودوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کیسے پیش آتے تھے۔

- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔

> بچوں کو بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی صحابہؓ کہلاتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی، اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے، ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لیے تو چڑیا آئی اور (بچوں کے اوپر اردگرد) منڈلانے لگی۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''کس نے اس کو اس کے بچوں سے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچوں کو چھوڑ دو''۔ (سنن ابی داؤد)

دیکھا بچو! رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین تھے، اسی لیے انسانوں اور جانوروں کا بھی خیال رکھتے اور ان سے رحمت کا معاملہ کرتے۔

> بچوں کو سیرۃ میں سے مزید واقعات سنائیں، جن سے رسول اللہ ﷺ کی رحمت واضح ہو۔

- قرآن مجید چونکہ 23 سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی جو اچھی اچھی باتیں ہم تک پہنچائیں اس میں تقریباً 23 سال لگے۔اس تمام عرصہ میں آپ ﷺ نے بہت محنت کی اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ان کو برائی سے روکا اور نیکی کا حکم دیا۔
- بچو! اگر رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے ''رحمت اللعالمین'' بن کر نہ آتے تو کیا ہوتا؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ پھر ہم لوگ کیسے ہوتے؟ (بچوں سے پوچھنے کے بعد استاد خود بھی بتائے)

• ہمیں اچھے اور برے کاموں کا فرق معلوم نہ ہوتا اور ہم بہت سے غلط کام کرتے چلے جاتے۔ جس طرح دنیا میں لوگ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے کرتے تھے۔

- ہمیں دنیا میں آنے کا مقصد معلوم ہی نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں کیوں بھیجا ہے۔
- ہمیں صفائی کے بارے میں بھی معلوم نہ ہوتا اور ہم گندے ہی رہتے۔

لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ محمد ﷺ کو رسول اور رحمت بنا کر بھیجا۔

بچوں کو یہ بتاتے وقت استاد چہرے پر مسکراہٹ رکھے اور جوش و جذبہ کا اظہار کرے تا کہ بچے اس نعمت کے احساس کو سمجھ پائیں۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تو ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کا ہر حکم ماننا ہے اور ہر کام کو آپ ﷺ کی طرح ہی کرنا ہے۔ جو کام ہمیں رحمت اللعالمین نے سکھائے، ہم نے آگے سب تک پہنچانے ہیں اور سب کو بھی سکھانے ہیں۔

بچوں کو اسائنمنٹ دیں کہ آج وہ کسی کے ساتھ خاص طور سے رحمت سے پیش آئیں گے اور اگلی کلاس میں ان سے پوچھیں کہ انہوں نے کس کے ساتھ اور کیسے رحمت کا معاملہ کیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو! جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اتنا کچھ کیا ہے تو ہمیں بھی آپ ﷺ کے لیے کچھ کرنا چاہئیے۔ انہیں کوئی تحفہ دینا چاہئیے۔ پتا ہے بچو! رسول اللہ ﷺ رحمت للعالمین کے لیے سب سے اچھا تحفہ کیا ہے؟ ''درود ابراہیمی'' تو ہم آپ ﷺ پر درود شریف بھیجیں گے۔

بچوں کے لیے یہ لفظ نیا اور مشکل ہوسکتا ہے۔ اس کو لکھا ہوا بھی دکھائیں اور چند بار بچوں کے ساتھ دہرا لیں۔

بچو! درود شریف کیسے پڑھتے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام آئے تو اس کے ساتھ ہم **صلی اللہ علیہ وسلم** ضرور پڑھیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دن میں بہت زیادہ درود ابراہیمی پڑھیں، خصوصاً جمعہ کے دن یعنی وہ درود جو ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔

جب ہم ایک بار درود ابراہیمی پڑھتے ہیں تو پتا ہے ہمیں کیا ملتا ہے؟

- اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر دس رحمتیں بھیجتا ہے،
- ہمارے دس گناہ معاف کرتا ہے
- اور ہمارے دس درجات بلند کرتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)
- درود شریف پڑھنے سے ہمارے لیے جنت کا راستہ بھی کھلتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 740)

تو چلیں ہم سب مل کر ایک مرتبہ درود ابراہیمی پڑھتے ہیں۔

خاکہ

خاکہ استاد خود کر کے دکھائیں۔ بچوں سے نہ کروایا جائے۔ خاکہ کی اچھی طرح پریکٹس کر لیں۔ خاکہ کے دوران اساتذہ کے ہاتھ میں کاغذ نہیں ہونا چاہیئے کہ اس سے بار بار پڑھیں۔ خاکہ کے دوران بچوں کی طرف متوجہ ہوں۔

کردار: احمد، زارا، فریحہ

(تینوں کھیل رہے ہیں۔ کھیلتے کھیلتے لڑائی ہو جاتی ہے ایک دوسرے کو مارتے ہیں احمد سارے کھلونے لے لیتا ہے۔)

زارا: احمد میرے کھلونے دو، سارے تمہارے نہیں ہیں۔

احمد: میں نہیں دوں گا، تم نے مجھ سے لڑائی کی ہے۔

فریحہ: میں امی کو بتاتی ہوں کہ یہ دونوں لڑائی کر رہے ہیں۔

احمد: تم تو ہمیشہ شکایت ہی کرتی رہتی ہو۔ میں امی سے کہہ دوں گا کہ پہلے ان دونوں نے لڑائی کی تھی۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔

(احمد کھلونے لے کر بھاگتا ہے اور چھپ جاتا ہے)۔

زارا: میرے کھلونے دو، میرے کھلونے دو۔

فریحہ: دیکھو احمد اور زارا آپس میں لڑائی نہیں کرتے۔ میں منارالاسلام کی کلاس میں جاتی ہوں وہاں میری استاد نے مجھے بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا میں رحمت اللعالمین بن کر آئے اور وہ آپس کی لڑائی کو سختی سے منع کرتے تھے۔ پہلے عرب کے لوگ بھی آپس میں لڑائیاں کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں آ کر بتایا کہ آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے۔

زارا: اوہ اچھا! تو لڑائی نہیں کرنی چاہیے؟

احمد: اوہ! میں نے لڑائی کر لی اب میں کیا کروں؟

فریحہ: تم زارا سے معافی مانگ لو اور پھر سے دوستی کر لو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سین نمبر 2

احمد: دیکھو دیکھو فریحہ مجھے چھوٹا سا بلی کا بچہ ملا ہے۔ لگتا ہے اس کو بھوک لگی ہے۔ اس کو تھوڑا سا دودھ ڈال دوں۔

فریحہ: اونہہ مجھے نہیں اچھا لگتا یہ بلی کا بچہ تم اس کو چھوڑو۔

احمد: نہیں نہیں دیکھو کتنا پیارا ہے، بے چارہ اس کو بھوک لگی ہے۔ یہ مر جائے گا۔

(فریحہ بلی کے بچے کو تنگ کرتی ہے۔)

زارا: دیکھو فریحہ ایسے مت کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جانوروں کو تنگ نہ کرنے اور ان پر رحم کرنے کا حکم دیا ہے۔

احمد: جی ہاں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے۔

فریحہ: اوہ سوری مجھے معلوم نہیں تھا۔

زارا: رسول اللہ ﷺ ایسے ہی صحابہ کرام کو بتاتے تھے کہ جانوروں کے ساتھ رحم کا سلوک کرو۔ خود بھی وہ سب جانوروں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

احمد: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تھا یعنی سب جہان والوں کے ساتھ رحم کرنے والے۔

سین نمبر 3

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کردار: عذرا، زاہدہ، فائزہ، امی

(سب کھیل رہے ہیں۔ اتنے میں امی بچوں کو کھانے کے لیے بلاتی ہیں۔ تینوں آ کر کھانا شروع کرتے ہیں)۔

عذرا: تم دونوں نے ہاتھ نہیں دھوئے، تمہارے ہاتھ گندے ہیں۔

زاہدہ: مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔

فائزہ: اوہ میں تو دھو لیتی ہوں۔

(بغیر جوتے پہنے باتھ روم میں جانے لگتی ہے۔ امی آتی ہیں۔)

امی: فائزہ آپ واش روم جا رہی ہیں وہ بھی بغیر جوتے پہنے اور زاہدہ آپ نے تو اپنے ہاتھ ہی نہیں دھوئے۔

زاہدہ: امی میرا دل نہیں چاہ رہا بھوک لگ رہی ہے۔

امی: نہیں بیٹا آپ کو پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے سے پہلے ہمیشہ ہاتھ دھوتے تھے۔ باتھ روم میں ہمیشہ جوتے پہن کر جانا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کو صفائی بہت پسند تھی۔ آپ نے دیکھا کہ عرب کے لوگ بہت گندے رہتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں صاف رہنا سکھایا اور کہا کہ: ''اپنے گھر کا صحن صاف رکھو کیونکہ یہودی اپنے گھر کا صحن صاف نہیں رکھتے''۔ (السلسلة الصحيحه: 230)

تو ہمیں بھی تو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہے ہر کام ایسے کرنا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

سین نمبر 4

کردار: زاہدہ، عذرا، فائزہ

(تینوں سکول جا رہی ہیں۔ زاہدہ اور عذرا سکول میں چوکیدار کو سلام کرتی ہیں اور آپا جی سے سلام کر کے ہاتھ ملاتی ہیں۔ لیکن فائزہ ایسے ہی گزر جاتی ہے)۔

عذرا: فائزہ آپ نے سلام کیوں نہیں کیا۔

فائزہ: مجھے چوکیدار اور آیا جی کو سلام نہیں کرنا۔ میں تو صرف استاد کو سلام کرتی ہوں۔

زاہدہ: لیکن ہمیں تو سب کو سلام کرنا چاہئیے۔

فائزہ: نہیں مجھے نہیں کرنا آیا جی کو سلام۔ میں تو صرف اسی کو سلام کروں گی جس کو میری مرضی ہوگی اور جو مجھے اچھا لگتا ہوگا۔

زاہدہ: دیکھو رسول اللہ ﷺ سب کو سلام کرتے تھے۔ بڑوں کو بھی، بچوں کو بھی۔ جو آپ ﷺ کے مددگار ہوتے تھے، آپ ﷺ ان کا تو بہت ہی خیال رکھتے تھے ان کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔

عذرا: تو ہمیں بھی ہر کام رسول اللہ ﷺ کی طرح کرنا چاہیے۔ سب لوگوں کو، چاہے وہ ہمارے مددگار رہوں، ماسی، سکول میں آیا جی، ان سب کو سلام بھی کرنا چاہیے اور ان کا خیال بھی رکھنا چاہئیے۔

فائزہ: اوہ! آئندہ میں ایسا نہیں کروں گی۔

ہر سبق کے اختتام پر استاد بچوں سے دورد ابراہیمی کہلوائے اور رحمَتُ لِلّعالَمِین کے تصور کو دہرائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 6　　رسول اللہ ﷺ کی اطاعت

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - اطاعت کا مطلب جان لے۔
  - زندگی میں ہر کام سنت کے مطابق کرے۔
  - اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے آپ ﷺ کی محبت کو محسوس کر سکے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کئے جائیں گے:**
  - اطاعت
  - سنت
  - محبت
- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، ''رسول اللہ ﷺ کے معمولات اور معاملات''، ''رسول اللہ ﷺ کے لیل و نہار''۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - سیرت کی کتاب سے بچوں کو واقعات سنائیں۔
  - ''رسول اللہ ﷺ کے معمولات اور معاملات''، ''رسول اللہ ﷺ کے لیل و نہار'' سے پڑھیں۔
  - بچوں کو چند بار درودِ ابراہیمی کی دہرائی کرالیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں ۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ ! میں ٹھیک ہوں ۔

بچو! اب ہم اپنا سبق شروع کرتے ہیں اور آپ سب کو کلاس میں بیٹھنے کا طریقہ معلوم ہے ۔ ایک دفعہ سب چیک کرلیں کہ کیا ہم ٹھیک بیٹھے ہوئے ہیں؟ (صحیح بیٹھنے والا فلیش کارڈ دکھائیں) ۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں ۔

- رحمت اللعالمین کون تھے؟ رسول اللہ ﷺ ۔
- آپ ﷺ کس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے؟ سب کے ساتھ، جانوروں، پودوں، پرندوں، اور ہر چھوٹے بڑے سب کے ساتھ ۔
- آپ ﷺ کس کس کی مدد کرتے تھے؟ سب کی ۔

پچھلی کلاس میں ہم نے رحمت اللعالمین کے بارے میں پڑھا تھا ۔ اچھا تو یہ بتائیں کہ کیا ہمیں سارے کام رسول اللہ ﷺ کی طرح کرنے ہیں؟ جی ۔ تو آپ گھر میں کس کس کی مدد کرتے ہیں؟ امی، ابو، بھائی بہن، دادا، دادی، نوکر، وغیرہ ۔ (بچوں کو ہر سوال کے جواب میں بولنے کا موقع دیں) ۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ جیسے کام کرنے ہیں اس لیے اب ہم بھی گھر میں سب کا خیال رکھیں گے اور سب کی مدد کریں گے ۔

اسکول کے دن ہوں یا گرمی کی چھٹیاں، یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے استاد مثالیں دے کہ بچے جب فارغ ہوں تو وہ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں اور اپنی چیزوں کی خود ذمہ داری لیں ۔ مثلاً گھر میں مہمان ہوں تو کیا کریں، اپنی چیزوں کو بکھیرنا نہیں اور کمرے کو گندا ہونے سے کیسے بچانا ہے وغیرہ ۔

بچو! جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے لیے خاتم النبیّن بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ سب جہان والوں کے لیے رحمت للعالمین بن کر آئے ہیں تو پھر ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ ہم آپ ﷺ کی اطاعت کریں اور آپ ﷺ سے محبت کریں ۔ اطاعت کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں) ۔ اطاعت کا مطلب ہوتا ہے، فرمانبرداری، بات ماننا، حکم ماننا ۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی بات ماننا اصل میں اللہ تعالیٰ کی بات ماننا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بات نہ ماننا اصل میں اللہ تعالیٰ کی بات نہ ماننا ہے ۔

بچو! آپ کس کی بات فوراً مان لیتے ہیں؟ اور کس کے لیے سب کام کرتے ہیں، خواہ آپ تھکے بھی ہوں؟ (بچوں کو بولنے دیں ۔ ہوسکتا ہے کچھ بچے براہ راست کہیں اللہ تعالیٰ) ۔ جی! ہم اس کی بات مانتے ہیں جس سے ہمیں محبت ہوتی ہے ۔ اگر محبت نہ ہو تو کوئی ہم

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سے اپنی بات زبردستی نہیں منوا سکتا۔ کیونکہ اگر کوئی ہم سے زبردستی بات منوائے گا تو وہ کام ہم دل کی خوشی سے نہیں کریں گے۔ اطاعت کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی محبت ہو۔ جب محبت دل میں ہو گی تو ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی کر سکیں گے۔ سنت کے ہر کام کو خوشی سے، بھاگ بھاگ کر کریں گے۔

کلاس کے دوران جب بچوں کو بولنے اور جواب دینے کا موقع دیا جاتا ہے تو استاد کو بچوں کی ذہنی پختگی کا اندازہ ہوتا ہے اور سبق کے دوران مثالیں دینے میں مدد ملتی ہے۔

- اب میرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پھر رسول اللہ ﷺ سے محبت کیسے ہو گی؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں دے دیا ہے۔ (قرآن مجید کھول کر بچوں کو آیت دکھائیں)۔

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ (آل عمران:31)

اے نبی! ان سے کہہ دو کہ "اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ (6.1)

- اس آیت سے آپ کیا سمجھے ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور محبت کا کام کتنا آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ اطاعت کا مطلب ہے جو رسول اللہ ﷺ کہیں وہ کرو اور اتباع کا مطلب ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کر رہے ہوں وہ کرو، خواہ انھوں نے کرنے کو نہ بھی کہا ہو۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص ایماندار (مومن) نہیں ہو گا جب تک کہ اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت ہو جائے۔" (بخاری: 15)

- تو بچو! ہمیں دنیا میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرنی ہے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے۔
- رسول اللہ ﷺ سے محبت بہت ضروری ہے؟ جتنا زیادہ ہم سنت پر عمل کریں گے، اتنی زیادہ ہماری یہ محبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑھے گی اور اتنی ہی اللہ ہم سے محبت کرے گا۔ (پُر جوش انداز میں بتائیں)۔

سنت پر عمل کی مثالیں دیں۔ ہمارا جو بھی کام، خواہ وہ عبادات میں سے ہو یا روزمرہ کے کام کاج میں سے اگر وہ اس طریقے کے مطابق ہو گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تو ہمارا وہ عمل سنت کے مطابق کہلائے گا۔

- اس کا کیا فائدہ ہو گا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرے گا اور ہماری غلطیوں کو بھی معاف کر دے گا۔
- یہ محبت کیسی ہونی چاہیے؟ اس کے لیے ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے کیسی محبت کرتے تھے۔ صحابہ کے بارے میں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمیں بتا دیا ہے کہ " رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ" کہ "وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے اور اللہ تعالیٰ ان سے"۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان سے اتنی زیادہ محبت کرتے تھے۔

- چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کے دن رات کیسے گزرتے تھے؟ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی ہر وقت پیروی کرتے تھے۔ (یہاں پیروی کا مطلب سمجھائیں) جو بات بھی آپ ﷺ صحابہ کرام کو بتاتے وہ فوراً اس پر عمل کرتے۔ صحابہ کرام کبھی بھی کسی بات کو ٹالتے نہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا ہر حکم فوراً اور خوشی سے مانتے تھے۔

صحابہ کرام کے سنت کی پیروی کے چند واقعات۔ (اتباعِ سنت از اقبال کیلانی)

- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے۔ دورانِ نماز آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار کر بائیں جانب رکھ دیئے۔ بچو! ان دنوں مسجد کا صحن پتھر کا بنا ہوا تھا اور بہت گرم بھی تھا تو وہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ جب صحابہ نے دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار دیے۔ (بچو! یہ اطاعت ہے یا اتباع؟)

رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کر کے ان سے پوچھا کہ "تم نے جوتے کیوں اتارے"؟ صحابہ کرام نے فرمایا کہ "ہم نے آپ ﷺ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے تو جبرئیل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ میرے جوتوں کے ساتھ گندگی لگی ہے تو میں نے جوتے اتارے"۔ (ابو دائود: 560)

بچوں سے تبادلۂ خیال کریں کہ سنت پر عمل کرنا صحابہ کے لیے کتنا ضروری تھا۔
اتباعِ سنت کے مسائل از اقبال کیلانی سے مزید واقعات بچوں کو سنائے جا سکتے ہیں۔

- ہم جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو محبت کا ثبوت ہے کہ ہم اس کی ہر بات کو مانیں۔ ہم اس کی پیروی کریں۔ جو وہ کرتا ہے ہم بھی بالکل ویسا کریں۔ اس لیے جب ہم رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو ہم نے رسول ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرنا ہے۔ کہنا ماننا ہے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کیوں محبت کرنی ہے؟ کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرے گا اور بچو! اللہ تعالیٰ کو ہم سے اتنی محبت ہے کہ اتنے پیارے نبی کو ہمارے لیے بھیجا جو رحمت للعالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیّن بھی بنایا کہ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

- صحابہ کرام تو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور اس لیے وہ ہر کام کو آپ ﷺ کی طرح کرتے تھے۔ ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ضروری ہے کہ ہم عملی زندگی میں آپ ﷺ کی پیروی اختیار کریں۔

- تو اس کے لیے ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دن کیسے گزارتے تھے؟ ہم بھی اپنا دن ویسے ہی گزاریں گے۔ جب میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کے دن کے بارے میں بتاؤں گی تو آپ نے خود چیک کرتے جانا ہے کہ کیا ہم وہ سب کام کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر کر رہے ہیں تو الحمدللہ اور اگر نہیں کر رہے تو اب آج سے ہم نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

''رسول اللہ ﷺ کے معمولات اور معاملات'' اور ''رسول اللہ ﷺ کے لیل ونہار'' سے آپ ﷺ کی صبح سے شام تک کی ساری سنتیں تھوڑی تھوڑی بتائیں اور ساتھ ساتھ بچوں سے بھی پوچھتی جائیں...کیا ہم یہ کرتے ہیں؟ اچھا اگر نہیں تو اب آج سے شروع کرنا ہے۔سبق کے اس حصہ کو بچوں کی عمر کے مطابق رکھیں۔اور چند مشکل کاموں پر بتائیں کہ یہ بڑے ہو کر کرنے ہیں۔

- بچو! ہمارا عمل ہمیں بتا دے گا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی کتنی اطاعت اور آپ ﷺ کا کتنا اتباع کرتے ہیں۔یہی کرنے سے ہماری محبت آپ ﷺ کے لیے بڑھے گی۔اگر ہم ہر کام کرنے سے پہلے سوچیں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے یہ کام کرتے تھے تو اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع کرے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی۔
- اب ہم نے آپ ﷺ کی چھوٹی چھوٹی سنتوں کی بھی پیروی کرنی ہے اور جتنا ہم رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرتے جائیں اتنی ہی ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اطاعت پیدا ہوتی جائے گی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 7 مسلمان کون؟

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- مسلمان ہونے کا اصل مطلب جان لے۔
- اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانے کی کوشش کر سکے۔
- اس کی سمجھ میں آجائے کہ مسلمان تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- حکم
- مسلم
- مسلمان

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ خاکہ: 15 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈ، قرآن مجید، خاکہ کے لئے بنی ہوئی اشیاء۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- اس سبق میں بچوں میں مسلمان ہونے کا واضح تصور قائم کرنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمد للہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

- اطاعت اور اتباع کیا ہوتا ہے؟
- سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کس نے کی؟
- رسول اللہ ﷺ دن کا آغاز کیسے کرتے تھے؟
- آپ ﷺ کے چند روزمرہ کے کام بتائیں؟ وہ کام بتائیں، جو آپ نے گھر جا کر سنت کے مطابق کیے۔

بچو! اب ہم اپنا سبق شروع کرنے سے پہلے یاد دہانی کر لیتے ہیں کہ ہمیں نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی طرح بیٹھنا ہے، بلکہ پورے سبق کے دوران بہت خیال رکھنا ہے کہ ہمارے کسی بھی کام سے استاد یا بچوں کو نقصان نہ ہو۔ اچھا اب کون بتائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ مجلس میں کس طرح بیٹھتے تھے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

بچو! آپ سب کو پتہ ہے نا کہ اچھا مسلمان وہ ہے جس کے عمل/رویے سے بھی محسوس ہو کہ وہ اچھا مسلمان ہے۔ اس کا عمل اور رویہ کیسا ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جی بالکل! سنتِ رسول ﷺ کے مطابق۔

آج ہمارا سبق ایک خاکہ (skit) سے شروع ہوگا۔ خاکہ دیکھتے وقت ہم سب تمیز اور ادب سے بیٹھیں گے اور پوری توجہ سے اسے دیکھیں گے۔

خاکہ

کردار: چاند، تارا، سورج، پھول، شہد کی مکھی، پانی، درخت، دل، انسان، استاد۔

چاند: الحمد للہ! کتنی اچھی رات ہے۔ بھئی میں تو چمک رہا ہوں جیسے مجھے میرے رب نے بتا دیا ہے۔ بہت مزہ آتا ہے۔

تارا: ارے چاند تھوڑا سا سائیڈ پر ہو جاؤ تا کہ میں بھی نظر آؤں۔

چاند: جی نہیں، میں تو ویسا ہی نظر آؤں گا جیسا مجھے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور جس دن جتنا چمکنے کا حکم دیا ہے۔ میں ویسے ہی چلتا ہوں جیسے میرا رب کہتا ہے کیونکہ میں مسلمان ہوں۔ اچھا تم ایسا کرو کہ نیلی یا سبز رنگ کی روشنی دو۔

تارا: کیوں؟ میں تو بالکل بھی اس طرح نہیں کروں گا۔

چاند: کیوں؟

تارا: کیونکہ میں تو وہی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے چمک دار بنایا اور مجھ سے اتنی پیاری روشنی نکالی اور میری وجہ سے رات کو جو لوگ سفر کرتے ہیں وہ راستہ ڈھونڈ لیتے ہیں۔ میں تو مسلمان ہوں اور جو میرا رب مجھے بتا دیتا ہے میں وہی کرتا

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہوں، الحمدللہ! چلو چلو چاند اب ہم چلتے ہیں۔

چاند: کیوں؟ (غصہ سے کہتا ہے) کیوں؟ میں کیوں تمہاری بات مانوں؟

تارا: میری نہیں اللہ تعالیٰ کی بات مانو، دیکھو تو سورج آ رہا ہے۔

سورج: بھئی اب تم دونوں چلے جاؤ کیونکہ الخالق جس نے ہمیں بنایا اور المالک جس کا حکم چلتا ہے، کہتا ہے اب دن ہونا چاہیے اور رات چلی جائے۔

چاند: اوہ، یہ تو میرے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ٹھیک ہے! میں فوراً چلا جاتا ہوں۔ میں تو وہی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ مجھ سے چاہتا ہے کیوں کہ میں مسلمان ہوں۔

(چاند اور تارا مسکراتے ہوئے پیچھے چلے جاتے ہیں)

سورج: میں بہت بہت بہت زیادہ گرم ہوں اور میرے اندر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔

شہد کی مکھی: (اڑتی ہوئی آتی ہے) اچھا تو آپ بہت گرم ہیں مگر میں آپ کی گرمی سے جلتی کیوں نہیں ہوں؟

سورج: اس لیے کیونکہ مجھے میرے رب نے بتا دیا کہ مجھے کتنے فاصلے پر رہنا ہے اگر میں ذرا سا آگے آ گیا نا تو تم فوراً جل جاؤ گی اور اگر میں ذرا سا پیچھے ہو گیا تو تم برف کی طرح ٹھنڈی ہو جاؤ گی۔

شہد کی مکھی: (چڑاتے ہوئے) اچھا! تو پھر کرو! کرونا اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو کرونا۔

سورج: میں نہیں کر سکتا۔

شہد کی مکھی: کیوں؟ کیا تمہیں ڈر لگتا ہے؟

سورج: نہیں میں ڈرتا نہیں ہوں۔ الحمدللہ! میں اس لیے نہیں کر سکتا کہ میں مسلمان ہوں۔

شہد کی مکھی: کیا مطلب؟

سورج: مطلب یہ ہے کہ میں وہی کچھ کرتا ہوں جو میرے اللہ کا حکم ہے۔ میں صرف اتنا ہی گرم ہوتا ہوں اور صرف وہی کام کرتا ہوں جس کی اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دیتا ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ مجھے کہتا ہے میں وہی رہتا ہوں۔

شہد کی مکھی: (سوچتے ہوئے) کہتے تو تم صحیح ہو۔ میں بھی وہی کام کرتی ہوں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ میں اڑتی ہوں اور جہاں مجھے پیارے پیارے پھول نظر آتے ہیں میں جا کر ان کا رس پی لیتی ہوں اور پھر اپنے گھر میں جا کر اس سے شہد بناتی ہوں۔ تو اگر میں وہی کام کروں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے تو کیا میں مسلمان ہوں گی؟

سورج: بالکل!

شہد کی مکھی: الحمدللہ! لیکن ابھی مجھے کوئی پھول نظر نہیں آ رہا۔ میں کیا کروں؟

سورج: دیکھو ابھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری روشنی اس کونپل پر پڑے گی تو وہ پھول بن جائے گا۔

(سورج ہلتا ہے اور پھول کھلنا شروع ہو جاتا ہے اس پر شہد کی مکھی بھی خوش ہو کر ادھر ادھر پھرتی ہے)

شہد کی مکھی: جزاک اللہ! سورج بھائی۔

سورج: ارے میں نے تو وہی کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔

پھول: کتنا پیارا دن ہے الحمدللہ! جب مجھے سورج کی روشنی ملتی ہے اور زمین سے خوراک ملتی ہے تو میں بڑا پودا بن جاتا ہوں۔

مکھی: جی مجھے معلوم ہے مگر آپ کے یہ رنگ تو مجھے پسند نہیں۔ کیا آپ اپنا رنگ بدلیں گے؟

پھول: کیا کہا؟ (غصہ سے) کیا میں مسلمان نہیں ہوں؟

مکھی: ارے بھئی آپ تو ناراض ہو گئے میں تو صرف دوسرا رنگ لینے کے لیے کہہ رہی تھی لیکن یہ مسلمان والی بات کیا ہوئی؟

پھول: دیکھو نا! میں تو وہی کام کرتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا کہ میرا رنگ کون سا ہو گا۔ تو اب اگر میں ایسا نہ کروں تو پھر مسلمان تو نہ ہوں گا نا۔

مکھی: (سوچتے ہوئے) یہ تو آپ نے صحیح کہا۔ (آگے بڑھ کر پھول کا رس چوس لیتی ہے) مم مم، مم بہت مزیدار رس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کہ اس نے مجھے اتنا مزے کا کام کرنے کو دیا۔

پھول: اور اللہ تعالیٰ کا شکر کہ اس نے مجھے پھول بنایا اور میں وہی کام کرتا ہوں جو اس کو پسند ہیں تو میں مسلمان بن گیا۔ اچھا مکھی اگر میرا رس کڑوا ہو تو کیا تم کڑوا شہد بناؤ گی؟

مکھی: نہیں کیونکہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بات مانتی ہوں۔ میں تو ویسا ہی شہد بناؤں گی جیسا اس نے مجھے حکم دیا ہے۔ مزیدار اور میٹھا!

(شہد کی مکھی اڑ کر درخت کے پاس جاتی ہے)

درخت: ہٹو ہٹو، مجھے مت کاٹنا۔

شہد کی مکھی: درخت بھائی میں آپ کو کاٹنے تھوڑا آتی ہوں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ درخت پر اپنا گھر بناؤ اور اس میں شہد محفوظ رکھو۔

درخت: اوہو! الحمدللہ آپ بھی مسلمان ہیں۔ میری طرح اللہ تعالیٰ کا حکم مانتی ہیں۔

شہد کی مکھی: آپ کا کیا کام ہے؟

درخت: مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام دیے ہیں اور میں وہی کام کرتا ہوں۔ سایہ دیتا ہوں۔ لوگوں کی مدد کرتا ہوں۔ لوگ میری لکڑی کو استعمال کرتے ہیں۔ (درخت پیچھے دیکھتا ہے اور کہتا ہے) الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

(اس پر سب چاند، سورج، تارا، پھول، مکھی، درخت کہتے ہیں): ''ہم مسلمان ہیں''۔

(اتنے میں پانی آتا ہے۔)

پھول: آپ مہربانی کر کے یہاں سے چلے جاؤ۔

پانی: نہیں، مجھے تو یہاں سے ہی بہنا ہے کیونکہ میں مسلمان ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں ہی رہنے کو کہا ہے تا کہ میں سب کو فائدہ دوں۔

(اتنے میں ایک انسان چلتا چلتا آتا ہے اور بہت ناراض انداز میں کھڑا ہو جاتا ہے)

انسان: میں سب سے ناراض ہوں۔

پھول: آپ کیوں ناراض ہو؟

انسان: مجھے امی ابو کی بات ماننا پڑتی ہے۔ بہت سے اچھے کام کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کبھی میرا دل بھی نہیں چاہتا کہ میں یہ کروں۔

(پیچھے سے آواز آتی ہے دھک دھک)

دل: میں تو مسلمان ہوں اور وہی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

انسان: مگر میرا دل تو نہیں چاہ رہا ہوتا۔

دل: دل تو اچھے کاموں سے صحت مند ہوتا ہے۔ مضبوط ہوتا ہے۔ دراصل آپ کا سارا جسم مسلمان ہے لیکن آپ شیطان کی بات سن کر غلط کام کرنے لگتے ہیں۔ اپنا دماغ استعمال نہیں کرتے۔

(انسان سوچ میں پڑ جاتا ہے اور باقی سب پیچھے کھڑے ہو کر کہتے ہیں): ''ہم سب مسلمان ہیں۔ ہم وہی کام کرتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں''۔

انسان: ارے یہاں تو ہر چیز مسلمان ہے۔ سب اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں اور کتنے خوش ہیں۔ ان کو خود بھی مزا آتا ہے اور یہ دوسروں کو بھی فائدہ دیتے ہیں۔ (سوچ کر) اگر میں اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانوں گا تو میں تو ساری دنیا میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ سب مسلمان یہاں تک کہ میرا جسم بھی مسلمان مگر میں مسلمان نہ ہوں گا۔

(پیچھے پھر سب کہتے ہیں): ''ہم سب مسلمان ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بات مانتے ہیں''۔

انسان: (سوچ کر خوش ہو کر کہتا ہے) اچھا لیں اب میں بھی مسلمان ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانوں گا۔ سب میرے دوست ہیں۔ مجھے بھی مزا آ رہا ہے اور میں سب کو خوش کروں گا سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو خوش کروں گا۔ (پھر سب کے ساتھ کھڑا ہو کر کہتا ہے) ''ہم سب مسلمان ہیں''۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

بچو! یہ مسلمان کون ہوتا ہے؟ اور اس خاکہ میں سب یہ کیوں کہہ رہے تھے کہ میں مسلمان ہوں۔ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔کیا آپ نے دیکھا کہ سورج، چاند،، پھول، شہد کی مکھی، سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتی ہیں۔مسلمان کیا کرتا ہے؟ (بچوں سے تھوڑا سا مسلمان کے بارے میں پوچھیں)۔اگر انسان نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانا تو وہ اکیلا رہ جائے گا۔ (7.1)

بچے اکیلے پن سے بہت ڈرتے ہیں اس لیے یہ مثال ان کو سمجھانے کے لیے بہت مفید ہے۔خاکہ دیکھنے کے بعد بچوں سے رائے لیں

بچو! ہم اکیلا تو نہیں رہنا چاہتے نا؟ تو پھر ہمیں بھی مسلمان بننا ہوگا۔

بچو! ہم پچھلے ایک سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ "**الخالق، الرزاق، المالک**" ہے (پرانا فلیش کارڈ دکھائیں)۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی ہے اور اس کے اندر جتنی چیزیں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وہی کرتا ہے۔اس میں وہ اپنی مرضی نہیں کرتا۔وہ یہ بھی نہیں دیکھتا کہ باقی حکم مان رہے ہیں یا نہیں۔وہ سوچتا ہے کہ اگر میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا ہے۔خاکہ میں بھی سب چیزیں سورج، چاند، پھول، سب اللہ تعالیٰ کا حکم مان رہے تھے،کوئی اپنی مرضی نہیں کرتا۔بالکل اسی طرح مسلمان بھی اپنی مرضی نہیں کرتا بلکہ وہ بھی یہی کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اس لیے میں تو اللہ تعالیٰ کا حکم مانوں گا۔اللہ تعالیٰ تو الخالق ہیں اس نے سب کچھ بنایا ہے۔ (7.2)

بچوں کو فلیش کارڈ سے بتائیں کہ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی بات مان کر مسلمان ہیں۔

بچو! دیکھیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے کتنا پیارا بنایا ہے اور الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا ہے۔اگر وہ ہمیں کوئی جانور یا کوئی اور چیز بنا دیتا تو ہم کیا کرتے؟ آپ کو پتا ہے بچو! کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی بھی چیزیں بنائیں ہیں ان میں بہترین چیز کون سی ہے؟ (بچوں کو بتانے دیں) اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے بہترین بنایا ہے اور پھر تمام انسانوں میں بھی سب سے اچھا وہ ہے، جو مسلمان ہو۔

ہوسکتا ہے کچھ بچے کہیں کہ اگر ہم جانور ہوتے تو بہت مزہ آتا، ہمیں سکول نہ جانا پڑتا۔تو انہیں دلائل کے ذریعے بتائیں کہ انسان جانور سے کیسے بہتر ہے۔مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، بول چال وغیرہ۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے عقل دی۔جس کی وجہ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ کیا غلط ہے اور کیا درست ہے۔اگر جانور ہوتے تو ہمارا اتنا زبردست دماغ جو اللہ تعالیٰ نے دیا وہ ضائع ہو جاتا۔تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا ہے اور صرف انسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عقل دی، اس سے ہم یہ جان جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور پھر ہم تمام وہ کام کرتے ہیں جو

کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتے ہیں تو ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور مسلمان وہی ہوتا ہے جسے دیکھ کر رب یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ اس لیے مسلمان یہ نہیں کرسکتا کہ لوگوں کے سامنے تو تمام کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کرے اور اکیلے میں یا اپنے گھر میں غلط کام کرے۔(7.3)

یہ جملہ بولتے وقت افسوس کا اظہار کریں۔مگر ''منافق'' کا لفظ استعمال مت کریں۔

بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان سب کے سامنے اور پیچھے وہی کام کرے گا جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اب ذرا یہ بتائیں کہ مسلمان کو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا کلام، وہ کتاب جس میں اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں یعنی قرآن مجید میں سے دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کہا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو دیکھنا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کام کو کیسے کیا۔

قرآن مجید کھول کر اس میں سے چند مثالیں دیں۔ اور پھر احادیث سے ان کی وضاحت کریں۔ مثلاً نماز پڑھنا، صدقہ دینا، امی ابو کی بات ماننا، صفائی رکھنا وغیرہ۔

یعنی مسلمان ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی بات مانتا ہے۔ اگر مسلمان کو کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو وہ قرآن مجید اور پھر حدیث سے اس کو سمجھتا ہے۔

لیکن بچو! کبھی کبھار کوئی کام کرنے کو ہمارا موڈ نہیں ہوتا یا کبھی ہم اپنے دوستوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی یہ کام (نیکی کا کام) نہیں کر رہے۔ مثلاً نماز کا وقت ہو، امی بھی یاد دلائیں کہ نماز پڑھو، لیکن ہم سوچیں کہ میرا دوست بھی تو نہیں پڑھتا تو کیا ہوا اگر میں بھی نہ پڑھوں یا شکر ہے، آج قاری صاحب نہیں آئے، قرآن کلاس کی چھٹی۔ آج نہیں دل چاہ رہا تھا پڑھنے کو۔

تو بچو! اس وقت ہمیں اپنے دل کو بتانا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے، وہ تمہارا خالق اور مالک ہے پھر تم اپنی مرضی نہیں کر سکتے وہی کرنا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تو رسول اللہ ﷺ نے بھی مانا، صحابہ کرام نے بھی وہی کیا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور کائنات کی تمام چیزیں بھی اللہ تعالیٰ کا حکم مانتی ہیں تو میں کیوں نہ مانوں۔ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی بھی کام کرنا مشکل نہیں لگتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ مسلمان تو فوراً یہ سوچتا ہے کہ یہ میرے اللہ کا حکم ہے اور جلدی سے کر لیتا ہے۔ اذان سنی تو فوراً وضو کر کے نماز پڑھ لی، امی کی آواز کا بھی انتظار نہ کیا۔ جب امی نے آواز دی تو کہا، ''امی میں نے تو پڑھ بھی لی''۔ سکول سے آ کر، کھانا کھا کر، ذرا سا آرام کر کے خود ہی قرآن مجید کی تلاوت بھی کر لی۔ جو بھی دیکھے وہ سوچے کہ یہ تو مسلمان ہے۔

بچو! اگر کبھی کبھار ایسا موڈ ہو جائے کہ نیکی کرنے/نماز پڑھنے/اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنے کو دل نہ چاہ رہا ہو تو پھر ہمیں یہ سوچنا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کتنا اچھا لگے گا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو گا کہ ہمارا دل چاہے یا نہیں چاہے مگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کیا۔ (مسکرا کر بتائیں)۔

مسلمان اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے خواہ اس کا دل چاہے یا نہ چاہے۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے آگے جھک جاتا ہے۔

> بچوں کو مسلمان ہونے کی اہمیت کے احساس کے ساتھ ساتھ اس نعمت پر شکر بھی محسوس کروائیں۔ بچوں کے بھی تاثرات دیکھیں۔

تو آج امی کو کیسے معلوم ہو گا کہ میرا بچہ تو باشعور مسلمان ہے؟ جب آج آپ گھر جائیں تو امی کو دیکھیں۔ امی سارا دن گھر کے کام کرتی ہیں، تھک جاتی ہیں۔ تو مسلمان بچی/ بچہ کیا کرے گا؟ اپنے کھلونے خود سنبھالے گا، اپنا کمرہ خود ٹھیک کرے گا۔ امی کی مدد بھی ہو گی اور اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو گا۔

> اب بچوں کو ایک دائرے میں کھڑا کریں اور ان سے سوالات کے ذریعے ایک ایکٹیویٹی کروائیں تا کہ مسلمان تمام دن جو کام کرتا ہے ان کا تصور واضح ہو جائے۔

1۔ صبح اٹھ کر مسلمان بچہ کیا کرے گا؟ (صبح کی سنتیں)
2۔ ناشتہ کے وقت مسلمان بچہ امی کی مدد کیسے کرے گا؟ (آرام سے ناشتہ کر کے)
3۔ سکول سے گھر آ کر کیا کہے گا؟ (سب کو سلام)
4۔ مسلمان بچہ سکول سے آ کر اپنی تمام چیزیں کہاں رکھے گا؟ (سنبھال کر الماری میں)
5۔ باتھ روم میں کون سا پاؤں پہلے رکھے گا؟ (بایاں پاؤں)
6۔ کپڑے کیسے پہنے گا؟ (بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے شروع کرے گا)
7۔ اپنے کمرے کی صفائی کیسے کرے گا؟ (بغیر کسی کے کہے، ہنسی خوشی)

بچو! اب ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے کہ ہمارے پاس قرآن مجید ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی۔ اب ہمیں اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا ہے تا کہ ہم کبھی اکیلے نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ہو۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 8 مسلمان کی پہچان

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - جان لے کہ مسلمان کی پہچان کی اہمیت کیا ہے؟
  - یہ جان لے کہ مسلمان کے لیے ایمان اور عمل لازم ہیں۔
  - عملی زندگی پر مسلمان ہونے کے اثرات کو سمجھ سکے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - مسلمان
  - ارکانِ اسلام
  - ایمان، یقین

- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ

- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈ۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔
- بچو! پچھلی کلاس میں ہم نے کیا پڑھا تھا؟
- مسلمان ہونے کا مطلب۔ کون بتائے گا کہ مسلمان ہونے کا کیا مطلب ہے؟ مسلمان اللہ کی ہر بات مانتا ہے۔
- اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا حکم نہ مانے تو کون کون اس کے ساتھ ہوگا؟ وہ اکیلا رہ جائے گا۔

بچو! سبق شروع کرنے سے پہلے میں آپ کو شاباش دینا چاہتی ہوں کہ پچھلی کلاس میں آپ سب لوگ بالکل رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔ چلیں آج بھی ہم ویسے ہی بیٹھیں گے جیسے پچھلی کلاس میں بیٹھے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ استاد کی بات غور سے سنیں گے اور اپنی پوری توجہ سبق پر رکھیں گے۔

بچو! یہ تو ہم نے پڑھ لیا کہ مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتا ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ اس کا دل چاہے یا نہ چاہے جب اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا ہے اور اس کام کو رسول اللہ ﷺ نے ایسے کیا ہے تو وہ فوراً وہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بچو! اب سوال یہ ہے کہ ہم اس مسلمان کو کیسے پہچانیں گے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔

اس سوال کے جواب میں بچے چند اچھے کام بھی بتا سکتے ہیں اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں گے۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی پہچان کے لیے چند ضروری باتیں بتائی ہیں جن سے ہم جان سکتے ہیں کہ مسلمان کیسا ہوتا ہے؟ یہ پہچاننا کیوں ضروری ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

جب بچے بولتے ہیں تو نہ صرف ان کا ذہن کھلتا ہے بلکہ استاد کو بھی ان کی ذہنی سطح کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے آئندہ کے اسباق کی تیاری اور خاص طور پر مثالیں دینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

مسلمان کو پہچاننا دو باتوں کی وجہ سے ضروری ہے:

۱۔ اپنے لیے: تاکہ ہم خود کو پرکھ سکیں کہ کیا ہم وہ کام کر رہے ہیں جو ایک مسلمان کرتا ہے۔

۲۔ دوسروں کے لیے: تاکہ ہم مسلمانوں کو دوست بنائیں اور ان سے وہ کام سیکھ سکیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

بچو! آج ہم مسلمان کی تین خوبیوں کو دیکھتے ہیں:

1۔ فرماں بردار، کہنا ماننے والا (Obedience)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

2۔ لڑائی نہ کرنے والا (Peace loving)

3۔ اللہ تعالیٰ کے لیے جھکنے والا (Submissive)

یعنی مسلمان اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے چاہے اس کا دل چاہے یا نہ چاہے کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے آگے جھک جاتا ہے۔ مسلمان لڑائی پسند نہیں کرتا وہ امن پسند ہوتا ہے۔ یہ سب کام کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ (بچے جواب دیں)۔ اس سے ہمارے آس پاس کا ماحول بھی اچھا ہو جائے گا۔ نہ کوئی لڑے گا، سب اچھے اچھے کام کریں گے اور کوئی کسی کو تنگ نہیں کرے گا۔

یہ تین اہم نکات وضاحت سے بچوں کو سمجھائیں۔

فرماں برداری: مسلمان اللہ تعالیٰ کی بات کس طرح مانتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ وہ اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان ریقین رکھتا ہے کہ دنیا کا سارا نظام اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے (الخالق) اور دنیا کی سب چیزیں اللہ تعالیٰ کا حکم مان رہی ہیں (المالک)۔ اس لیے وہ یہ بھی مانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ مسلمان ہر کام رسول اللہ ﷺ کی طرح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ یہ بھی مانتا ہے کہ فرشتے بھی موجود ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کر رہے ہیں اور خاص طور پر ہمارے سب کام بھی لکھ رہے ہیں۔ اسی طرح مسلمان یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ ایک دن اس کو اس دنیا سے جانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس دن ہمارے سب کام دیکھے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی بات مانی وہ جنت میں جائے گا اور بات نہ ماننے والا جنت میں نہ جا سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا: وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کے بارے میں سوچتا ہے۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ ہر چیز دیکھ کر اسے اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا 'میری مرضی'، بلکہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بچوں کو امی ابو کی بات ماننے کو کہا ہے تاکہ بڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بات ماننا آ جائے۔ امی ابو بھی تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا سکھاتے ہیں۔

غور و فکر کے لیے بچوں کو چند پھل، پتے وغیرہ دکھائے جا سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں بات کریں کہ جس رب نے اتنی بہترین چیزیں بنائیں تو اس کے آگے جھکنا کتنا ضروری ہے۔

امن پسند: تو بچو! جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی بات مانے، صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا جانے، وہ کیسا ہو گا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ وہ صرف منہ سے یہ نہیں کہتا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بات مان لی بلکہ وہ اپنے عمل سے ایسا کر کے دکھاتا ہے۔ وہ بہت امن پسند ہوتا ہے۔ کسی سے لڑتا نہیں۔ اگر غصہ بھی آئے تو سکون سے بات سمجھاتا ہے۔ لوگوں کو ان کی غلطیوں پر معاف کر دیتا ہے۔ اچھے کاموں میں سب کی مدد کرتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ دوسرے مسلمانوں سے محفوظ رہیں''۔

(صحیح البخاری:9)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تو مسلمان دنیا میں ہمیشہ اچھے کام کرنے میں لگا رہتا ہے۔ وہ ہر کام کرنے سے پہلے سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اس لیے مسلمان اس کام کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے کرتا ہے تاکہ آخرت میں وہ زیادہ نیکیاں لے کر جنت میں جا سکے۔

یہاں سے اب بچوں کو ارکانِ اسلام کے بارے میں مختصراً بتائیں۔ ارکانِ اسلام کو ایکشن کے ساتھ بھی کرایا جا سکتا ہے۔

بچو! ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی انسان مسلمان بن گیا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ وہ کلمہ پڑھے گا جس سے سب کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسلمان ہے۔ (8.1)

سب بچوں کے ساتھ مل کر کلمہ پڑھیں اور ہر ایک کا نام لے کر کہیں: ''ماشاءاللہ!... تو مسلمان ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے، اور امن پسند ہے''۔

کلمہ پڑھنے کے بعد پہلا کام وہ یہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے۔ (بچوں سے پوچھیں وہ کیسے؟) نماز کے ذریعے۔ اس کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نماز سب سے زیادہ پسند ہے۔ نماز وہ کس کی طرح پڑھتا ہے؟ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے بتایا، بالکل ویسی نماز پڑھتا ہے۔ اس کو معلوم ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ اس کو پتا ہے کہ نماز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی''۔ (النسائی:3939)

مسلمان تو ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے۔ وہ اپنے کاموں کو بھی نماز کے اوقات کے ساتھ کرتا ہے۔ جس طرح وہ صبح کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ پھر اپنے سکول جانے کی تیاری میں لگ جاتا ہے۔ گھر آ کر ظہر پڑھتا ہے پھر کھانا کھاتا ہے۔ گھر میں امی ابو کی مدد کرتا ہے۔ جو کام وہ کہتے ہیں وہ دوڑ کر کرتا ہے۔ اپنا ہوم ورک عصر سے پہلے ختم کرتا ہے۔ عصر کی نماز پڑھ کر قاری صاحب سے پڑھتا ہے پھر باہر کھیلنے جاتا ہے۔ مغرب کی نماز پر گھر کے اندر آ جاتا ہے۔ عشاء سے پہلے کھانا کھا لیتا ہے اور جلد سو جاتا ہے کیونکہ اس نے صبح پھر فجر کی نماز کے لیے اٹھنا ہوتا ہے۔

بچوں کی عمر کے مطابق نماز کے ساتھ ان کی روٹین بتائیں جس میں سب اہم کام شامل ہوں۔

کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے پر پہلے نماز پڑھی کہ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ پھر وہ زکوٰۃ بھی دیتا ہے۔ غریبوں کی مدد بھی کرتا ہے۔ اپنے پیسوں سے غریبوں کی مدد کرتا ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

مسلمان کو پتا ہے کہ اس نے حج بھی کرنا ہے، وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔

جب روزے آتے ہیں تو مسلمان سب روزے بھی رکھتا ہے۔ روزے میں اس کو معلوم ہے کہ مجھے کسی سے لڑائی نہیں کرنی۔ میں نے سب کی مدد کرنی ہے۔ اس کو پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے اس لیے وہ ہر کام اچھا کرتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس کے ہر کام سے پتا چلتا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہے۔اس کا ہر کام اچھا ہوتا ہے، وہ ہر نیک کام میں ہمیشہ پہل کرتا ہے۔ جیسے وہ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرتا ہے۔وہ صبح اٹھ کر سب کو سلام کرتا ہے۔ وہ سکول جاتا ہے تو اپنے چوکیدار، آیا جی، استاد اور سب دوستوں کو سلام کرتا ہے۔گھر میں اگر وہ بیٹھا کھیل رہا ہے، پڑھ رہا ہے، ٹی وی دیکھ رہا ہے اور گھر میں کوئی مہمان آ جائے یا کوئی بھی آئے وہ فوراً اٹھ کر ان کو سلام کرتا ہے۔اس سے وہ سب کو یہ پیغام دیتا ہے، کہ میں امن پسند ہوں میں لڑائی نہیں کرتا۔

مسلمان بڑوں کا ادب بھی کرتا ہے۔ انہیں سلام کرنے میں آگے آگے ہوتا ہے۔ بڑوں کی مدد کرتا ہے۔جس طرح گھر میں نانا، نانی، دادا دادی، اگر کوئی کام کہیں تو وہ دوڑ کر کرتا ہے اور اگر وہ پانی یا کوئی چیز مانگیں تو فوراً لا کر دیتا ہے۔ بچو! ایسا ہوتا ہے مسلمان۔اس لیے وہ کوئی بھی نیکی کا کام چھوڑتا نہیں ہے، دوڑ کر اور خوشی سے کر لیتا ہے۔ کیوں کرتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

مسلمان کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ وہ ایسے کام کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔ وہ ہر کام کو رسول اللہ ﷺ کی طرح کرتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزارتا ہے۔

بچو! ہم سب کون ہیں؟ مسلمان۔تو ہمیں بھی یہ سب کام کرنے ہیں۔ جی!

بچوں سے پوچھیں ہمیں کیا کرنا ہے؟ اچھا مسلمان کیسے عمل کرتا ہے؟ بچوں سے پوچھ کر بورڈ پر ایک لسٹ بنائیں۔

بچو! آج ہم نے ایک مسلمان کی پہچان کے بارے میں جانا۔ اب ہمارے ہر کام سے نظر آنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ویسا بنائے جیسا وہ پسند کرتا ہے ...آمین!

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 9 مسلمان اور غیر مسلمان میں فرق

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - مسلم اور غیر مسلم کے فرق کو جان لے۔
  - غیر مسلم کی بھی عزت کرنا سیکھ جائے۔
  - غیر مسلم کے ساتھ معاملہ کا طریقہ سیکھ جائے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کئے جائیں گے:**
  - مسلم، غیر مسلم
  - جنت
  - شیطان

- **سبق کا دورانیہ:** 30 منٹ
- **خاکہ:** 15 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈ، پانی، قرآن مجید۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق کو محتاط انداز میں کروائیں اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داری کو اجاگر کریں کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا کے ہر شخص کو قول اور عمل سے پہنچانا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

بچو! اب ہم اپنا سبق شروع کرتے ہیں اور آپ سب کو تو معلوم ہے کہ ایک مسلمان کسی بھی کلاس میں کیسے بیٹھتا ہے؟ ہمارے کلاس میں بیٹھنے سے بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں؟ مسلمان تو وہ ہے جو ہر وقت وہ کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی کام کے بارے میں سوچتا ہے۔

اس کے ساتھ فلیش کارڈ دکھائیں جس میں لوگ دکھائے گئے ہیں ہیں اور ان میں سے چند پر سنہرا رنگ کیا گیا ہے۔ بچوں سے پوچھیں یہ کون ہے؟ سنہرے والے؟ کچھ بچے بتا بھی دیں گے کہ یہ مسلمان ہے۔ پھر آپ خود اس کی وضاحت کریں کہ یہ تو مسلمان ہے اور باقی مسلمان نہیں ہیں۔ (7.5)

بچو! مسلمان کو تو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے لیکن یہ جو باقی ہیں ان کو کس نے بنایا ہے؟ (بچوں کا جواب سنیں)۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے بھی پیار کرتا ہے۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے۔ دل دیا ہے۔

یہ بتاتے وقت استاد بچوں میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے محبت اور پھر انسانی زندگی کے احترام کا جذبہ پیدا کرے۔

اللہ تعالیٰ الخالق ہے۔ اس لیے ان سب کو بھی اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ ان کو بھی وہ سب چیزیں دیں، جو ہمیں دیں۔ بچو! اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا کیا دیا؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان کا جسم بھی مسلمان ہے اور ویسے ہی کام کرتا ہے، جیسا اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا۔

پھر ان میں اور مسلمان میں کیا فرق ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ (9.1)

اس فرق کو بتانے میں پچھلے سبق کے تمام نکات دہرالیں۔

مسلمان ہر کام اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے۔ وہ فرماں بردار ہوتا ہے۔ مسلمان امن پسند ہوتا ہے، کسی سے لڑتا نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے۔ وہ نماز پڑھتا، روزہ رکھتا اور اللہ کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔

لیکن جو مسلمان نہیں ہے وہ یہ سب کام نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانتا۔ اللہ تعالیٰ کے آگے نہیں جھکتا۔ لڑائی جھگڑا بھی اس کو اچھا لگتا ہے۔ نہ وہ نماز پڑھتا ہے، نہ روزہ رکھتا ہے، نہ زکوۃ دیتا ہے اور نہ اللہ کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

یہ سب بتاتے ہوئے استاد کا لہجہ اداس ہو۔

بچو! جب ان کے پاس سب کچھ وہی ہے جو مسلمان کے پاس ہے پھر وہ سارے کام کیوں نہیں کرتا جو مسلمان کرتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اس لیے کہ یہ شیطان کی بات مان لیتا ہے۔ کئی بار یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کو ایسے دوست نہیں ملتے جو مسلمان ہوں۔ کئی بار ایسے مسلمان ملتے ہیں جو وہ کام ہی نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ مسلمان نے نماز پڑھی پھر کسی سے لڑائی کر لی۔ وہ دیکھتا ہے کہ مسلمان نے روزے بھی رکھے پھر جھوٹ بھی بولا۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم ہر وہ کام کریں جو اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو کرنے کو کہے ہیں تو وہ لوگ جو ابھی تک مسلمان نہیں، ان کا بھی دل چاہے گا کہ وہ بھی ایسے اچھے کام کریں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کریں اور مسلمان ہو جائیں۔ (9.2)

بچو! مسلمان ہونے کا کیا فائدہ ہے؟ ہم کیوں چاہتے ہیں کہ جو مسلمان نہیں وہ بھی مسلمان بن جائیں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانتا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمان جیسا جسم دیا، مسلم جیسا ہی دماغ دیا، مسلم جیسا دل دیا۔ لیکن کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مان رہا اس لیے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

استاد اس بات پر بھرپور دکھ کا اظہار کریں۔

بچو! ہم اس کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ کیا کام کریں کہ دنیا میں ہر شخص کا دل چاہے کہ وہ مسلمان ہو جائے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ چلیں! ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے دیکھتے ہیں کہ انھوں نے ان لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جو مسلمان نہیں تھے؟

غیر مسلم سے معاملے کے حوالے سے سیرت سے کچھ اخلاقی احادیث سنائیں۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ نے ابو جہل کے کہنے پر اونٹ کی اوجھڑی آپ ﷺ کی کمر مبارک پر ڈال دی اور آپ ﷺ سجدے میں ہی پڑے رہے اس خیال سے کہ مسجد کا فرش اس گندگی سے خراب نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آکر اس گندگی کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی بدتمیزی کا کوئی جواب نہ دیا۔ (بخاری: 240)

اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی بدتمیزی کو برداشت کر گئے کیوں کہ آپ ﷺ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بہت زیادہ تھی اور آپ ﷺ مسلمان تھے اور آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ مسلمان تو امن پسند ہوتا ہے۔ اگر کوئی لڑائی بھی کرے تو وہ جواب میں لڑتا نہیں ہے لیکن ان کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اس نے جواب میں لڑائی کیوں نہیں کی۔

ایک مرتبہ فتح خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقابلہ ایک یہودی سے تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار تان لی اس نے حقارت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے پر تھوک دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی وقت تلوار پھینک دی اور کہا کہ پہلے میں صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے مقابلہ کر رہا تھا اب میری ذاتی دشمنی بھی شامل ہو گئی ہے اس لیے اب میں تم پر وار نہیں کروں گا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آ

کہانیاں سناتے وقت تفصیلات ڈالیں، تاکہ بچے ان واقعات کو محسوس کر سکیں۔

بچو! اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہماری اگر کسی سے دشمنی بھی ہو تو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہیے۔

☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی غلام تھے۔ ان کا آقا ان پر بہت ظلم کرتا تھا۔ ان کو مارتا تھا اور بہت زیادہ کام کرواتا تھا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ سب انسان برابر ہیں، امیر ہو یا غریب سب سے اچھی طرح بات کرنا چاہیے۔ جنت میں مسلمان جائے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کے بارے میں اتنی اچھی باتیں سنیں تو انھوں نے بھی مسلمان ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

ایک مرتبہ دوسی قبیلہ سے طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ مکہ آئے۔ وہاں کے کافروں نے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رہنے کو کہا۔ انھیں یہ بھی کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سنیں کیونکہ مسلمان اچھے نہیں ہوتے۔ طفیل دوسی نے اپنے کانوں میں روئی ڈال لی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات وہ سن نہ سکیں۔ ایک دن وہ کعبہ گئے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ ان کو دل میں بہت اچھا لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی۔ طفیل دوسی نے اپنے دل میں سوچا کہ میں سنوں تو سہی کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ سوچ کر انھوں نے کان سے روئی نکال دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں اتنی اچھی لگیں کہ وہ فوراً مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی اچھے کام کر کے جنت میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر وہ اپنے قبیلے واپس گئے تاکہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتا سکیں۔

ان سب احادیث سے پتا چلتا ہے کہ کہ ہمیں غیر مسلموں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے اور ان کے لیے بھی دعا کرنا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ جو مسلمان نہیں ہوتے وہ برے لوگ نہیں ہوتے۔ وہ بھی بہت سے اچھے کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ساری باتیں نہیں مانتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین نہیں سمجھتے، نماز نہیں پڑھتے، قرآن مجید کو نہیں سمجھتے تو وہ جنت میں نہ جا سکیں گے۔ (9.3)

خاکہ

کردار: مومو، احمد، استاد، سلیمان۔

سین نمبر ا:

مومو: السلام علیکم!

احمد: تم نے مجھے کیوں سلام کیا؟ میں تو تمہیں جواب نہیں دوں گا تم تو مسلمان نہیں ہو۔

(مومو احمد کے رویے سے پریشان ہو جاتا ہے)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مومو: تم مسلمان ایسے ہوتے ہو کیا؟

احمد: کیا مطلب ہے تمہارا؟ ہم تو بہترین ہیں۔

مومو: ضروری تو نہیں کہ تم لوگ بہترین ہو۔

احمد: مجھے پتہ ہے ہم مسلمان ہیں اس لیے ہم بہترین ہیں۔ تم تو برے ہو۔ خراب ہو۔ میں تو تمہیں پسند نہیں کرتا۔

مومو: مگر میں انسان تو ہوں اور مجھے بھی خدا نے بنایا ہے۔

احمد: تو کیا ہوا ''مسلمان'' تو نہیں ہو۔ میں تو جنت میں جاؤں گا تم جنت میں نہیں جاسکو گے۔ تم مسلمان نہیں ہو اس لیے میں تو تم کو پسند نہیں کرتا۔ تم نماز بھی نہیں پڑھتے ہو۔ تم بتوں کو خدا مانتے ہو۔

مومو: میں نے تو سنا تھا کہ مسلمان بہت اچھے ہوتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں۔ اگر مسلمان کو سلام کرو تو ''وعلیکم'' کہتے ہیں۔ یہ کیسا مسلمان ہے؟ میں تو اس کو پسند نہیں کرتا۔ آج کے بعد میں کبھی مسلمانوں سے بات نہیں کروں گا۔ شکر ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔

استاد: (بچوں سے پوچھتی ہے) بچو! یہاں کیا ہو رہا تھا؟ مسلمان کو کیا کرنا چاہیے تھا؟ جو مسلمان نہ ہو اس کے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہیے؟ کیا مسلمان کا رویہ صحیح تھا؟ کیا اس کو اس طرح پیش آنا چاہیے تھا؟ آپ کو پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ میں سب لوگوں کے ساتھ کیسے پیش آتے تھے؟

سین نمبر ۲:

(مومو پارک میں بیٹھا ہے کہ ایک اور بچہ اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔)

سلیمان: السلام علیکم! آپ پانی پیو گے؟

مومو: نہیں مجھے نہیں پینا۔

سلیمان: دراصل مجھے لگا جیسے آپ کو پیاس لگی ہوئی ہے۔ جب میں دے رہا ہوں تو لے لو۔ اس طرح کسی کی پیشکش نہیں ٹھکراتے۔

مومو: تم کون ہو؟

سلیمان: میں الحمدللہ ایک مسلمان ہوں۔ میں ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں جس نے ساری دنیا کو بنایا ہے۔ اس نے دنیا کی تمام چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی بنائی ہیں۔

مومو: مگر تمہیں پتہ ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔

سلیمان: (مسکرا کر) تو کیا ہوا انسان تو ہو۔ اللہ تعالیٰ سب سے محبت کرتا ہے۔ سب انسانوں پر رحم کرتا ہے اور ہمیں بھی یہی حکم دیا ہے اس نے تمہیں بھی بنایا ہے اور مجھے بھی بنایا ہے۔ وہ ہم سب کا خالق ہے۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مومو: اچھا! اگر اللہ نے مجھے بھی پیدا کیا ہے اور تمہیں بھی تو مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتاؤ۔

سلیمان: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے بارے میں قرآن مجید میں بتایا ہے اور ہر کام کو کرنے کے لیے بھی ہر طریقہ قرآن مجید میں سمجھایا ہے۔ (قرآن مجید دکھا کر)

مومو: اس میں کیا کیا ہے؟

سلیمان: قرآن مجید میں جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیے ہیں اگر ہم ویسے ہی کام کریں گے تو ہم جنت میں جائیں گے۔ ہمیں جنت ملے گی۔

مومو: اچھا! میں تو سمجھتا تھا کہ بس اس زندگی کے بعد کچھ نہیں ہے۔ جنت کیسی ہوتی ہے؟

سلیمان: جنت بہت ہی پیاری جگہ ہے۔ لیکن ہم میں سے کسی نے ابھی جنت کو دیکھا نہیں۔ اس میں شہد کی نہریں ہیں، دودھ کی نہریں ہیں۔ وہاں پر ہم جو چاہیں گے وہی ملے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور وہاں پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات بھی ہوگی۔

مومو: کیا وہ جنت مجھے مل سکتی ہے؟ (پر جوش انداز) اس کے لیے مجھے کیا کرنا ہوگا؟

سلیمان: (مسکرا کر) ہاں ضرور مل سکتی ہے اور تم کو بس وہی کام کرنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ اگر تم وہ کام کرلو گے تو تم کو بھی اللہ تعالیٰ جنت دیں گے۔ ان شاء اللہ!

مومو: کون سے کام؟

سلیمان: ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ اس کے لیے کلمہ پڑھنا ہوگا اور پھر نماز اور ہر کام مسلمانوں کے طریقے سے کرنے ہوں گے۔

مومو: مجھے پڑھاؤ گے۔ کیونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی ایسا ہی اچھا مسلمان بنوں جیسا میں نے تمہیں پایا اور جس کو جنت ملے گی۔

سلیمان: جی ضرور! (کلمہ شہادت پڑھاتا ہے)۔

استاد: پھر بچو! اب آپ ہمیں بتائیں اگر کوئی مسلمان نہ ہو تو اس کے ساتھ کیسا رویہ رکھنا ہے؟ احمد جیسا یا سلیمان جیسا؟ اور کیوں؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 10 خاندان

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :**
  - خاندان کی اہمیت اور ضرورت کو جان لے۔
  - اپنے خاندان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت سمجھے۔
  - صلہ رحمی کی اہمیت کے بارے میں جان سکے۔
- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے :**
  - خاندان
  - صلہ رحمی
- **سبق کا دورانیہ :** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، تنکے اور تنکوں کا گٹھا۔
- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - چونکہ اس سبق کی بہت سی باتوں کو اگلے اسباق میں مزید تفصیل سے کرایا جائے گا اس لیے استاد کو چاہیے کہ وہ اس سبق کی معلومات بچوں کو اچھی طرح ذہن نشین کروائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگلے دو اسباق بھی پڑھ لے تا کہ ان کو اسی وقت کروائے۔
  - اکثر خاندانوں میں صلہ رحمی سے کام نہیں لیا جاتا تو اس سبق کے ذریعے بچوں کو اس کی اہمیت بتائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

🗎 سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

🗎 بچو! آج ہم اپنا سبق شروع کرنے سے پہلے یہ یاد رکھیں گے کہ جب استاد بولے گی تو ہم خاموشی سے بات سنیں گے اور اگر کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا تو ہاتھ کھڑا کر کے اپنی باری آنے پر پوچھیں گے۔

🗎 بچو! ہم نے یہ پڑھا کہ ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ ہم نے یہ بھی پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے لیے خاتم النبیین اور رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔ (بچے اگر اس دہرائی کے درمیان اپنے پچھلے اسباق میں سے کچھ بولیں تو ان کو بھی موقع دیں)۔ پھر ہم نے یہ بھی پڑھا کہ مسلمان کی کیا پہچان ہے اور مسلمان کون کون سے کام کرتا ہے۔

🗎 بچو! آج ہم فیملی رخاندان کے بارے میں بات کریں گے۔ خاندان یا فیملی کیا ہوتی ہے؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔ ہم خود، ہمارے امی ابو اور ہمارے بہن بھائی پھر دادا دادی، نانا نانی، خالہ پھوپھو، چچا، تایا، ماموں اور بہت سے لوگ۔ ان سب کو ملا کر ہمارا خاندان بنتا ہے۔

بچوں کو چند جانوروں کے خاندان کی تصاویر دکھائیں اور اس پر بات کریں۔ پھر ایک انسان کے خاندان کی تصویر دکھا کر اس تصور کو واضح کریں۔(10.1)

🗎 بچو! ان سب خاندانوں میں آپ نے کیا دیکھا؟ ابو، امی، بچے۔ سب ایک دوسرے کا خیال رکھ رہے ہیں۔ اکٹھے رہ رہے ہیں۔

🗎 بچو! ایک خاندان تو وہ ہے جو ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے اور ہمارے بہت سے رشتہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہمارے خاندان کا حصہ ہوتے ہیں لیکن وہ ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں نہیں رہتے۔

🗎 بچو! خاندان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ کبھی آپ نے سوچا کہ ہمیں خاندان کی ضرورت کیوں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے خاندان کیوں بنائے ہیں؟ اکیلا ایک ایک آدمی بھی تو رہ سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے خاندان بنائے کیوں؟

اکثر بچوں کو خاندان سے دوست زیادہ اہم لگتے ہیں۔ بڑے بچے خاص طور پر یہ محسوس کرتے ہیں کہ خاندان کی وجہ سے ان پر بہت پابندیاں ہیں اور بہت سے کام وہ اپنے مرضی سے نہیں کر سکتے۔

🗎 اللہ تعالیٰ نے خاندان کو نعمت بنایا کہ خاندان سے ہمیں بہت سے فائدے ملتے ہیں۔ چلیں آج ہم ان کے بارے میں پڑھتے ہیں تا کہ اس نعمت کو جان لینے کے بعد ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کر سکیں۔(10.2)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خاندان کے فائدے:

ا۔محبت: بچو! ہر شخص کا دل چاہتا ہے کہ اس کو سب لوگ پسند کریں۔سب لوگ اس سے محبت کریں۔اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارا خاندان دیا۔اس میں وہ لوگ بھی ہیں جو ہمارے گھر میں رہتے ہیں اور وہ بھی جو ہمارے گھر میں نہیں رہتے ۔ یہ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔امی ابو آپ سب کا کتنا خیال رکھتے ہیں۔بہن بھائی کتنے پریشان ہوجاتے ہیں اگر آپ بیمار ہوجائیں۔باقی رشتہ دار جب ملتے ہیں تو پیار کرتے ہیں۔

۲۔خیال رکھنا: بچو! ہمیں اچھا لگتا ہے نا کہ کوئی ہمارا حال پوچھے، ہمارے کام کرے، ہماری مدد کرے؟ خاندان میں سب لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔کسی بڑے کو پانی چاہیے تو چھوٹے بھاگ بھاگ کر لاتے ہیں۔کسی چھوٹے کو کام میں مدد چاہیے تو بڑے لوگ جلدی سے مدد کر دیتے ہیں۔امی ابو ہمارے کھانے کا اور بیماری میں دوا اور آرام کا خیال رکھتے ہیں۔

۳۔ایک دوسرے کے مددگار: خاندان کی وجہ سے ہمیں بہت مدد ملتی ہے کہ کوئی بھی ضرورت ہو، مثلاً کام، بیماری، کوئی تنگ کرے، پیسے چاہیے ہوں، تو خاندان میں لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔کبھی کبھی ہم سوچتے ہیں کہ امی ابو گھر میں نہ ہوں، کوئی بھی نہ ہو تو کتنا مزا آئے گا۔چلو خوب ٹی وی دیکھیں گے آئس کریم کھائیں گے، جوس پئیں گے۔(بچوں کو ایسا مزا محسوس کروائیں)۔لیکن اگر کھا پی کر پیٹ میں درد ہونے لگے کیونکہ ہمارا جو دل چاہ رہا تھا ہم نے کھایا اور جتنا دل چاہ رہا تھا ہم نے کھایا اور اب کوئی بھی نہیں جو ہماری مدد کرے۔یا اگر کوئی گر گیا چوٹ لگ گئی، خون نکلنے لگا، تو آپ کی کچھ سمجھ میں نہیں آئے گا کہ کیا کریں امی بھی نہیں ہیں اور ابو بھی تو نہیں ہیں۔اب سب یاد آرہے ہیں (اداسی کے ساتھ کہیں) پہلے ان کے نہ ہونے سے کتنے خوش ہو رہے تھے۔

> پیٹ میں درد کے علاوہ کوئی اور مثال بھی دے سکتے ہیں مثلاً کانچ ہاتھ میں لگ گیا، قے آگئی یا رات ہوگئی اور اب ڈر لگ رہا ہے وغیرہ...

4۔بانٹنا: خاندان میں ایک دوسرے سے شیئر بھی آسانی سے کر لیتے ہیں۔جب ہمیں کوئی تکلیف ہو یا جب ہم خوش ہوں تو ان کو بتا سکیں۔خاندان سے دکھ سکھ بانٹنے کا جو مزا ہے، وہ کسی اور سے نہیں۔کبھی کبھی ہم سوچتے ہیں کہ یہ بہن بھائی نہ ہوں تو کتنا مزا آئے گا۔ان کی وجہ سے کبھی ڈانٹ بھی سننا پڑ جاتی ہے، چیزیں بھی بانٹنا پڑتی ہیں اور یہ ہماری شکایت بھی لگاتے ہیں۔ویسے بھی دوستوں کے ساتھ زیادہ مزا آتا ہے (بچوں کو اس بات کو محسوس کروائیں)۔لیکن دوست تو تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد چلا جائے گا۔اس کو ہر روز ہمارے گھر آنے کی اجازت بھی نہیں ملے گی۔پھر کیا کریں؟ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہن بھائی دیے جو ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔کوئی خوشی کا موقع ہو تو سب مل کر خوش ہوتے ہیں۔کوئی پریشانی ہو اور امی ابو، بہن بھائی ساتھ ہوں تو وہ ذرا کم ہو جاتی ہے۔(10.3)

📄 چلیں اب میں آپ کو ایک کہانی سناتی ہوں: ایک آدمی تھا۔اس کے تین بیٹے تھے جو ہر وقت آپس میں ہر بات پر اور ہر وقت

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لڑتے تھے۔ایک دوسرے کا خیال نہ رکھتے تھے اور نہ ہی ایک دوسرے کو اپنی کوئی چیز دیتے تھے۔یوں لگتا تھا کہ ان کو آپس میں ایک دوسرے سے بالکل محبت نہیں۔ وہ آدمی بہت پریشان رہتا تھا کہ کیا کروں۔ ہر روز کی شکایات سے وہ بھی تنگ آ چکا تھا۔ایک مرتبہ وہ آدمی بہت بیمار ہو گیا۔لیکن اس کے بیٹے اسی طرح آپس میں لڑتے رہتے۔اس شخص نے بہت سوچا کہ میں ان کو کیسے سمجھاؤں۔ پھر ایک دن اس نے ان کو بلایا اور کہنے لگا ”دیکھو یہ ایک ایک لکڑی لو اور اسے توڑ و“۔سب نے آسانی سے اپنی اپنی لکڑی توڑ دی۔ وہ سوچ رہے تھے کہ ان کے والد نے یہ کام کیوں کروایا؟ پھر اس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا منگوایا اور اس کو توڑنے کے لیے کہا۔اب سب نے بہت کوشش کی لیکن گٹھا نہیں ٹوٹا۔تو اس نے اپنے بیٹوں کو سمجھایا کہ ”دیکھو! اگر تم مل جل کر رہو گے تو اس گٹھے کی طرح تمہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا لیکن اگر تم اکیلے اکیلے ہوئے تو کوئی بھی آسانی سے تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے“۔

استاد بچوں سے عملی طور پر یہ سرگرمی کروائے۔اس کے لیے بچوں کو آئس کریم سٹکس یا بانس کی لکڑیوں کا بنڈل بنا دیں۔

- بچو! جب ہم ایک خاندان میں ہوتے ہیں، اپنے امی ابو بہن بھائی کے ساتھ تو ہم طاقت ور ہیں۔لیکن جب ہم اکیلے ہوتے ہیں تو ہم کمزور ہو جاتے ہیں۔
- بچو! اب میں آپ سے چند سوالات پوچھوں گی اور آپ مجھے بتائیں گے کہ ہمیں اس صورت حال میں کیا کرنا چاہیے:

یہاں تک بات کر کے خاندان کا تصور دوبارہ واضح کریں۔بچوں پر خاندان کی اہمیت مزید واضح کرنے کے لیے کچھ فرضی حالات (Situations) پیش کریں۔

1۔ فرض کریں آپ کے پاس کھلونا ہے۔آپ کا کزن بھی مانگ رہا ہے اور دوست بھی۔ دونوں اس سے کھیلنا چاہتے ہیں تو آپ کھلونا کس کو دیں گے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

جواب: آپ کزن کو دیں گے کیونکہ وہ آپ کے خاندان میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حق دوست سے پہلے رکھا ہے۔اسلام میں رشتوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔اگر کسی کو کوئی چیز دینی ہے تو وہ سب سے پہلے قریبی رشتہ دار کو دینی چاہیے۔اگر وہ ناراض ہے پھر بھی جب کچھ دینا ہے اسی کو دینا ہے۔رشتہ دار سے اگر کسی بات پر ناراضگی ہے تو اس کا حصہ کسی دوست کو نہیں دے سکتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”کسی مسکین پر خرچ کرنا (صرف) صدقہ ہے اور یہی صدقہ کسی رشتہ دار پر کیا جائے تو اس کا اجر و ثواب دگنا ہو جاتا ہے۔ ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا“ (سنن ابن ماجہ:1844)

2۔ آپ کے پاس تھوڑے سے پیسے ہیں۔آپ کا بھائی بھی مانگ رہا ہے اور کزن بھی۔ دونوں کو ضرورت ہے تو آپ کس کو دیں گے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

جواب: آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ کس کی ضرورت زیادہ ہے اور ویسے جو جتنا قریبی رشتہ دار ہے اس کا حق زیادہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بھائی کا حق کزن سے زیادہ رکھا ہے۔

ان مثالوں سے صلہ رحمی کا تصور واضح ہوگا۔

3۔ فرض کریں آپ کے پاس کھانے کے لیے کوئی چیز موجود ہے۔ آپ کی امی کی ایک بہت اچھی دوست اور ایک آپ کی خالہ، دونوں وہی چیز کھانا چاہ رہی ہیں تو آپ کس کو پہلے دیں گے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔

جواب: پہلے خالہ کو دیں گے۔ کیوں کہ وہ آپ کے خاندان سے ہیں۔

اگر بچے یہاں کہیں کہ امی کی دوست کو پہلے دیں گے کہ وہ مہمان ہیں۔ تو بچوں کو مہمان کی عزت کی اہمیت بھی واضح کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتانا ہے کہ رشتہ دار بھی اہم ہوتا ہے۔

بچو! اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں۔ اگر ہمارا کوئی رشتہ دار ناراض بھی ہو تو ہمیں ان سے اچھا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ '' وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ '' (بنی اسرائیل:26) '' ذوالقربا کو ان کا حق دو۔'' یعنی اپنے خاندان والوں کا خیال رکھنا ان کا حق ہے۔ ہم یہ نہیں کر سکتے کہ دل چاہے تو ان کا خیال کریں ورنہ نہ کریں۔ یا جو اچھا لگے اس کا حق تو ادا کر دیں اور جو پسند نہ ہو اس کا نہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ '' کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جاتا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔'' (صحیح البخاری:5991)

بچو! اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ اگر کوئی رشتہ دار ہم سے ناراض ہو تو ہم اس کو تنگ نہ کریں۔ اگر اس کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو لڑائی کے باوجود ہم اس کی مدد کر دیں۔ اگر کہیں اس کو ملیں تو سلام ضرور کریں۔ اگر کبھی اسے مشورے کی ضرورت ہو تو بھی ایسا ہی دیں گے جیسا کہ ہم اپنے لیے چاہتے ہیں۔

بچو! کبھی اگر ہمیں خاندان والے اچھے نہیں بھی لگتے تو بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر ان کا خیال رکھنا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے ہم جنت میں جا سکیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ '' مجھے کوئی ایسا عمل (کام) بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔'' اس پر لوگوں نے کہا '' اسے کیا ہو گیا ہے؟ '' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' اس کو ضرورت ہے اسی لیے پوچھ رہا ہے۔'' پھر فرمایا کہ '' تو صرف ایک اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کر، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔''
(صحیح البخاری: 1396)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق مانے اور تمام کام ایک مسلمان کی طرح کرے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرے، جس میں خاندان کا خیال رکھنا بھی آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ ان شاء اللہ!

بچو! ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے پیار کرتا ہے اس لیے اس نے ہماری حفاظت، خوشی اور ہماری ضروریات کے لیے ہمیں ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے تا کہ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان بنائے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس پر ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 11 والدین

- **مقاصد:** اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:
  - قرآن و حدیث کی روشنی میں والدین کی اہمیت کو سمجھ سکے۔
  - والدین سے متعلق اپنے حقوق و فرائض جان سکے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کے جائیں گے:**
  - حق
  - ذمہ داری
  - والدین

- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ

- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز ۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - اس سبق میں والدین کے ساتھ ساتھ دادا/ دادی اور باقی قریبی رشتہ داروں کے بارے میں بھی بتایا جائے، کیونکہ ہمارے معاشرے میں زیادہ تر لوگ اکٹھے رہتے ہیں اور ان رشتوں کی بھی اہمیت ہے۔(joint family system)۔
  - بچوں سے گھر کے تمام بزرگوں کی عزت کروانا ضروری ہے۔
  - اکثر بچے والدین کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان کے کسی حکم کو ماننا پسند کرتے ہیں۔اس سبق کے ذریعے بچوں کو احساس دلائیں کہ والدین پر یہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور والدین کا حکم ماننا دراصل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

- سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

- پچھلے سبق میں ہم نے کیا پڑھا تھا؟ کون بتائے گا؟ جو خاموش رہے گا اور جواب دینے کے لیے اپنا ہاتھ کھڑا کرے گا میں اسی سے پوچھوں گی۔ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔
- اچھا اب یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خاندان کیوں بنایا؟ (باری باری تمام بچوں سے پوچھیں)
  - ہمیں پیار ملتا ہے،
  - ہماری حفاظت ہوتی ہے،
  - ہمیں مدد ملتی ہے،
  - خوشی ملتی ہے،
  - اور ہم ہر چیز بانٹتے ہیں۔
- ہمیں تو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی بڑی نعمت دی ہے تاکہ ہم اس دنیا میں آرام اور سکون سے رہ سکیں۔ اچھا ذرا سوچ کر بتائیں کہ خاندان میں سب سے زیادہ اہم لوگ کون سے ہوتے ہیں؟ (بچوں سے پوچھیں) ۔والدین یعنی ہمارے ابو اور امی۔تو آج ہم اپنے خاندان کے سب سے اہم لوگوں کے بارے میں بات کریں گے یعنی والدین۔(11.1)
- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار ہمیں بتایا ہے کہ ہم اپنے ابو اور امی کی بات مانیں اور ان کا ادب کریں۔

قرآن مجید کی چند آیات کو نمایاں کر کے (highlight) بچوں کو دکھائیں اور بچوں سے پڑھوائیں۔

- وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا (النساء:٣٦)

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک واحسان (نیک برتاؤ) کرو۔''

- وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا (٢٣) وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا (٢٤) (الاسراء)

''تیرے رب نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تمہارے پاس دونوں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان دونوں کو اُف تک نہ کہو۔ اور نہ انہیں جھڑکو بلکہ اور ان سے بہت احترام والی بات

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کرو۔ نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ اے پروردگار ان دونوں پر ویسا رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔''

بچو! ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا ہے کہ ہم سب نے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے اور اپنے امی ابو دونوں کے ساتھ بہت ہی اچھے طریقے سے پیش آنا ہے۔ ان کے آگے اونچی آواز سے بات نہیں کرنی بلکہ بہت آرام سے بات کرنی ہے اور ان کے لیے دعا بھی کرنی ہے۔ کون سی دعا؟ جو قرآن مجید میں موجود ہے اور حضرت محمد ﷺ نے ہمیں سکھائی ہے:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (الاسراء:24)

بچو! امی اپنے بچوں سے اس قدر پیار کرتی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو بھول جاتی ہیں۔ اگر بچہ بیمار ہو تو خیال بھی رکھتی ہیں۔ کئی بار ساری ساری رات جاگتی ہیں۔ دعائیں بھی بہت کرتی ہیں۔ امی تھکی ہوئی بھی ہوں اور بچوں کو بھوک لگے تو وہ فوراً اپنا آرام چھوڑ کر باورچی خانے میں جاتی ہیں اور کھانا بناتی ہیں۔ اگر کوئی بچے کو تنگ کرے یا مارنے لگے تو اس کو بچاتی ہیں۔ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ تمام کام کرتی ہیں: نہلانا، کپڑے بدلنا، کھانا کھلانا، آپ کو صاف ستھرا رکھنا، کمرے میں کھلونے اور باقی چیزیں سمیٹ کر رکھنا۔

والدین کے تمام فرائض کو واضح کرنے کے لیے ایک گڑیا کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ''میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟'' جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہاری والدہ (حسنِ سلوک کی زیادہ مستحق ہے)''۔ اس نے پوچھا ''پھر کون۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہاری والدہ۔'' اس نے پوچھا ''اس کے بعد۔'' آپ ﷺ نے پھر فرمایا ''تمہاری والدہ۔'' چوتھی بار سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''پھر تمہارا باپ۔'' (صحیح البخاری:5971)

بچو! یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امی کے کام زیادہ رکھے ہیں۔ تو کیا ابو کچھ نہیں کرتے؟ ابو بھی بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن ابو کو گھر سے باہر کے کام زیادہ کرنے ہوتے ہیں۔ ابو آفس جاتے ہیں، وہاں خوب کام کرتے ہیں۔ بچوں کے لیے کھلونے لاتے ہیں۔ کھانے پینے کا سامان لاتے ہیں۔ کہانیاں سناتے ہیں۔ اگر بچہ بیمار ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتے ہیں۔ چھٹی والے دن سیر کے لیے پارک لے کر جاتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ امی اور ابو کی ہر بات ماننا ہے کیوں کہ ہمارے لیے دونوں بہت ضروری ہیں۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے اپنے فوراً بعد والدین کا حق رکھا ہے کیونکہ ہمارا ان سے خون کا رشتہ ہے۔ (11.2)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا :''جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز (لمبی) ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری:5986)

خون کے رشتوں کی مزید وضاحت کریں۔اس میں بچوں کو سائنسی معلومات مثلاً خون کے گروپ وغیرہ کے بارے میں بھی بتایا جا سکتا ہے۔ یا کسی بچے سے کہا جا سکتا ہے کہ مزید تحقیق کر کے خون کے بارے میں ساری کلاس یا گروپ کو معلومات دے۔

جس طرح ہم اپنے امی ابو کی بات مانتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنے دادا، دادی اور نانا ، نانی کی بھی عزت کرنی چاہیئے۔ بچو! ہمیں ان کا خیال کیوں رکھنا ہے؟ کیونکہ وہ ہمارے امی ابو کے امی ابو ہیں اور جو حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے والدین کے لیے دیا ہے، وہی حکم اللہ تعالیٰ نے ہمارے والدین کو ان کے امی ابو کے لیے بھی دیا ہے۔ ہمارے والدین اور ہم سب مل کر ان کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سب سے کتنا خوش ہوگا۔(11.3)

بچو! اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ امی ابو کتنے اہم ہیں۔ ہمیں یہ کس نے بتایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے والدین ہمارے لیے کیا کچھ کرتے ہیں اور ہمیں ان کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ اور بچو! ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ ان کاموں کا فیصلہ ہم خود نہیں کر سکتے بلکہ جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا ہے یا پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنت سے معلوم ہوا ہے۔

بچوں کو حقوق و فرائض کا ٹیبل دکھا کر ہر بات کو واضح کریں۔

ہمارے والدین ہمارے لیے کیا کرتے ہیں؟ (ہمارے حقوق)	ہمیں اپنے والدین کے لیے کیا کرنا چاہیئے؟ (ہماری ذمہ داریاں)
۱) اچھا سا نام رکھتے ہیں۔ ۲) پیار کرتے ہیں۔ ۳) ہمارا خیال کرتے ہیں۔ ۴) ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔ ۵) ہمارے لیے کھانا کپڑے اور رہنے کے لیے اچھے سے گھر کا انتظام کرتے ہیں۔	۱) عزت کرنی ہے۔ ۲) والدین کی بات ماننی ہے۔ ۳) ان کے ساتھ مہربان ہونا ہے۔ ۴) جو چیزیں ہمارے والدین ہمیں دیتے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ ۵) ان کو خوش رکھنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

وضاحت:

والدین کی ذمہ داریاں

1۔ نام رکھنا: سب بچوں سے باری باری نام پوچھیں اور تعریف کے انداز میں بتائیں کہ ان کے امی ابو نے کتنے پیار اور شوق سے ان کا یہ نام رکھا ہوگا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے اپنا نام پسند نہیں تو اس کو احساس دلائیں کہ والدین کتنی محنت سے یہ کام کرتے ہیں۔ کچھ بچے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کا نام خاندان کے کسی اور فرد نے رکھا ہے۔ اس پر بھی ان کو احساس دلائیں کہ یہ کام ان کے والدین نے خاندان کے افراد کی مدد سے کیا۔ (11.4)

2۔ پیار کرنا: چند مثالیں دے کر سمجھائیں۔ مثلاً جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو امی کیسے اس کا خیال رکھتی ہیں اور اس کی ہر طرح کی گندگی بھی صاف کرتی ہیں۔ بچوں کو یہ بھی سمجھائیں کہ جب والدین ڈانٹتے ہیں تو وہ بھی ان کے پیار کی وجہ سے ہوتا ہے۔ انھیں ہماری فکر ہوتی ہے کہ ہمیں کسی غلط کام سے نقصان نہ پہنچ جائے۔ بچوں سے بھی پوچھیں کہ انھیں کب یہ محسوس ہوتا ہے اور والدین کے کس کام سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ان سے پیار کر رہے ہیں۔

3 ۔ خیال رکھنا: بچوں پر واضح کریں کہ جب والدین بچوں کو کسی کام سے روکتے ہیں، رات کو جلدی سونے کے لیے کہتے ہیں، سبق یاد کرنے کے لیے دیتے ہیں، کھانے میں احتیاط کرواتے ہیں، تو یہ سب دراصل خیال رکھنے میں آتا ہے۔

4 ۔ تعلیم دینا اور دلوانا: یہ بات سمجھاتے وقت یاد رکھیں کہ بعض بچے پڑھائی سے کتنا چڑتے ہیں اور کئی بار والدین کو صرف اس لیے ناپسند کرتے ہیں کہ وہ پڑھنے کے لیے کہتے رہتے ہیں۔ بچوں پر یہ واضح کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ تعلیم دینا اور دلوانا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو ان کے والدین پورا کر رہے ہیں۔

5۔ ضروریات کا انتظام: والدین کی جو محنت اور توجہ بچوں کی ضروریات پورا کرنے پر لگتی ہیں ان کا احساس دلائیں۔ موسم کے لحاظ سے کپڑے جوتے، بستر کا خیال، کتابیں، وقت پر پہنچانے کا انتظام، بیماری میں ڈاکٹر کے پاس لے جانا، دوا لا کر دینا وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام حقوق و فرائض کو ایک خاکہ کی شکل میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچوں کی ذمہ داریاں

1۔ عزت کرنا: یہ کیوں ضروری ہے اور کس طرح والدین کی عزت کی جائے گی، اس پر تفصیل سے بات کریں۔ ان سے زیادہ اس دنیا میں بچوں کا خیر خواہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

2۔ والدین کی بات ماننا: بچوں کو اس بات کا احساس دلانا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی ہر بات مانی جائے۔ چھوٹی چھوٹی مثالوں سے واضح کریں۔ بچوں سے بھی پوچھیں کہ ان کے امی ابو انھیں کون کون سے کام کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ پھر انھیں بتائیں کہ اگر وہ تمام کام اسی طرح کریں گے جیسا کہ ان کے والدین کہتے ہیں تو اس سے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کو راضی کریں گے۔

3۔والدین پر مہربان ہونا: اس کو عملی مثالوں سے سمجھائیں۔ مثلاً ان کی آمد پر اٹھ کر انھیں جگہ دینا، انھیں سلام میں پہل کرنا، ان سے آہستہ آواز میں بات کرنا وغیرہ۔

4۔شکر گزاری: اس شکر کا اظہار کیسے ہوگا؟ ان چیزوں کو خوشی اور اچھے طریقے سے استعمال کر کے جو والدین انھیں لے کر دیں۔ اس میں بچوں سے ان چیزوں کی فہرست بنوائیں جو ان کے والدین انھیں دیتے ہیں اور پھر ان سے پوچھیں کہ وہ ان چیزوں کو کیسے استعمال کرتے ہیں اور کیسے سنبھالتے ہیں۔

5۔والدین کو خوش رکھنا: بچوں کو اس کام کے دو پہلو دکھائیں۔ ایک خوش کرنے کا طریقہ تو ان کی عزت کرنا، ان کی بات ماننا، ان پر مہربانی کرنا اور ان کی شکر گزاری ہے۔ اس کے علاوہ امی ابو کے خاندان والے یعنی ان کے والدین، رشتہ داروں اور ان کے دوستوں کا خیال رکھنا ہے۔ والدین کو خوش رکھنے کا دوسرا طریقہ ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، مثلاً وقت پر کھانا دینا، ان کا بستر ٹھیک کرنا، انھیں پانی پلانا، ان کے کپڑوں کا خیال رکھنا، ان کا کمرا، الماریاں ٹھیک کرنا شامل ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

> چند بچے ایسے گھرانوں سے بھی آسکتے ہیں جن کے والد یا والدہ نہ ہوں۔ اس سبق میں اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ جہاں بچے والدین کی نعمت کی قدر کریں وہاں اگر کوئی کمی ہے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں۔

- بچو! آپ کو یاد ہے نا کہ رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ ﷺ کے ابو فوت ہو چکے تھے اور ابھی وہ بہت چھوٹے تھے کہ امی بھی فوت ہو گئیں۔ اس کے بعد پہلے آپ ﷺ کے دادا اور پھر چچا نے آپ ﷺ کا خیال رکھا۔
- بچو! جب امی ابو ہمارا اتنا خیال رکھتے ہیں تو پھر وہ کبھی کبھی ہمیں ڈانٹ بھی دیتے ہیں۔ کبھی وہ ہمیں کسی کام کے کرنے سے منع بھی کرتے ہیں۔ وہ ہوم ورک کرنے، رات کو جلدی سونے اور نماز کے وقت نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ یہ ہمیں بالکل اچھا نہیں لگتا کہ امی تو ہر وقت یہی کہتی ہیں، ابو مجھے ڈانٹ کیوں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے والدین کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو جنت میں لے جانے کے لیے تیار کریں۔ ان کی اس کے مطابق تربیت کریں اور ہمارے امی ابو کا دل چاہتا ہے کہ ہم جنت میں جائیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانیں۔ اس لیے وہ ہر وقت ہمیں ایسے کام کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ ہمیں ان کی باتوں پر غصہ نہیں آنا چاہیے۔ وہ تو ہم سے بہت پیار کرتے ہیں، ہمارے لیے وہ کس قدر محنت کرتے ہیں۔ ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں اس لیے ہمیں ہر وقت انھیں خوش رکھنا ہے ان کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ ان کی ہر بات ماننی چاہیے کیونکہ انھیں پتا ہوتا ہے کہ ہمارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا۔
- چلیں والدین کے لیے ایک بار پھر دعا کرتے ہیں: رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا

سبق نمبر 12 بہن بھائی

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- بہن بھائی ہونے کے حوالے سے اپنی ذمہ داری کو سمجھ سکے۔
- رشتوں کی اہمیت کو جان سکے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- بہن بھائی

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز ۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- ہمارے معاشرے میں عموماً والدین بچوں کا آپس میں موازنہ کر کے ان کے آپس کے تعلقات میں بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔ اس سبق کے ذریعے استاد بہن بھائی کے رشتے کو مضبوط کریں۔
- حضرت یوسف کا واقعہ بچوں کو سنا کر ان سے اس کا تجزیہ کروائیں کہ بہن بھائیوں کے تعلقات کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔
- والدین کو بچوں میں رقابت (Sibling Rivalry) پر رہنمائی مہیا کریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمد للہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ پچھلی کلاس میں ہم نے کیا پڑھا تھا؟ کون بتائے گا؟ اور جو جواب کے لیے ہاتھ کھڑا کرے گا اور خاموش رہے گا میں اسی سے ہی پوچھوں گی۔ جی! والدین کے بارے میں پڑھا تھا۔ اچھا یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعد سب سے زیادہ کس کا حق رکھا ہے؟ کیوں؟

بچو! اب ہم اپنا سبق شروع کرتے ہیں اور مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ آپ سب بہت اچھی طرح بیٹھتے ہیں۔ چلیں ذرا سب دوبارہ چیک کرلیں کہ ہمیں کس طرح بیٹھنا چاہیے۔

بچو! جب ہم چھوٹے ہوتے ہیں تو امی ہمیں دودھ پلاتی، کھانا کھلاتی اور ہمیں صاف ستھرا رکھتی ہیں اور ابو ہمارے لیے کتنی محنت کرتے ہیں۔ ہر روز آفس کام پر جاتے ہیں پھر ان کو پیسے ملتے ہیں جس سے ہم چیزیں خریدتے ہیں وہ دونوں ہمارا اتنا زیادہ خیال رکھتے ہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمیں بھی ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے، ان کی ہر بات ماننی ہے، ان کے کام کرنے ہیں۔ ان کے کاموں میں مدد کرنی ہے، کاموں کو بڑھانا نہیں ہے، کھانے کے دوران یہ خواہش نہ کریں کہ اچھی چیز صرف خود کھائیں بلکہ اچھی چیزیں والدین کو دینے کی کوشش کریں۔

بچو! جو لوگ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرتے ہیں تو وہ بھاگ بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے کام کرتے ہیں۔ ابو امی سے محبت کرنے اور ان کی بات ماننے سے بھی اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ خوش ہوگا تو آپ کو کیا دے گا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جنت۔ ان شاء اللہ!

اچھا بچو! گھر میں ابو امی کے بعد ہمارا ملنا جلنا، بات چیت، اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب کا موقع دیں)۔ ہمارے بہن بھائی۔ یہ بھی ہمارے خاندان کا حصہ ہیں۔ ان سے بھی ہمارا خون کا رشتہ ہوتا ہے۔ ہمارا اور ان کا خون ایک ہے۔ بہن، بھائیوں کی شکلیں بھی آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ ایک خاندان کے بہن بھائیوں کے امی ابو بھی مشترکہ ہوتے ہیں اس لیے بہن بھائیوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیئے۔(12.1)

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لیے کلاس میں سے چند بہن بھائی کو اکٹھا کھڑا کریں اور بچوں سے پوچھیں کہ ان کی شکلوں میں کیا مماثلت ہے۔ اپنے گروپ کے بچوں سے ان کے بہن بھائی کے بارے میں پوچھیں۔

سب سے مزے کی بات یہ کہ ہمارے بہن بھائی ہمارے لیے ہمارے ہی گھر میں ہمارے خاص دوست ہوتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ جب بھی فارغ ہوں تو کھیل سکتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ وقت ہمارے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ تو اس طرح ہم سب ایک ٹیم کی طرح ہو

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہو جاتے ہیں۔ جب ہم آپس میں پیار اور محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں تو پھر بہت مزہ آتا ہے۔ (12.2)

> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' (صحیح البخاری:13)

مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگوں کو کہانیاں بہت اچھی لگتی ہیں۔ چلیں آپ کو ایک بہت اچھا قصہ سناتی ہوں۔ غور سے سنیے گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک نبی تھے۔ ان کے گیارہ بھائی تھے۔ ان کے ابو بھی نبی تھے، حضرت یعقوب علیہ السلام۔ نبی کون ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب کا موقع دیں)۔ جس کو اللہ تعالیٰ چنتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سب لوگوں تک پہنچائے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت پیار کرتے تھے کیونکہ وہ اپنے ابو کی بات مانتے تھے اور وہ بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ جو بچے اپنے ابو امی اور گھر والوں سے اچھے طریقے سے پیش آئیں تو ان سے تو سبھی پیار کرتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو یہ بات اچھی نہیں لگتی تھی۔ وہ ان سے حسد کرتے تھے۔ ان کے بھائیوں نے منصوبہ بنایا اور کھیلنے کے بہانے اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کو باہر لے گئے اور انہیں ایک کنوئیں میں پھینک دیا۔ (12.3)

حضرت یوسف کنوئیں میں پریشان تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے ان کو تسلی دی۔ پھر کیا ہوا! ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ ان کو پینے کے لیے پانی چاہیے تھا۔ وہ پانی نکالنے لگے تو حضرت یوسف علیہ السلام باہر نکل آئے۔ اس طرح قافلے کے لوگوں نے ان کو کنویں سے باہر نکالا۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے ابو اور بھائیوں کو بہت یاد کرتے تھے اور یعقوب علیہ السلام تو یوسف علیہ السلام کو اتنا یاد کرتے تھے کہ رو رو کر وہ نابینا ہو گئے تھے۔ اس طرح بہت سال گزر گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام دوسرے ملک میں پہنچ گئے تھے جس کا نام مصر تھا۔ وہاں پر کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہ بنا دیا۔ کچھ سالوں کے بعد ان کے بھائی کھانے پینے کی چیزیں لینے وہاں پہنچے۔ یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور بہت خوش ہوئے۔

بچو! وہ تو اس وقت بادشاہ تھے۔ وہ اپنے بھائیوں سے بدلہ لے سکتے تھے لیکن انہوں نے کوئی شکایت نہ کی۔ ان کو اپنے بھائیوں سے بہت محبت تھی انہوں نے اپنے بھائیوں اور اپنے ابو کو اپنے پاس بلا لیا تاکہ وہ آرام سے رہیں۔ بچو! آپ نے دیکھا کہ یوسف علیہ السلام کتنے نرم دل اور کتنے اچھے تھے۔ وہ اپنے بھائیوں کا کتنا خیال رکھتے تھے۔

> اس کہانی کی چند تفصیلات کو چھوڑ کر بھائیوں کے تعلق اور حضرت یوسف علیہ السلام کے عفو درگزر پر فوکس کیا جائے۔

ہمارے گھروں میں بھی تو ہمارے بہن بھائی ہیں۔ تو جب ہم اپنے بہن بھائیوں کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہو گا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اگر ہم گھر میں بڑے ہیں تو ہم اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے کیسا سلوک کریں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ (12.4)

- چھوٹے بہن بھائیوں سے پیار سے بات کریں۔ انھیں زور سے ڈانٹنا اور مارنا تو بالکل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑا بنایا ہے ہمیں صبر اور محبت کے ساتھ ان کا خیال رکھنا ہے۔
- وہ کبھی کبھار ہماری چیزیں بھی خراب کر سکتے ہیں لیکن ہمیں اپنی چیزوں کی خود حفاظت کرنا چاہیئے اور ان کو بھی پیار سے سمجھانا چاہیے۔
- امی گھر کے کاموں میں بہت زیادہ مصروف ہوں تو اپنے چھوٹے بہن بھائی کے ساتھ کھیل کر انھیں مصروف رکھیں تاکہ وہ امی کو کام کے دوران پریشان نہ کریں۔
- ہم اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو اچھی اچھی عادتیں سکھا سکتے ہیں۔ اچھی عادتیں کون سی ہوتی ہیں؟ حضرت محمد ﷺ کی پیاری پیاری سنتیں، اچھے اچھے کام۔ اگر ہم انھیں کسی سنت پر عمل کرنا سکھائیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے اور ان سے بھی کتنا خوش ہوگا۔ ہم انھیں کھانے کے وقت کی دعا، باتھ روم جانے اور آنے کی دعائیں، سونے اور جاگنے کی دعائیں سکھا سکتے ہیں۔

ان مثالوں کی بنیاد تقویٰ پر رکھیں۔ یہ دعائیں سکھائیں تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور اجر کی توقع رکھیں۔

اچھا یہ بتائیں کہ اگر ہمارے بہن بھائی ہم سے بڑے ہیں تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (12.5)
(بچوں کو سوچ کر جواب دینے کا موقع دیں)۔

- اپنے بڑے بہن بھائیوں کی عزت کرنی چاہیے۔ اگر وہ ہمیں کوئی اچھی بات بتائیں تو ہمیں ان کی بات سننا اور ماننا بھی چاہیے۔ ان سے بہت ہی ادب سے بات کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بہن بھائی پر وہی حق ہے جو باپ کا اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔'' (بیہقی:) یعنی جو عزت ہم اپنے ابو کو دیتے ہیں، وہ ہمیں اپنے بڑے بہن بھائی کو دینی ہے۔
- اگر وہ باہر سے کوئی سامان وغیرہ لا رہے ہوں تو ان کے ہاتھ سے سامان پکڑ لیں اور ان کی مدد کریں۔
- اگر وہ سکول یا کالج سے تھکے ہوئے گھر واپس آئے تو ان کو پانی لا کر دیں اور بیٹھنے کے لیے جگہ بھی دیں۔
- ہمیں اپنے بڑے بہن بھائیوں سے ان کی اچھی اچھی عادتیں سیکھنی چاہئیں۔ جب وہ سنت کے مطابق عمل کریں تو ہمیں بھی خوشی سے سیکھنا ہے۔ وہ نماز پڑھیں تو ان کے ساتھ ہم بھی نماز پڑھیں، مسواک کرنا، امی ابو کی مدد کرنا، دعائیں یاد کرنا، اگر وہ ہوم ورک کرائیں تو دل لگا کر کام کرنا۔

ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے فرمایا: ''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔'' (سنن الترمذی: 1919)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس کا مطلب ہے کہ اپنے بڑے بہن بھائیوں کی عزت کرنا اور چھوٹے بہن بھائیوں سے پیار سے پیش آنا مسلمان ہونے کی نشانی ہے اور ایسا کرنا سنت پر عمل کرنا ہے اور ہم سب کو ہر حال میں سنت کی پیروی کرنی ہے۔ اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو گا اور جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو وہ کہاں جائیں گے؟ جنت میں ان شاء اللہ!

بچو! جو اپنے خاندان کا خیال نہیں رکھتے تو پھر اس خاندان میں لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ ہم نے یہ خیال اس لیے رکھنا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

بچو! ہر گھر میں بڑے چھوٹے بہن بھائی ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک، کوئی بھی کام کو اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔

یہاں ہر بچے سے پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ کون سا کام اچھی طرح کر سکتے ہیں؟ اور ان کو عملی مثالوں کے ذریعے سکھایا جائے کہ اپنی کسی بھی خوبی سے وہ اپنے بہن بھائی کا کیسے خیال رکھ سکتے ہیں۔ (12.6)

چند عملی مثالیں:

1۔ چھوٹا بھائی کمرے میں آیا۔ اس نے دیکھا کہ بڑے بھائی کی کاپی اور پنسل پڑی ہوئی ہے۔ اس کو وہ بہت اچھی لگیں اور اس نے جلدی سے ان کو اٹھا لیا۔ اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ان کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔ پہلے تو اٹھانا ہی نہیں چاہیے تھا لیکن اگر اٹھا لیا تو اسے واپس اپنے بھائی کو دے دیا صحیح جگہ سنبھال کر رکھ دے۔

2۔ چھوٹی بہن نے بڑی آپی کی کتاب بھی خراب کر دی اور کھلونا بھی توڑ دیا۔ اب آپی کو بہت غصہ آیا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بڑی بہن چھوٹی بہن کو معاف کر دے۔ اس کو پیار سے سمجھائے کہ بڑوں کی چیزیں ان کی اجازت کے بعد لیتے ہیں۔ پھر ان کو سنبھال کر بھی رکھتے ہیں۔

3۔ چھوٹا بھائی بہت زیادہ رو رہا ہے۔ اس کو چوٹ لگ گئی۔ بڑے بھائی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: فوراً امی یا ابو کو بتانا چاہیے۔ اس کو پانی پلائیں۔ اس کے لیے دعا کریں۔ اس کو پیار کریں اور اس کی تکلیف پر خوش نہ ہوں۔

4۔ چھوٹا بھائی جب دیکھتا ہے کہ بڑا بھائی کزن کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کا بھی دل چاہتا ہے۔ بڑے بھائی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سب مل کر کھیلیں گے اور زیادہ مزہ آئے گا۔

5۔ بڑی بہن کزن کے ساتھ مل کر کہانی پڑھ رہی ہے۔ چھوٹی بہن کہتی ہے کہ مجھے بھی سنائیں۔ کزن کہتی ہے کہ بھاگ جاؤ۔ آپا کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: چھوٹی بہن کو ساتھ بٹھا کر کہانی سنانا چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 13 ہمارے جذبات

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- اپنے جذبات کا صحیح اظہار کر سکے۔
- مسلمان ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکے۔
- قناعت کے تصور کو جان سکے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- جذبات
- شکر
- حسد

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ		**تپلی تماشہ:** 15 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز، تپلی، سلاد، کھانے کا سامان، چپس۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ بچوں کو ان کے جذبات کا صحیح اظہار سکھانا ہے۔
- بچوں کو ایک بار دہرائی کرالیں کہ اچھے اور برے جذبات میں کس طرح کا رویہ رکھنا ہے۔
- ان تمام جذبات کو نہایت آسان الفاظ میں بچوں کو واضح کریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

📄 سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ کس نے اپنے بہن بھائی کا خیال رکھا؟ ان کے ساتھ کیا کیا شیئر کیا؟ کیا ان کی غلطیوں پر ان کو معاف کیا؟

📄 آج ہم ایک نئی اور اہم بات کے بارے میں پڑھیں گے۔

اب بچوں کو کچھ جانوروں کی تصویریں دکھائیں۔ پھر مختلف جذبات کو ان تصویروں کے ذریعے بتائیں۔ (13.1)

📄 بچو! جب کوئی کسی جانور کو تنگ کرتا ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟ مثلاً کتا۔ (بچوں کو بتانے دیں)۔ وہ زور سے بھونکتا ہے اور کاٹنے کے لیے بھاگتا ہے۔ جب گدھے کو کوئی چھیڑتا ہے تو گدھا زور زور سے چیختا ہے۔ (اسی طرح ایک دو جانوروں کا اور بتائیں)۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟ کیا ایسا کرنا اچھا لگ رہا ہے؟ یہاں ہر جانور اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

📄 بچو! جب ہم کچھ محسوس کرتے ہیں تو اس طرح کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ جذبات کیا ہوتے ہیں؟ خوشی غمی، شکر ناشکری، غصہ، حسد، لالچ وغیرہ۔ ان کو ہم جذبات کہتے ہیں۔ جذبات ہمارے احساسات ہوتے ہیں جو ہم کسی بھی موقع پر دل میں محسوس کرتے اور پھر ان کو ظاہر کرتے ہیں۔ (13.2)

📄 بچو! اگر انسان کو کوئی تنگ کرے تو وہ کیا کرتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ صبر کرتا ہے، غصہ کنٹرول کرتا ہے۔ وہ کیوں ایسا کرتا ہے؟ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے اور اگر وہ مسلمان ہے تو وہ یہ بات یاد رکھتا ہے کہ وہ امن پسند ہے اور ہر کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق کرتا ہے۔

📄 بچو! الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسلمان بنایا۔ تو ہمارا کام ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں عقل اور سمجھ بوجھ دی۔ اس لیے ہم نے جانوروں کی طرح کا رویہ نہیں رکھنا۔ ہم نے کسی بھی معاملے میں وہ کام نہیں کرنے جو جانور کرتے ہیں۔

📄 جانور کیا کیا کرتے ہیں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ چیختے ہیں، چلاتے ہیں، اپنی چیز کسی سے شیئر نہیں کرتے، صفائی کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ بچو! جانور اس لیے ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس عقل نہیں ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان کو کوئی گناہ بھی نہیں دے گا۔ لیکن ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے۔ اس لیے اگر ہم جانوروں کی طرح کا رویہ اپنائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے ضرور ناراض ہوگا۔

📄 بچو! مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسانی رکھی ہے کہ ہر بات کے لیے ہمیں طریقہ سکھایا ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کریں تو آسانی سے وہ کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً غصہ آئے تو کیا کرنا ہے، شیئر کیسے کرنا ہے اور اگر کوئی ہم سے نہ شیئر کرے تو کیا

کرے تو کیا کرنا ہے؟ بولنے کا طریقہ کیا ہے؟ انسان ہمیشہ جانور سے مختلف انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے ہمیں سوچنے سمجھنے کے لیے دماغ دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے جانوروں سے مختلف بنایا ہے۔لیکن اگر ہم جانوروں کی طرح بہت سے کام کریں تو پھر ہم میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہ رہے گا۔
- تو جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں سے اتنا بہتر بنایا ہے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔جی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ (13.3)
- شکر کس بات کا ادا کرنا ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں مسلمان بنایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمارا جسم بنایا ہے ہاتھ پاؤں بنائے ہیں اور پھر ہمیں دماغ دیا کہ ہم سوچ سمجھ کر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں والدین دیے۔ وہ ہمارا خیال رکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ ﷺ کے قدم (یا کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آ جاتا، یعنی پاؤں سوج جاتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا تو فرماتے ”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں“۔ (مختصر بخاری: 595)

بچوں کو یہ حدیث سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اہمیت کا احساس دلائیں اور ہر بچے سے چند نعمتوں کے بارے میں پوچھیں۔

- تو بچو! جب رسول اللہ ﷺ یہ خواہش رکھتے تھے کہ وہ شکر گزار بنیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (بچوں سے جواب لیں)۔
- پتہ ہے بچو! اللہ تعالیٰ نے اپنا شکر ادا کرنے کے بعد سب سے زیادہ کس کا شکر ادا کرنے کو کہا ہے؟ (بچوں کے جواب کا انتظار کریں)۔اپنے والدین کا۔

ایک مرتبہ پھر بچوں کو واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں سے بہتر بنایا ہے اور اپنی بہت سی نعمتیں ہمیں دی ہیں۔اچھی طرح موازنہ کریں کہ بات سمجھ میں آ جائے۔

- ہم والدین کے کیسے شکر گزار بنیں؟

1۔ ایک بچے نے کہا کہ ”میں امی سے نہیں بولتا۔ وہ مجھے ہر وقت کھانا کھانے کو کہتی ہیں۔ مجھے اسکول کا کام کرواتی ہیں۔ مجھے روز نہانے کو کہتی ہیں۔ میرا دل نہیں چاہتا۔ میں ان سے ناراض ہوں۔ جب میرا دل چاہے تو ان کی بات بھی نہیں مانتا“۔

2۔ دوسرے بچے نے کہا کہ ”میں امی کی ہر بات مانتا ہوں۔ وہ میرا بہت خیال رکھتی ہیں۔ مجھے جو کھانا کھانے کو کہتی ہیں، میں کھاتا ہوں۔ مجھے اسکول کا کام کرواتی ہیں۔ مجھے روز نہلا کر صاف ستھرے کپڑے پہناتی ہیں۔ مجھے امی سے بہت پیار ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی ان کے لیے کچھ کروں“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو! ان میں سے کون سا بچہ اپنے امی ابو سے پیار کرتا ہے؟ کون اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سی نعمتیں دی ہیں اور ان پر ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔

والدین والے سبق کے اہم نکات دہرائیں کہ کس طرح ہم چھوٹے ہوتے ہیں وہ ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ ہر تکلیف سے بچاتے ہیں، ہر وقت ہماری مدد کرتے ہیں۔

کبھی کبھی ہم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کے لیے بہت دعا مانگتے ہیں لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول نہیں کر رہا۔ اسی طرح کبھی کبھار ابو امی سے ہم کسی چیز کی فرمائش کرتے ہیں لیکن وہ ہماری فرمائش پوری نہیں کرتے۔ اس کا کیا مطلب ہے وہ ہم سے محبت نہیں کرتے؟ کیا اللہ تعالیٰ ہماری دعا نہیں سنتا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

نہیں! اصل بات یہ ہے کہ وہ چیز ہمارے لیے اچھی نہیں ہوتی اس لیے ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تو الخالق اور الرازق ہے۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ہمارے لیے کیا بہتر ہے اور وہ ہمیں وہی دیتا ہے جو ہمارے لیے اچھا ہے۔ ہم نے اس وقت ناشکری نہیں کرنی۔ بچو! ہم ناشکری کیسے کرتے ہیں؟ (بچوں کو بتانے دیں)۔ کبھی اس چیز کا غلط استعمال کر کے اور کبھی رو کر اور کبھی اس چیز کو خراب کر کے۔ بلکہ یہ سوچنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ دیا جو ہمارے لیے بہتر ہے۔ ویسے بھی اس دنیا میں ہم کم وقت کے لیے ہیں اصل گھر تو ہمارا دوسری دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (13.3)

یہاں قناعت کی بات ہو رہی ہے۔ استاد کو یہ بات یاد رکھنی ہے کہ بچے اکثر باقی لوگوں کی چیزیں دیکھ کر لالچ میں مبتلا ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ ان کو بھی مل جائے۔

اگر ہم وہ کام کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور جو سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ہوں گے تو اس پر اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ ہمیں جنت دے گا۔ جنت، ہی ہمارا اصلی گھر ہوگا۔

جنت کے بارے میں کوئی بھی حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ وہ اس کو ملے گی، بس ہم ایک اچھی امید ضرور رکھ سکتے ہیں۔

اگر ہمیں کسی کی کوئی چیز اچھی لگتی ہے تو اس کے لیے دل میں کوئی برا احساس نہیں لانا۔ اس سے حسد نہیں کرنا کہ یہ چیز اس کے پاس کیوں ہے؟ میرے پاس کیوں نہیں ہے؟ اس سے بھی یہ چیز چھن جائے۔ ہمیں جو کچھ بھی چاہیے ہم نے اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔ اپنے لیے بھی اچھا مانگنا ہے اور دوسروں کے لیے بھی اچھا مانگنا ہے۔

حسد کے بارے میں بتاتے وقت ایسے تاثرات چہرے پر لائیں کہ بچوں کو اندازہ ہو جائے کہ وہ کب حسد کرتے ہیں۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بہت سارا پیسہ دیا۔ بہت ساری اچھی چیزیں دیں۔ ان کے پاس بڑا سا گھر تھا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بہت سے نوکر تھے اور وہ خوب مزے سے رہتے لیکن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ پتا ہے بچو! پھر کیا ہوا؟ (واقعہ کو خوب واضح کر کے سنائیں)۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے سارا کچھ واپس لے لیا۔ سب اچھی چیزیں پیسے، کپڑے، گھر غرض سب کچھ لے لیا۔ لیکن وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے یہاں تک کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں بچا۔ پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بیمار کر دیا لیکن وہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر نعمت لوٹا دی۔ (سورة الانبياء:83)

خاکہ (پپٹ شو)

کردار: امی، بلال (پپٹ)، یاسر، استاد۔

(امی کھانا بنانے کے بعد سوچ رہی ہیں)

امی: آج میں نے اتنی محنت سے کدو بنائے ہیں جو اتنے مزے کے بنے ہیں اور جو انسان کو صحت مند بھی رکھتے ہیں۔ بلال کو کتنے پسند آئیں گے؟

بلال: (کھیل کر گھر آتا ہے) امی کھانا، امی کھانا۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے۔ مجھے کھانا چاہیے۔۔۔ مجھے کھانا چاہیے۔

امی: آج پتہ ہے میں نے کیا بنایا ہے؟ (خوشی اور جوش سے)

بلال: کیا بنایا ہے؟

امی: کدو گوشت بنایا ہے۔

بلال: امی آپ کو کچھ اور نہیں ملا بنانے کے لیے، مجھے نہیں یہ پسند۔ (منہ چڑا کر)۔

امی: بیٹا یہ تو بہت مزے کا ہے اور پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی بہت پسند کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجه :3302)

بلال: مجھے چپس چاہییں میں نے نہیں کھانا کوئی کدو ودو!

امی: بیٹا میں نے اتنے پیار سے بنایا ہے۔

بلال: مجھے چپس بنا کر دیں۔ میں نے نہیں کھانا کدو بس! (غصہ سے)

(امی کو بہت دکھ ہوتا ہے اور وہ رونا شروع کر دیتی ہیں)۔

بلال: (سوچتا ہے) اوہو! امی کو تو میں نے رلا دیا۔

(بلال کا دوست آتا ہے، بلال ساری بات اس کو بتاتا ہے۔ اس کا دوست اس کو ایک کام کرنے کو کہتا ہے کہ امی کے لیے مزے کا سلاد بنا لو، امی خوش ہو جائیں گی)۔

بلال: (بہت مشکل سے سلاد کاٹتا ہے۔ گاجر، مولی اور پیاز کاٹتے کاٹتے اس کی آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے۔ سلاد بناتے ہوئے وہ نمک

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کی جگہ چینی ڈال دیتا ہے اور سرکہ کی جگہ تیل۔ سلاد تو بن گیا اب دیکھتے ہیں کہ بلال اپنی امی کو کیسے پیش کرتا ہے)۔

(امی بازار سے گھر کر سودا خرید کر لاتی ہیں)۔

بلال: امی امی سوچ کر بتائیں میں نے آپ کے لیے کیا بنایا ہے؟ (بہت خوشی سے کہتا ہے)

امی: کیا بنایا ہے؟ جوس؟

بلال: نہیں!

امی: اچھا انڈا!

بلال: اوہو! امی نہیں۔

امی: مجھے تھوڑا اشارہ تو دو۔

بلال: ٹھیک 'س' سے شروع ہوتا ہے۔

امی: سموسہ فرائی کیا ہے؟

بلال: نہیں امی میں نے آپ کے لیے سلاد بنایا ہے۔

امی: اچھا ذرا چکھاؤ تو۔

(بلال امی کو پیش کرتا ہے۔ امی کا ایک چمچ لینے کے بعد منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے مگر وہ کچھ نہیں کہتیں)۔

امی: واہ بیٹا! بہت مزے کا سلاد ہے۔ جزاک اللہ!

بلال: مجھے بھی آپ کے کھانے کی تعریف کرنی چاہیے تھی (شرمندہ ہو کر)۔ امی مجھے معاف کر دیں اب آپ جو بھی میرے لیے بنائیں گی میں کھاؤں گا۔ (وہ اپنی امی کو پیار کرتا ہے۔ امی کے جانے کے بعد بلال سلاد چکھتا ہے اور تھوک دیتا ہے)۔ اتنا بد ذائقہ سلاد بنایا ہے میں نے اور امی نے کھالیا (اپنے کیے پر مزید شرمندہ ہوتا ہے)

سین ۲

(امی اور بلال، اس کے دوست کو جو بیمار ہے دیکھنے جا رہے ہیں)۔

امی: بلال! آپ نے کھانا کھالیا۔

بلال: جی امی۔

امی: اچھا چلیں آئیں آپ کے دوست یاسر کو دیکھنے چلیں۔

بلال: امی اس کو کیا ہوا ہے؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

امی: اس کو ہفتہ کی رات سے بخار ہو گیا ہے اور آپ کو پتہ ہے نا کہ اگر کسی بیمار کو دیکھنے جائیں تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

بلال: اچھا تب تو میں ضرور جاؤں گا۔ (بلال امی کے ساتھ یاسر کے گھر جاتا ہے۔ دونوں بیٹھے ہوتے ہیں)۔ امی یہ لوگ کھانے کے لیے کچھ لا نہیں رہے۔

امی: ابھی تو آپ کھانا کر آئے ہیں۔

بلال: مگر امی یاسر کے گھر بڑے مزے کی چیزیں ہوتی ہے۔ (لالچی انداز میں)

امی: بُری بات! وہ بیمار ہے۔ ہم یہاں اس کی عیادت کرنے آئیں ہیں۔

(یاسر کی امی چیزیں لاتی ہیں۔ بلال ایک دم سے کھانا شروع کر دیتا ہے اور جلدی جلدی سارا کھا جاتا ہے)۔

امی: بلال۔۔۔۔ بلال! (بلال امی کو نہیں دیکھتا اور کھاتا جاتا ہے۔ جب بلال کھا چکتا ہے تو پھر کہتا ہے)

بلال: جی امی آپ کیا کہہ رہی تھی؟

(امی بلال کو گھورتی ہیں)۔

سین ۳

(اگلے دن بلال کا دوست آتا ہے۔)

بلال: (امی کے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے) کیا بنایا ہے؟

امی: آپ دونوں کے لیے چپس بنائے ہیں۔

بلال: واؤ! جلدی بھیج دیں۔

امی: بیٹا آپ خود لے کر جائیں اور پہلے اپنے دوست کو پیش کریں۔

بلال: اچھا امی۔ (بلال کا دوست سارے چپس کھا جاتا ہے۔ بلال اس کی شکل دیکھتا رہ جاتا ہے۔ بلال امی کے پاس جاتا ہے)۔

امی: بلال کیا ہوا؟ آپ نے چپس کھائے؟

بلال: نہیں۔

امی: کیوں؟

بلال: وہ سارے چپس میرا دوست کھا گیا۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

امی: بیٹا! آپ نے بھی تو کل ایسا ہی کیا تھا۔

بلال: ہاں امی! میں بھی وہی یاد کر رہا ہوں۔ میں کتنا لالچی لگ رہا ہوں گا؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

امی: اب کیا سوچا ہے تم نے؟

بلال: میں آئندہ اس طرح نہیں کروں گا۔ میں تھوڑا سا کھاؤں گا اور سب کو حصہ دوں گا۔

امی: پھر تو تم سب کے دوست بن جاؤ گے۔

بلال: جی اب میں ہر کام مسلمان کی طرح کروں گا ان شاء اللہ! نہ لالچ اور نہ حسد۔

استاد اب بچوں سے تمام جذبات کے بارے میں تبادلۂ خیال کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 14 غصہ

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - اسلام میں غصہ کی حیثیت کو جان سکے۔
  - یہ بات جان لے کہ غصہ شیطان کی طرف سے آتا ہے۔
  - غصہ کو کنٹرول کرنے کے طریقے سیکھ لے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - غصہ
  - شیطان

- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز ۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ بچوں کو یہ نہ کہے کہ غصہ آنا ہی نہیں چاہیے۔ بلکہ بچوں کو یہ بات سکھائے کہ وہ اپنے غصہ کا اظہار کیسے کریں گے۔
  - بچوں کو ایک بار دہرائی کرالیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کون کون سے طریقے بتائے ہیں جن سے غصہ کم کیا جا سکتا ہے۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! جی جناب کس کس نے گھر جا کر کل کا سبق گھر میں شیئر کیا؟ (بچوں کو بتانے کا موقع دیں کہ انھوں نے کس کو کیا بتایا)۔ شاباش! آپ کو پتہ ہے کہ جب کوئی کسی کے ساتھ اچھی بات شیئر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور جب ہم کسی کو اچھی بات بتاتے ہیں تو وہ بات ہمیں یاد ہو جاتی ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں ناں اس لیے ہمیں یہ باتیں سب کو بتانی ہیں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔
- کیا مسلمان کے جذبات جانور سے فرق ہوتے ہیں؟
- ہم دن میں کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں؟
- کن کن باتوں پر ہم شکر / صبر کرتے ہیں؟ ہم کیوں صبر / شکر کرتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

بچوں آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہمارا کوئی سب سے پیارا کھلونا یا ہم سے ہماری سب سے پیاری چیز کھو جائے یا کوئی کزن آئے اور وہ اس کو توڑ دے یا چھوٹا بہن بھائی ہماری چیز اٹھا کر اس کو خراب کر دے تو اس وقت ہم کیا کریں گے؟ کیسا محسوس کریں گے؟ آپ اپنے بہترین کھلونے کو ٹوٹا دیکھ کر کیا کریں گے؟ اس وقت آپ کا کیا کرنے کو دل چاہے گا؟ (14.1)

بچوں سے ان کے جذبات پوچھیں۔

اس وقت میرا دل کرے گا میں جا کر اپنے کزن / بھائی کو ماروں۔ میرا دل کرے گا میں اس وقت ان کو چڑاؤں، تنگ کروں۔ پھر ڈانٹ کر کہوں گی آئندہ تمھیں کچھ نہیں ملے گا۔ غصہ کروں گی۔ رونا بھی آئے گا۔

غصہ والی شکل بنا کر بچوں کو دکھائیں۔ یہ باتیں کرنے کا مقصد بچوں کو اس بات کا احساس دلانا ہے کہ یہ سب کام غصہ کا اظہار اور نتیجہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ اکثر اوقات بچوں کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ کسی کام کا کوئی بھی ردِ عمل کیوں دکھا رہے ہیں۔

بچو! آپ سب کو تو پتہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کون ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اللہ تعالیٰ الخالق، الرّازق، المالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی انسان اور دنیا کو پیدا کیا ہے اور ان میں سے سب سے بہترین کس کو بنایا ہے؟ (بچوں سے پوچھیں) 'مسلمان کو'۔ مسلمان کون ہوتا ہے؟ (بچوں سے دہرائی کروائیں): مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم مانتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو! ہم سب کون ہیں؟ مسلمان۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان کو جب غصہ آتا ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟ وہ کیسا رویہ رکھتا ہے؟ کیسے اپنے غصے کو کنٹرول کرتا ہے؟ کیونکہ ہم نے بالکل بھی کسی جانور کی طرح نہیں کرنا۔

بچو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ: وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (الشوریٰ:37) ''اور اگر غصہ آ جائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔''

قرآن مجید کھولیں اور آیت پڑھ کر سنائیں۔

ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے غصے میں کرنے والے تمام کام ہمیں بتائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے، بے قابو نہ ہو جائے۔''
(بخاری:6114)

بچو! اس کا مطلب ہے کہ وہ بچہ زیادہ طاقت ور، بہادر (پہلوان) ہے جس کو جب غصہ آئے تو وہ اپنے غصے پر قابو پا لے۔ تو آج سے ہم نے کیا کرنا ہے؟ جی! آج سے ہم نے طاقت ور بننا ہے اپنے غصے پر قابو پانا ہے۔

بچو! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (ال عمران: 134) ''جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔''

بچوں میں غصہ کی چند عملی اشکال نظر آتی ہیں:

1۔ جذباتی ردِعمل: جب بچوں کی کوئی ضرورت میں رکاوٹ آئے۔ مثلاً کسی نے بچے کی کوئی چیز لے لی یا کوئی اس سے اس کی پسندیدہ چیز زبردستی شیئر کروائے۔

2۔ مارنا: کسی سے لڑائی ہو یا کوئی طعنے دے، منہ چڑائے۔

3۔ دوست ساتھ نہ کھیلیں۔

بچے غصہ کے اظہار میں لڑائی کرتے، روتے، شکایت لگاتے، والدین کو تنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ چند بچے خاموش اور اداس رہنا شروع کر دیتے ہیں اور جب ان کو صحیح طریقہ نہیں سکھایا جاتا تو انہیں مسائل کو حل کرنا (problem solving) نہیں آتا۔

بچو! مسلمان ہر کام اچھا کیوں کرتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس لیے کہ اس نے جنت میں جانا ہے۔ مسلمان کو معلوم ہے کہ شیطان مجھے غصہ چڑھاتا ہے۔ شیطان میرا دشمن ہے۔

بچو! وہ کیوں غصہ چڑھاتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اس لیے تاکہ ہم غصے میں آ کر غلط کام کریں۔ ہم غصے میں آ کر

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

برے الفاظ بولیں۔ ہماری آواز بھی اونچی ہو۔شیطان اس لیے غصہ چڑھاتا ہے تاکہ برے کام کر کے ہم جنت میں نہ جاسکیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم غصے میں آتے ہیں تو شیطان ہمارے خون میں شامل ہوجاتا ہے۔اف! ہمارا سب سے بڑا دشمن اور ہمارے خون میں شامل ہوجاتا ہے۔اب ہم سب نے کیا کرنا ہے؟ (زیادہ بچے یہی کہیں گے کہ ہم غصہ نہیں کریں گے)۔ہم کس طرح اس شیطان کو خون میں شامل ہونے سے روک سکتے ہیں؟ ہمیں جب بھی غصہ آنے لگے تو کنٹرول کرنا ہے۔

بچو! چلو ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک مسلمان غصہ کرے تو کیسا لگتا ہے؟ (14.2)

بچوں کو تصویر دکھا کر موازنہ کرائیں کہ اگر مسلمان غصہ کرے تو کیسا لگے گا۔

چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں غصے سے بچنے کے لیے کیا کیا طریقے بتائے ہیں؟ (14.3)

1۔تعوذ: کیونکہ یہ پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ پڑھنے کو کہا۔(بخاری:6115)
تو جب ہمیں کسی بھی بات پر غصہ آئے تو ہم نے دل ہی دل میں **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم** پڑھنا شروع کر دینا ہے۔اور اگر زیادہ غصہ آئے تو اونچی آواز میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

2۔وضو: کیونکہ غصہ شیطان کی طرف سے آتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ کام کرنے کو کہا کہ جس کے کرنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔تو جب کسی بات پر غصہ آئے، تو کسی سے لڑنا نہیں، بری بات نہیں کہنی، بلکہ فوراً جا کے وضو کر لینا ہے۔(سنن ابی داؤد:4784)
اور اس سے بھی بہتر کام یہ ہے کہ ہم ہر وقت وضو سے رہیں۔رسول اللہ ﷺ یہی کرتے تھے۔اس لیے آپ ﷺ کو بہت کم غصہ آتا تھا اور اگر آتا بھی تھا تو آپ ﷺ منہ سے کچھ نہ بولتے تھے، بس چہرے کا رنگ سرخ ہوجاتا تھا۔

3: پانی: بچو! شیطان کس سے بنا ہے؟ (جواب دینے دیں)۔آگ سے اور آگ کو کس چیز سے بجھایا جاتا ہے؟ پانی سے۔
تو رسول اللہ ﷺ نے غصہ میں پانی پینے کو کہا۔کبھی کبھی ہم بہن بھائی/کزن/دوست کے ساتھ کھیل رہے ہوتے ہیں اور وہ کوئی ایسا کام کر دیتے ہیں کہ غصہ آجاتا ہے۔اور امی بھی پاس نظر نہیں آتی ہیں۔ہم لڑنا اور غصہ کرنا بھی نہیں چاہتے۔تو اس وقت پانی پی لیں۔شیطانی کا کام کم ہوجاتا ہے۔

4۔جگہ کی تبدیلی: رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ اگر کھڑے ہیں تو بیٹھ جاؤ، اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ایسا کرنے سے ہماری توجہ کسی اچھے کام کی طرف ہوجاتی ہے اور سارا غصہ ختم ہوجاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی غصہ میں ہو اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ جاتا رہے تو خیر، ورنہ لیٹ جائے۔" (سنن ابی داؤد:4782)

تو بچو! اگر ہم رسول اللہ ﷺ نے جو کام غصہ میں کرنے کو کہے وہ ہم کریں تو اس سے ہمارا غصہ ختم ہوجائے گا۔ان شاءاللہ!

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

چند عملی مثالوں کے ذریعے مزید واضح کریں۔ ان مثالوں میں اس بات کو واضح کریں کہ غصہ آ تو سکتا ہے مگر اس کا اظہار سنت کے مطابق ہوگا۔ اور یہی کام اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے لیے پسند کیا ہے۔

اگر کوئی بچہ ہمیں بار بار مارے اور تنگ کرے تو کیا ہوگا؟ ہمیں بھی غصہ آئے گا کہ ہم اس کو کچھ نہیں کہہ رہے اور یہ تنگ کرتا جا رہا ہے۔ لیکن ہم نے تو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب بنانا ہے اور ایک مسلمان کی طرح کام کرنا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق تمام کام کرتا ہے۔ (بچوں کو جواب دینے کا موقع دیں)۔ وہاں سے جگہ بدل لیں اور وہاں سے ہٹ جائیں۔ اگر وہ بچہ پھر بھی باز نہ آئے تو اپنی امی کو بتانا ہے یا اپنے استاد کو بتانا ہے۔

کبھی کبھار ہم بچوں کو غصہ کے کنٹرول کا ایسا طریقہ سکھا دیتے ہیں کہ وہ بہت سے لڑاکے بچوں سے دب جاتے ہیں۔ اس کا حل ہے کہ بار بار بچوں کو بتایا جائے کہ اگر کوئی زیادہ تنگ کرے تو والدین اور اساتذہ کو بتائیں۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اسی طرح اگر آپ کا کوئی بھائی یا کزن آپ کا کوئی خاص کھلونا لے لے تو کیسا لگے گا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ کبھی کبھی شیئر کرنے کو دل نہیں چاہتا، یا کوئی ایسا کھلونا ہوتا ہے جو ٹوٹ سکتا ہے یا کسی نے دیا ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی خراب کرے تو آپ کو بہت غصہ آ سکتا ہے۔ تو اپنی ایسی تمام چیزوں کو سنبھال کر رکھنا ہے اور کچھ ایسی چیزیں سب سے شیئر کرنے کے لیے رکھ دینا ہیں، جو اگر خراب بھی ہو جائیں تو مسئلہ نہ لگے۔ ایسا کرنے سے سب لوگ بھی خوش ہو جائیں گے اور آپ کو غصہ بھی نہیں آئے گا۔ چھوٹے بچوں سے اپنی چیزیں بچا کر رکھیں کیونکہ وہ تو چھوٹے ہیں نا۔ ان کو چیزوں کا ابھی خیال رکھنا نہیں آتا۔ اس لیے ان کے آگے ایسے کھلونے رکھیں جن سے وہ کھیل سکیں اور وہ ٹوٹیں گے بھی نہیں۔

فلیش کارڈ کے ذریعے سمجھائیں (14.3)

اسی طرح اگر آپ کا دوست یا کزن کوئی بری بات کہے یا گالی دے تو آپ خاموش رہیں۔ اور دل ہی دل میں تعوذ پڑھیں۔ (14.4) خاموش رہنے کا ایک اور فائدہ بھی ہے۔ (بچوں کو بوجھنے دیں)۔ کیونکہ آپ کی جگہ فرشتے انھیں جواب دیں گے۔ اس کے لیے میں آپ کو ایک کہانی سناتی ہوں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برا کہا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چپ رہے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔ پھر جب اس شخص نے بہت زیادہ کہا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا۔ آپ ﷺ وہاں سے اٹھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چل کر آپ ﷺ سے ملے اور کہا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ آدمی مجھ کو برا کہہ رہا تھا اور آپ ﷺ وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور خوش تھے۔ لیکن جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ ﷺ غصہ ہو گئے اور وہاں سے اٹھ گئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب تم چپ تھے تو تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کا جواب دے رہا تھا۔ مگر جب تم نے خود اس کی بات کا جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔ (مسند احمد: 9622)

🗎 اسی طرح ایک زرخرید لونڈی پر ایک نیک آدمی ناراض ہو گیا اور انتقام کا ارادہ کیا۔ لونڈی نے کہا: ''اللہ غصہ پی جانے والوں کی تعریف کرتا ہے''۔ نیک آدمی نے کہا ''میں بھی غصہ پی گیا''۔ لونڈی نے کہا ''اللہ نے انسانوں کو معاف کرنے والوں کی تعریف کی ہے''۔ اس شخص نے کہا ''میں نے بھی معاف کر دیا''۔ پھر لونڈی نے کہا ''اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔ تو اس صالح شخص نے فرمایا ''جا میں نے تجھے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا''۔ (منہاج المسلم: 0000) **بچو! اس** نے غصہ پی لیا اور اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔

🗎 بچو! آپ کو معلوم ہے کہ غصہ کرنے سے ہماری قوت کم ہو جاتی ہے اور جب ہماری طاقت ختم ہو جائے تو ہم کوئی اچھا کام نہیں کر سکتے۔ مسلمان تو امن پسند ہوتا ہے۔ اس لیے مسلمان کو جب غصہ آتا ہے تو وہ اس کو کنٹرول کر لیتا ہے اور اپنی قوت بچا لیتا ہے تاکہ اس کو اچھی جگہ استعمال کر سکے۔

🗎 تو بچو! ہم سب نے کیا کرنا ہے؟ غصہ آئے تو اس کو پی جانا ہے۔ شیطان کو اپنے قریب نہیں آنے دینا اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق شیطان کو بھگانا ہے کہ وہ ہمیں غصہ نہ دلا سکے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 15 شیئر کرنا

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- یہ جان سکے کہ اپنی چیزیں کیسے شیئر کر سکتے ہیں۔
- شیئر کرنے کے فوائد کو سمجھ سکے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- شیئر
- برکت

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ خاکہ: 15 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ ہر بچے سے کچھ نہ کچھ شیئر کروائے۔
- اس بات کا بہت خیال رکھیں کہ مختلف اشیاء کو مختلف انداز میں شیئر کرنے کے طریقے بہت اچھی طرح واضح کریں۔
- بچوں کو ایک بار دہرائی کرالیں کہ شیئر کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ!

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ ہم نے پڑھا تھا کہ اچھا مسلمان اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ الرّازق ہے، الخالق ہے۔ وہ یہ بھی مانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیّن ہیں۔ ماں باپ کی عزت کرتا ہے۔ اپنے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے۔ بہن بھائیوں کے ساتھ پیار کرتا ہے۔ وہ اچھا مسلمان ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی ہر چیز جو اس کو ملتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہے۔ تھوڑی ہو یا زیادہ ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہے۔ وہ ایک اچھا مسلمان ہے اس لیے جب اس کو غصہ آتا ہے تو وہ غصے کو کنٹرول کرتا ہے۔ اس کو معلوم ہے کہ جب غصہ آجائے تو پھر اس وقت کیسا رویہ رکھنا ہے۔ (بچوں سے غصہ کو کنٹرول کرنے والے مسنون طریقے پوچھیں)۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ ہم نے اچھا مسلمان بننے کے لیے کیا کیا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور کام بھی کرنے کو کہا ہے جو ایک مسلمان ضرور کرتا ہے اور وہ کیا ہے؟ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔ ''شیئر کرنا''۔ یہ کیا ہوتا ہے؟ (بچوں سے پوچھیں)۔

مسلمان وہ ہوتا ہے جو صرف اپنی ضروریات کا خیال نہیں رکھتا بلکہ دوسروں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر اپنی چیزوں کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرتا ہے۔ تو آج ہم شیئر کرنے کے بارے میں پڑھیں گے۔ شیئر کرنا کیا ہوتا ہے؟ شیئر کرنے سے برکت ہوتی ہے۔

برکت کا کیا مطلب ہے؟ (بچوں کو بتانے دیں)۔ برکت کا مطلب ہے ''کسی چیز کا بڑھ جانا''۔ یہ بڑھنا کیسا ہوتا ہے؟ وہ چیز جس میں برکت ہوتی ہے، وہ سائز یا تعداد میں نہیں بڑھتی بلکہ اس کا فائدہ زیادہ لوگوں تک چلا جاتا ہے۔ مثلاً: آپ کے پاس ایک روٹی ہے۔ آپ اس کو کھانے لگتے ہیں تو آپ کا بھائی بھی آجاتا ہے۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ شیئر کرتے ہیں۔ روٹی کو آدھا کر کے ایک ٹکڑا بھائی کو دے دیتے ہیں اور ایک خود لے لیتے ہیں۔ آدھی آدھی روٹی کھانے سے آپ کا اور آپ کے بھائی کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ حالانکہ عام حالات میں آپ کا پیٹ پوری روٹی سے بھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روٹی میں شیئر کرنے سے برکت ڈال دی جس کی وجہ سے ایک روٹی دونوں کو کافی ہوگئی۔ بچو! یہ یاد رکھیں اگر اس کو تین یا چار لوگ بھی شیئر کریں گے تو ان کا بھی پیٹ بھر جائے گا۔ یہ ہے شیئر کرنے کی برکت۔ (15.1)

اس ایکٹیویٹی کو عملی طور پر بھی کر کے دکھایا جا سکتا ہے۔

مسلمان جب شیئر کرتا ہے تو اس کو مزا بھی آتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو ڈھیروں چیزیں دی ہیں وہ اس لیے کہ ہم دیکھتے رہیں کہ کوئی ضرورت مند تو نہیں کہ پھر ہم دوسروں کے ساتھ بانٹ کر استعمال کریں۔ (15.2)

چلیں اب میں آپ کو ایک واقعہ سناتی ہوں۔ ایک دن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! اٹھو میرے ساتھ چلے آؤ'' وہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں دودھ کا پیالہ دیکھا۔ گھر والوں نے بھیجنے والے کا نام بتایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اٹھو جاؤ اہل صُفَّہ کو بلا لاؤ''۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سوچتا تھا کہ اہل صُفَّہ کے لیے اس دودھ کی کیا حیثیت ہوگی؟ اگر مجھ اکیلے کو مل جاتا تو کچھ اپنی حالت بہتر ہوتی۔ (مگر چونکہ آپ ﷺ کا حکم تھا اس لیے ان کو بلا لایا)۔ جب سب آ گئے تو مجھے حکم ہوا ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ پیالہ اٹھاؤ اور ان کو پلاؤ''۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پلانا شروع کیا۔ ایسے وقت میں دل میں خیال آجاتا ہے نا کہ پتا نہیں مجھے بھی اس سے کچھ ملتا ہے یا نہیں۔ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے باری باری سب کو پلانا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی کہ سب نے خوب سیر ہو کر پی لیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آخر میں پیالہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے پکڑ کر اپنے دست مبارک پر رکھ لیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اب تم اور میں رہ گئے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''اللہ کے رسول ﷺ! سچ ہے''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لو پھر اب تم پی لو۔'' اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اور بیٹھ کر خوب پیٹ بھر کر پیا اور پھر بھی دودھ بچ گیا۔ آخر میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پیا گئے۔ (بخاری: 6452)

> اس واقعہ کو سناتے وقت دودھ کا پیالہ بھی دکھایا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دودھ کی اہمیت، ابو ہریرہؓ کا صبر اور رسول اللہ ﷺ کا اخلاق اور مزاح کو بھی ڈسکس کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کو عملی طور پر دودھ پلایا بھی جا سکتا ہے۔

دیکھا بچو! دودھ میں یہ برکت شیئر کرنے سے ہوئی اور ایک پیالہ دودھ سب کو پورا ہو گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک لگی تھی مگر انھوں نے دوسروں کی ضرورت کا بھی خیال رکھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی سب باتیں مانیں۔

بچو! آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم شیئر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بانٹنا (کسی کو اپنی چیزوں میں شامل کرنا) بہت پسند ہے۔ بچو آپ کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیئر کرنے کا حکم دیا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ ہم کسی کے ساتھ کچھ بھی شیئر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ کسی کو کچھ دینے سے مال میں برکت ہوگی جب کہ شیطان کہتا ہے کہ کسی کو کچھ دینے سے مال میں کمی آجائے گی۔ لیکن ہم نے کس کی بات ماننی ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اللہ تعالیٰ کی۔ اور ہم نے کیا یقین رکھنا ہے؟ ہم نے یقین رکھنا ہے کہ ہماری چیز کم نہ ہوگی بلکہ زیادہ ہوگی کیونکہ اس میں برکت ہو جائے گی۔

بچو! ہم کون کون سی چیز شیئر کر سکتے ہیں؟ اور کیا ہر وقت ہمیں ہر چیز کسی کو دے دینی چاہیے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

اگر آپ کے پاس بہت سے کھلونے ہوں تو کیسا لگتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ ان کھلونوں سے اکیلا کھیلنے کا کتنا مزہ آتا ہے۔ کسی کو کوئی چیز بھی نہیں دینا پڑتی اور جو دل چاہتا ہے وہ آپ کر سکتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے موقع پر ہمارے بہن بھائی اکیلے بیٹھے ہوتے

ہے۔کسی کو کوئی چیز بھی نہیں دینا پڑتی اور جو دل چاہتا ہے وہ آپ کرتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے موقع پر ہمارے بہن بھائی اکیلے بیٹھے ہوتے ہیں۔ان کا بھی دل چاہ رہا ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ کھیلیں اور اگر آپ ایسے وقت میں اپنے بہن بھائی کو کھیل میں ساتھ شامل کر لیں۔ان کے ساتھ اپنے کھلونے شیئر کر لیں تو دونوں کو بہت مزہ آتا ہے۔ (15.2) کھلونے شیئر کرنے سے کیسے برکت ہوتی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔تھوڑے سے وقت میں بہت سا کھیل کھیل لیتے ہیں۔نئی نئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ایسا کرنے سے گھر والے بھی خوش ہوتے ہیں۔

فلیش کارڈ کی مدد سے واضح کریں۔

- بچو! اگر آپ کے پاس ایک ایسا کھلونا ہے جو آپ کسی کو نہ دینا چاہیں تو آپ کیا کریں گے؟ ہمارے ساتھ کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز ہوتی ہے، جو ہم کسی کو نہیں دینا چاہتے۔ پھر کیا کریں؟ (بچوں کو بولنے کا موقع دیں)۔(15.4)(15.5)(15.6)(15.3)

بچوں کو اپنی کسی بھی چیز کو شیئر کرنے کے لیے ایک اعتدال کا طریقہ سکھانا چاہیے۔

- بچو! کبھی کبھار کوئی ایسی چیز ہمارے پاس ہوتی ہے جس کو ہم کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرنا چاہتے۔یا تو وہ ہمارے لیے اہم ہوتی ہے اور اگر ہم وہ کسی کو نہ دیں تو کسی کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔یا کوئی چیز ہمارے لیے قیمتی ہوتی ہے اور کوئی دوسرا اس کو توڑ یا خراب کر سکتا ہے۔ایسی صورت میں وہ چیز ہمیں الماری میں رکھنی چاہیے کسی کے سامنے نہیں لانی چاہیے۔
- کوئی چھوٹا بچہ آپ کے گھر آ رہا ہے۔آپ اس سے ایسے کھلونے نہیں شیئر کریں گے جو وہ منہ میں لے سکتا ہے یا توڑ سکتا ہے یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔
- اسی طرح آپ آئس کریم کھا رہے ہیں اور کوئی بچہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور اس کا گلا خراب ہو تو آپ اس کے ساتھ شیئر نہیں کریں گے بلکہ کوشش یہ کریں گے کہ کسی ایسے کے سامنے نہ کھائیں جس کا دل چاہے۔
- اسی طرح کبھی کبھار یہ بھی ہوتا ہے سب بچوں کو ایک ہی کھلونا پسند آ جاتا ہے وہ سب اسی سے کھیلنا چاہتے ہیں ایسی صورت میں شیئر کرنا تو مشکل ہوگا۔اس لیے سب بچوں کو باری باری اس سے کھیلنے دیں تاکہ سب بچوں کو اس کھلونے سے کھیلنے کا موقع مل جائے۔
- تو بچو! ہم نے بھی اپنی چیزیں کیوں شیئر کرنی ہیں؟ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور شیئر کرنے سے اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ مکہ میں اپنے گھر چھوڑ کر مدینہ آئے تو مدینہ کے لوگوں نے اپنی ہر چیز شیئر کی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خاکہ

منارالاسلام کلاس روم کا سین: کردار: استاد، طالبہ، آمنہ، سدرہ، عالیہ

استاد: اسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ!

بچے: وعلیکم اسلام ورحمتہ اللہ و برکاتہ!

استاد: سلام کون کرتا ہے؟ یہ کس کی خصوصیت ہوتی ہے؟

بچے: مسلمان کی۔

(پیچھے بچیاں آپس میں باتیں کررہی ہیں اور استاد کی بات نہیں سن رہیں)۔

استاد: مسلمان کون ہوتا ہے؟ آمنہ آپ بتائیں۔

آمنہ: ام م۔م۔م .... مسلمان وہ ہوتا ہے جو قرآن مجید پڑھتا ہے۔

استاد: یہ بھی صحیح ہے مگر اور اس کی خصوصیت کیا ہوتی ہیں؟

آمنہ: نماز بھی پڑھتا ہے۔

(ایک لڑکی دوسری لڑکی کے بال چپکے چپکے کھینچتی ہے اور ایک استاد کے قریب آنے کی کوشش کررہی ہے)۔

سدرہ: ٹیچر! ٹیچر! یہ میرے بال کھینچ رہی ہے۔

استاد: بچو! آپ بتائیں کیا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو تنگ کرتا ہے؟

بچے: (زور سے) نہیں!!!!

استاد: تو جب آپ کسی کے بال کھینچتے ہیں، دھکا دیتے، مارتے ہیں تو کیا یہ سب کام دوسرے مسلمان کو اچھے لگتے ہیں؟

بچے: نہیں۔

استاد: کون اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتا ہے؟

(سب بچے سب ہاتھ اٹھاتے ہیں)۔

استاد: (مسکرا کر) تو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کیا کیا کام کرنے چاہیے؟ عالیہ آپ بتائیں؟

عالیہ: قرآن مجید پڑھیں۔

آمنہ: نہیں! نماز بھی ضروری ہے۔

استاد: اللہ کو خوش کرنے کے لیے کیا اللہ تعالیٰ کا شکرادا نہیں کرنا چاہیے؟

بچے: جی کرنا چاہیے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

استاد: ہم شکر کس طرح ادا کرتے ہیں؟

آمنہ: ٹیچر ٹیچر میں بتاؤں؟

استاد: جی بتائیں۔

آمنہ: الحمدللہ کہہ کر۔

استاد: شاباش! اور کیا کیا کرنا چاہیے؟

سدرہ: الحمدللہ کہہ کر۔

استاد: یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ ہے۔ ہم اپنے والدین کا کس طرح شکر کریں گے مثلاً اگر کھانا پسند نہیں آیا تو پھر بھی کھا لیں گے۔ ہر وقت بہن بھائیوں کی شکایت کر کے والدین کو تنگ نہیں کریں گے۔

آمنہ: اور میں بتاؤں۔

استاد: جی ضرور۔

آمنہ: والدین کی مدد کر کے۔

استاد: وہ کس طرح؟

آمنہ: گھر کے یا ان کے ذاتی کاموں میں ان کا ہاتھ بٹا کر۔ ان کے لیے دعا کر کے۔

سدرہ: نماز کب ہوگی؟ نماز کب ہوگی؟ میں نے نماز پڑھنی ہے۔

استاد: آپ میں سے کون کون شیئر کرتا ہے؟

(سب بچے ہاتھ کھڑے کرتے ہیں)۔

استاد: اگر ایک چیز ہو اور کوئی بہن بھائی لے لیں تو کس کس کو غصہ آتا ہے؟

(سارے بچے ہاتھ نیچے کر لیتے ہیں۔ صرف ایک بچہ ہاتھ اٹھاتا ہے۔ مگر وہ بھی سب کے ہاتھ نیچے دیکھ کر ہاتھ نیچے کر لیتا ہے)۔

استاد: کیا کسی کو غصہ آتا ہے؟ اچھا! جب آرٹ ایکٹویٹی ہو رہی ہو اور کم ہو یا دوسرے ساتھی کے پاس ہو تو آپ کو غصہ نہیں آتا؟

(بچے خاموش رہتے ہیں)۔

استاد: اچھا میں آپ کو حدیث سناتی ہوں۔

آمنہ: مجھے بھی آتی ہے میں بھی سناؤں۔

سدرہ: مجھے بھی آتی ہے میں سناؤں۔

استاد: پہلے میری سنیں پھر آپ بعد میں سنا دیجیے گا۔ آپ ﷺ کی ایک حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑا پہلوان وہ نہیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ہوتا جو لڑتے ہوئے کسی کو گرا دے بلکہ سب سے بڑا پہلوان وہ ہوتا ہے جو غصہ پی جائے۔

آمنہ: غصہ کس طرح پیتے ہیں؟

استاد: اس کا مطلب ہے کہ اپنے غصے کو کنٹرول کر لے۔ اس طرح کرنے سے کون خوش ہوتا ہے؟

بچے: اللہ تعالیٰ!

استاد: اور کون؟

بچے: والدین۔

استاد: اللہ تعالیٰ اور والدین کو کون خوش کرتا ہے؟

آمنہ: مسلمان۔

استاد: جو ہاتھ کھڑا کرے گا میں اس کی سنوں گی۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ سدرہ آپ بتائیں۔

سدرہ: مسلمان۔

استاد: اب کون کون مسلمانوں والا کام کرے گا۔ (مسلمان کی مکمل تصویر کشی کی جائے)

(سب بچے ہاتھ کھڑا کرتے ہیں)۔

استاد: شاباش! آج کی کلاس ختم۔

کلاس ختم ہونے کے بعد

سب تیزی سے بھاگتے ہیں۔ کچھ بچے لڑ رہے ہوتے ہیں۔ دوسروں کو دھکا دیتے ہیں۔ کوئی اور استاد نظر آتی ہے تو لیکن کوئی السلام علیکم نہیں کرتا۔

کلاس سے ڈسکشن:

کلاس کے دوران سب کیسے تھے اور کلاس کے بعد کیسے ہوتے ہیں؟ کیا ایسا کرنا چاہیے؟ ان کلاسوں میں آ کر سیکھنے کا کیا مقصد ہے؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر16　　طہارت

- **مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:**
  - طہارت کا مطلب جان لے۔
  - طہارت حاصل کرنے کی اہمیت کو جانے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کئے جائیں گے:**
  - طہارت
  - سنت بیگ

- **سبق کا دورانیہ:** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، تیل، کنگھی، سرمہ، قینچی، مسواک، شیشہ، خوشبو۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ بچوں کو سب سے پہلے طہارت کا مطلب سمجھانا ہے۔
  - اس بات کا بہت خیال رکھیں کہ سنت بیگ میں کون سی چیزیں بچوں سے رکھوانی ہے۔
  - بچوں کو صفائی کی اہمیت کا علم بھی ہوتا ہے اور گھر میں اکثر ان کو بتایا جاتا ہے۔ اس لیے اس سبق کا مقصد بچوں کو صفائی کے عملی طریقوں کی طرف متوجہ کرنا ہے۔
  - اگر چند بچیاں بالغ ہو رہی ہوں تو طہارت کے خاص مسائل ان کو الگ سے کروائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام سے کلاس کا آغاز کریں (استاد مسکرا کر بچوں سے حال پوچھے)۔بچو! آپ سب کیسے ہیں؟

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔جی ہم نے پچھلی کلاس میں شیئر کرنے کے بارے میں پڑھا تھا۔آپ کو یاد ہے کہ ہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھی تھی جس سے پتا چلا تھا کہ مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

ہمارا آج کا سبق ''طہارت'' کے بارے میں ہے۔بچو! آپ جانتے ہیں کہ طہارت کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔طہارت سے آپ کو کیا سمجھ میں آرہا ہے؟

طہارت سے مراد ہے صفائی اور یہ صفائی کس چیز کی ہوگی؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ہمارے جسم، ہاتھ، پاؤں، بالوں کی (یہ بتاتے وقت اشارہ کریں)۔جسم اور لباس کے علاوہ دل کی صفائی بھی بہت ضروری ہے۔دل کو کس چیز سے صاف رکھنا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔حسد، لالچ، نفرت، بری باتوں سے۔ٹھیک ہے نا بچو!

بچو! آپ کو معلوم ہے کہ صفائی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''طہارت نصف ایمان ہے''۔
(صحیح مسلم: 556)

جیسے ہم نے پہلے پڑھا کہ مسلمان بہت سی باتوں پر ایمان رکھتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ، فرشتے، رسول، آخرت وغیرہ اور آدھا ایمان یہ ہے کہ مسلمان صاف رہے۔اللہ تعالیٰ طہارت والے لوگوں کو بے حد پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ بہت پسند ہیں جو طہارت کے ساتھ رہتے ہیں۔

قرآن مجید میں سے کھول کر بچوں کو بتائیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِن يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورة المائدہ:6)

''اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا۔بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو''

فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ. (سورة التوبہ:108)

''(مسجد قبا) میں ایسے آدمی ہیں جو کہ پاک صاف ہونے کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

تو بچو! ہمیں کس طرح معلوم ہوگا کہ مسلمان ہونے کے لیے صفائی کس قدر ضروری ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ہمارے

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی ﷺ نے صرف ہمیں ہی صاف ستھرا رہنے کے لیے نہیں کہا بلکہ خود ہمیں وہ طریقے سکھائے اور عملی طور پر کر کے بھی دکھایا کہ مسلمان کیسے طہارت حاصل کرتا ہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک شخص مسجد میں آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ جا کر اپنے سر کے بال اور داڑھی کو سنوارو۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور بالوں کو بنا سنوار کر آیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا یہ زینت و آرائش اس سے بہتر نہیں ہے کہ آدمی کے بال الجھے ہوئے ہوں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ شیطان ہے۔'' (السلسلة الصحيحه:493)

اس واقعہ کو ایکشن کے ساتھ سنائیں اور وضاحت کریں۔ اکثر بچے بالوں میں کنگھی کرنے میں سستی اختیار کرتے ہیں۔ تو اس حدیث کے ذریعے بالوں اور لباس کو سنوارنے کی اہمیت کا احساس ہو جائے گا۔

- بچو! رسول اللہ ﷺ کی ایک اور حدیث سنیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ملاقات کی غرض سے ہمارے یہاں تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد و غبار میں اٹا ہوا تھا اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں ہے جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا''؟ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز نہیں ہے جس سے یہ اپنے کپڑے دھو لیتا۔''
(سنن ابی داؤد:4062)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بال رکھے ہوں تو چاہیے کہ انہیں بنا سنوار کر رکھے۔'' (سنن ابی داؤد:4165)
- بچو! رسول اللہ ﷺ جہاں لوگوں کو طہارت اور صفائی کے بارے میں بتاتے تھے تو وہاں خود بھی صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ گھر میں اور سفر میں بھی اپنے ساتھ ہمیشہ تیل، کنگھی، سرمہ، مسواک، خوشبو ضرور رکھتے تھے۔

استاد ایک بیگ بنا کر لائے اور عملی طور پر ان کو یہ تمام سامان دکھائے۔ ایک ایک چیز نکالے اور اس کی وضاحت کرے۔

1۔ تیل: رسول اللہ ﷺ بالوں میں تیل لگاتے تھے۔ تیل لگانے سے بال صاف، صحت مند اور اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔

2۔ کنگھی: بچو! ہمیں کب کب بالوں میں کنگھی کرنا چاہیے؟ سکول جانے سے پہلے، جب بھی بال بکھر جائیں، کسی کو ملتے وقت، رات سوتے وقت۔

3۔ ناخن تراشنے کا سامان: رسول اللہ ﷺ اپنے ناخن تراش کر رکھتے تھے۔ ہر جمعہ کو غسل کر کے، تیار ہو کر آپ ﷺ یہ کام کرتے۔ اس لیے ہمیں بھی اپنے ناخن صاف اور کٹے رکھنے چاہیے۔

اکثر بچیاں سکول میں اساتذہ کے لمبے ناخن دیکھ کر ویسا رکھنا چاہتی ہیں۔ تو یہاں پر ناخن چھوٹے رکھنے کی اہمیت پر ضرور بات کریں۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

4۔مسواک: رسول اللہ ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک ہوتا تھا۔ جب بھی باہر سے گھر آتے تو پہلے مسواک کرتے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا آخری کام بھی مسواک تھا۔ وہ ایک خاص قسم کی مسواک پیلو استعمال کرتے تھے۔ یہ خاص جراثیم کو مارنے کے لیے مفید ہے اور اگر مسوڑھوں میں سے خون آتا ہو تو بھی پیلو کی مسواک فائدہ مند ہے۔

بچوں کو مسواک پکڑنے اور کرنے کا مسنون طریقہ بھی سکھائیں۔

5۔شیشہ: اس سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارا چہرہ اور بال خراب تو نہیں ہو گئے ہیں۔

بچو! آپ کو معلوم ہے کہ مسلمان تب تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ نماز نہ پڑھے۔ اور نماز پڑھنے کے لیے جسمانی صفائی بہت ضروری ہے۔ ہر نماز سے پہلے وضو کرنا اور اگر پانی نہ ہو، تو تیمّم کرنا چاہیے۔

بچوں سے عملی طور پر وضو اور تیمّم کرائیں۔

یہ تو ہم نے دیکھا مسلمان ہمیشہ طہارت اور صفائی کا خیال رکھتے تھے۔ لیکن مسلمانوں کے علاوہ باقی لوگ مثلاً یہود اور نصارا بالکل بھی طہارت اور صفائی کا خیال نہ رکھتے تھے۔ اگر آج سے دو سو سال پہلے ان لوگوں کے بارے میں آپ کو بتاؤں تو آپ لوگ حیران رہ جائیں گے۔ اس زمانے میں یہ لوگ گندہ رہنا پسند کرتے تھے۔ اگر کوئی نہا لیتا تو سب اس کا مذاق اڑاتے کہ یہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔ ایک ہی کپڑے سالہا سال پہنتے تھے اور کبھی ان کو دھوتے نہیں تھے۔ نہانے کو بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے۔ ان سے ہر وقت بُو آتی رہتی تھی اور صرف بالوں میں ہی نہیں بلکہ جسم پر بھی جوئیں نظر آتی تھیں۔ اور ان کے بہت پڑھے لکھے لوگ بھی یہی کرتے تھے۔

لیکن 1400 سال سے پہلے یہود اور نصارا کی گندگی کا یہ حال تھا اور آج یہی لوگ صفائی ستھرائی کا اتنا خیال رکھتے ہیں۔ ان کے جسم بھی صاف اور گھر بھی اور گندے کون رہنے لگے 'ہمارے مسلمان'۔

یہ بتاتے وقت استاد بہت افسوس کا اظہار کرے۔

بچو! خود سوچیں اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے، خوبصورتی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر نماز سے پہلے وضو کا حکم دیا تاکہ ہم لوگ صاف رہیں۔

چلیں! اب میں آپ کو ایک مسلمان بچے کی کہانی سناتی ہوں۔ اور آپ مجھے بتائیں گے کہ وہ کون سے طہارت کے کام سنت کے مطابق کر رہا ہے اور کہاں اس کو ٹھیک ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کہانی سے پہلے میں آپ کو ایک صحابی کی حدیث سناتی ہوں:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اہل کتاب (یہود و نصارا) نے بڑے طنزیہ انداز میں سوال کیا: "سنا ہے کہ آپ کا رسول ﷺ آپ کو رفع حاجت (یعنی باتھ روم جانے) کا طریقہ بھی سکھاتا ہے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو نہ شرم آئی اور نہ ہی وہ برہم ہوئے۔ بلکہ بڑے اعتماد سے اور فخر کے ساتھ کہا "ہاں! ہمارا پیغمبر ﷺ ہمیں ہر بات کی تعلیم دیتا ہے۔ حتیٰ کہ رفع حاجت کے طریقے اور آداب بھی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بھی سکھاتا ہے۔" یہ بات سن کر سب خاموش ہو گئے۔ (مسلم:262)

اس کہانی کو فلیش کارڈ کے ذریعے سنائیں۔ اس کا مقصد بچوں کو طہارت اپنانے کے عملی راستے سکھانا ہے۔

فلیش کارڈ سے متعلق کہانی کے چند اہم نکات: (16.1, 16.2, 16.3, 16.4)

1) مسلمان بچہ صبح جلدی اٹھتا ہے اور کہتا ہے کتنا خوبصورت دن ہے اور مجھے بھوک بھی لگی ہے۔

2) اسے یاد آیا رات اس نے کھانا اپنے بستر کے پاس ہی رکھ لیا تھا اس نے جلدی جلدی کھانا کھانا شروع کیا۔

3) اب وہ اسی طرح واش روم میں گیا اس کے جوتے ساتھ ہی پڑے تھے۔ اس نے غسل خانے میں دیکھا وہ اس کو صاف ہی لگا اور وہ اندر چلا گیا اور اس کے جوتے باہر ہی پڑے رہے۔

4) منہ پر پانی ڈالا ہلکی سی کلی کی۔

5) کھڑے کھڑے پیشاب کیا اور ہاتھ دھوئے بغیر ہی آ گیا۔

6) نہانے کا بھی دل کر رہا تھا باتھ ٹب میں لیٹ گیا۔

7) جلدی جلدی باہر نکلا۔ بائیں ہاتھ سے قمیض چڑھائی اور جلدی جلدی کپڑے پہنے اور بائیں پاؤں کا جوتا پہلے پہن لیا۔

8) جلدی سے ناشتے کی میز پر آیا۔ بائیں ہاتھ سے ٹوسٹ پکڑا اور بھول گیا کہ میں نے آخر میں جوتے پہنے تھے اور ہاتھ بھی نہیں دھوئے۔

کیا یہ مسلمان بچہ ہے؟

بچوں سے ساری کہانی درست کروا کر دوبارہ سنائیں۔

بچو! ہمیں اب یاد رکھنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب بنائے، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کرے اور اپنے آپ کو مسلمان کہے، تو پھر وہ جہاں اپنے سب گھر والوں/ خاندان کا خیال رکھتا ہے، وہاں اس کو اس بات کا بھی احساس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی طہارت اور صفائی کا بھی خیال رکھنا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر17 ماحول کی صفائی

- **مقاصد:** اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:
  - اپنے ماحول کی صفائی کی اہمیت کو جان سکے۔
  - ماحول میں موجود اشیاء کے صحیح استعمال کو سمجھ لے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - ماحول
  - کوڑا
  - چیزوں کو دوبارہ استعمال کرنا (Recycling)

- **سبق کا دورانیہ :** 45 منٹ
- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - استاد سبق پڑھاتے ہوئے بچوں کو ذہن نشین کرائے کہ صرف اپنی ذات اور گھر کو ہی نہیں بلکہ ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے۔
  - اس بات کا احساس دلائیں کہ تفریح گاہوں اور باقی مقامات پر جو بھی گندگی موجود ہوتی ہے، اس کی صفائی میں ہم کیسے حصہ ڈال سکتے ہیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! ماشاءاللہ آج تو سب صحابہ کی طرح بیٹھے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہیں (مسکراتے ہوئے کہیں۔) جی کون بتائے گا کہ ہمارا کل کا سبق کیا تھا؟ جو بچے ہاتھ کھڑا کریں ان سے پوچھیں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ جی کل ہم نے جسم کی صفائی کے بارے میں پڑھا تھا۔ ہم اپنے جسم کو صاف کیوں رکھتے ہیں؟ کیونکہ ''صفائی نصف ایمان ہے''۔ اللہ تعالیٰ کو صاف ستھرے لوگ اچھے لگتے ہیں اور نماز پڑھنے کے لیے بھی لازمی ہے کہ خود کو صاف رکھا جائے۔ استاد ان بچوں کی تعریف بھی کر سکتی ہے جو جسمانی طہارت کا مظاہرہ کریں۔

بچو! مسلمان صرف اپنے آپ کو ہی صاف نہیں رکھتا بلکہ اپنے اردگرد سب چیزوں کو بھی صاف رکھتا ہے یعنی اپنے ماحول کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔ ماحول کیا ہوتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

ہمارا کمرہ، بستر، باتھ روم، پورا گھر، پڑوسی، سڑک، سکول، پارک، بازار، ائیر پورٹ، ہسپتال۔ جہاں جہاں ہم ہیں، وہ ہمارا ماحول ہے۔ اگر ہمارا ماحول صاف نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ (بچوں سے پوچھیں)

1) ہم بیمار ہو جائیں گے۔

2) ہمارا ماحول خراب ہو جائے گا۔ (یہاں Ozone layer کے بارے میں بات کریں)۔ جس میں سانس لینا مشکل ہو جائے گا اور ہر طرح کی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

جو کہانی کل شروع کی تھی اس کو ماحول کے اعتبار سے جاری رکھیں۔ فلیش کارڈ کی مدد سے کہانی سنائیں۔

1۔ یہ بچہ صبح اٹھا اور بہت خوش ہے کہ مجھے تو ایک اچھے مسلمان کی طرح معلوم ہے کہ اپنے جسم کو کیسے صاف رکھنا ہے۔ (17.1,17.2,17.3,17.4)

2۔ جب وہ صبح اٹھا تو اس نے سوچا آج تو مجھے چھٹی ہے آج تو میں گھر میں سب کی مدد کروں گا۔

3۔ میں گھر کی صفائی میں امی کی مدد کروں گا۔ (اس کا اپنا کمرہ گندا ہے)۔ وہ امی کے پاس گیا۔ امی باورچی خانے میں کام کر رہی تھیں.. اس نے کہا ''امی مجھے کام بتائیں میں آپ کی مدد کرتا ہوں''۔

4۔ امی کی مدد کرنے کے بعد وہ اپنا ہوم ورک کرنے بیٹھ گیا۔ اس کا دوست آ گیا اور اس کے ساتھ کھیلنے لگ گیا۔

5۔ شام کو اس کے بابا آئس کریم لے کر آئے۔ وہ بہت خوش ہوا۔ بابا کو شکریہ کہا۔ آئس کریم کا کاغذ وہیں پھینک کر آئس کریم کھانے لگ گیا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

6۔امی ابو پارک پر جا رہے تھے۔اس نے کہا میں بھی جاؤں گا کیونکہ اس کی استاد نے بتایا تھا کہ پارک میں جانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔

7۔ راستے میں اس کو بہت سے پتھر نظر آئے۔وہ ان سے کھیلنے لگا اور ادھر ادھر سڑک پر پھینکنے لگا۔اس کو بہت مزہ آ رہا تھا۔

8۔جب وہ تھوڑا آگے بڑھا۔تو سڑک پر کچرا پڑا ہوا تھا۔وہ اس سے بچتے ہوئے نکل گیا کیونکہ اس کو گندگی بالکل بھی پسند نہیں تھی۔

9۔کچھ دیر بعد اس کو واش روم جانے کی حاجت ہوئی۔اس نے درخت کے نیچے پیشاب کر لیا۔ادھر ادھر دیکھا اور کہا کہ اللہ کا شکر ہے کسی نے نہیں دیکھا۔

10۔اب بچہ اپنی امی کے ساتھ بازار گیا۔بڑے مزے سے چپس کھایا اور جوس پیا اور سوچنے لگا کہ اب یہ خالی کاغذ کہاں پھینکوں؟ گاڑی میں پھینکوں گا تو گاڑی گندی ہو جائے گی۔میں تو خود بھی صاف ہوں اور اپنے ماحول کو بھی صاف رکھتا ہوں۔اس لیے اس کو سڑک پر پھینک دیتا ہوں۔سڑک صاف کرنے والا آئے گا اور اٹھا لے گا۔

11۔اس کی امی نے گھر آ کر اس کو کوڑا دیا اور کہا کہ جاؤ اس کو پھینک آؤ۔اس نے سوچا گھر کے آگے پھینکوں گا تو میرے گھر کے سامنے گندگی ہو جائے گی۔چلو میں تھوڑا سا آگے جا کر سڑک پر پھینک دیتا ہوں میرا گھر تو صاف رہے گا۔

اب بچوں سے پوچھیں کیا اس نے مسلمان کی طرح صفائی کا خیال رکھا؟ بچوں سے غلط کاموں کی نشاندہی کروا کر احادیث کی روشنی میں ان کو ماحول کی صفائی کے بارے میں بتائیں۔

- امی کی مدد کرنا تو اچھی بات ہے۔امی کو بھی اچھا لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے۔لیکن سب سے پہلے اپنے کمرے کو صاف کرنا ہے۔کتابیں اپنی جگہ پر رکھنی ہیں اور کپڑے اپنی جگہ۔اپنے باتھ روم کو بھی صاف رکھنا ہے۔

- اگر راستے میں کوڑا نظر آتا ہے تو کوڑے کی ٹوکری ڈھونڈ کر کوڑا اس میں ڈالنا ہے۔راستے میں اگر پتھر پڑے نظر آئیں تو اس کو راستے سے ہٹا دینا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اور پتھر کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دے۔'' refrence

- گھر کو صاف کر کے کوڑا سڑک پر پھینکنے سے کیا ہوگا؟ ہمارا شہر گندا ہو جائے گا اور اگر یہ گند تالاب، نہر، دریا اور سمندر تک چلا جائے تو پانی میں رہنے والے جانور مر جائیں گے۔

- جب ہم پارک میں پکنک مناتے ہیں تو کیا ہوتا ہے کہ ہم مزے مزے سے چیزیں کھا کر کوڑا پارک میں پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا پارک والے خود ہی صاف کر لیں گے۔یہی ہوتا ہے نا بچو؟ (بچوں کو سوچنے اور بولنے دیں)۔اگر ہم سب اپنا اپنا کوڑا صاف کریں تو کیا زیادہ صفائی نہ ہوگی؟

- ہمارے گھر میں کوڑا ہوتا ہے جیسے پیپر پلیٹ، پانی کی بوتلیں، پیپر گلاس وغیرہ اس کو ہم recycle کر سکتے ہیں۔Recycle کا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مطلب ہے دوبارہ استعمال کرنا۔ اگر ہم ان چیزوں کو الگ رکھ لیں اور کسی ایسی جگہ پر دے دیں جہاں چیزیں دوبارہ استعمال ہوتی ہیں تو ہمارا کوڑا ابھی کم ہو جائے گا۔

ان مثالوں کی وضاحت کے لیے استاد بچوں کو یہ اشیاء دکھا بھی سکتی ہے۔

- کھانے پینے کی بچی ہوئی چیزوں کو وہاں رکھ سکتے ہیں جہاں سے پرندے کھا لیں۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن سے کھاد بنتی ہے اس کو باغ میں زمین کھود کر ڈال دے۔(biodegradable)

اس کی مثال کے طور پر کوئی استعمال شدہ اشیاء سے بنی چیز بچوں کو دکھائی جا سکتی ہے۔

- بچو! آپ کو پتہ ہے کہ ہماری چھوٹی چھوٹی کوشش سے ماحول صاف ستھرا رہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو نہایت خوبصورت جنت بنائی ہے، وہاں پر کون لوگ رہیں گے؟ جو صاف ستھرے ہوں گے۔ جو اپنے اردگرد کی چیزوں کو بھی صاف رکھیں گے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 18 صاف دل

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ :

- اپنے جسم کے ساتھ ساتھ دل کی صفائی بھی رکھ سکے۔
- زیادہ سے زیادہ گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔
- تزکیہ نفس کے طریقے جان لے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- روح
- دل

سبق کا دورانیہ: 30 منٹ **خاکہ کا دورانیہ:** 15 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز ،قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ بچے تزکیہ نفس کی اہمیت کا احساس ہو جائے۔
- بچوں کو ایک بار پڑھائی گئی دعا کی دہرائی کرالیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔

> پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔ آخری کلاس میں ہم نے طہارت کے بارے میں پڑھا کہ طہارت کیا ہے؟ طہارت نصف ایمان ہے۔ ہم نے صفائی کیسی رکھنی ہے؟ کیسے اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا ہے؟ اپنی صفائی کے ساتھ ساتھ اور کس کی صفائی کا خیال رکھنا ہے؟ اپنے کمرے، گھر، سکول اور باہر کی جگہوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا ہے۔

بچو! کل ہم نے صفائی کے بارے میں تفصیلاً جانا اپنی بھی اور ماحول کی بھی صفائی کرنے میں کوئی جگہ رہ تو نہیں گئی۔ (بچوں کو سوچنے کا موقع دیں)۔ کوئی ایسی صفائی جس کی بات ہم نے ابھی تک بات نہیں کی؟ جس کی صفائی کے بارے میں ہم نے پڑھا نہیں؟ سوچیں! سوچ کر مجھے بتائیں۔

> یہ بتانے کے ساتھ ساتھ دل کا فلیش کارڈ بچوں کو دکھائیں۔

تو کون سی جگہ کی صفائی کی ہم نے بات نہیں کی؟ جی دل کی صفائی۔ تو آج کا ہمارا سبق دل کے بارے میں ہے۔ ہم اس کی صفائی کیسے کریں گے؟

جس طرح بچو ہم اپنے جسم کو صحت مند رکھنے کے لیے کھانا کھاتے ہیں۔ متوازن خوراک کھانے سے ہمارا جسم طاقت ور ہو جاتا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے لیے سب کام کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہمارا دل صاف ہوگا تو ہم ویسے مسلمان بنیں گے جو اللہ تعالی کے آگے جھکے۔

اصل مسلمان وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو صاف رکھتا ہے۔ اپنا ماحول بھی صاف رکھتا ہے اور دل کی صفائی کو نہیں بھولتا۔

دراصل دل ہمارے جسم کا بادشاہ ہوتا ہے وہ جو حکم دیتا ہے ہمارا جسم وہی کرتا ہے۔ دل اگر صاف، اچھا اور صحت مند ہوگا تو وہ اچھے کام کرنے کا حکم دے گا اور اگر دل گندا ہو جائے تو پھر وہ گندے کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے دل کو بری چیزوں سے دور رکھنا ہے اور دل کو ہر وقت چیک کرنا ہے کہ وہ کہیں ایسے کام کی طرف تو نہیں جا رہا جن سے دل کی صحت متاثر ہو۔

اگر غلطی سے کوئی برا کام ہو جائے تو فوراً استغفار پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں، اچھے کام کریں کیونکہ اچھے کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔ بچو! دل کی صفائی کو ہم ''تزکیہ نفس'' کہتے ہیں۔

بچو! جو دل صاف ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کو رزاق، خالق اور مالک مانے گا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیّٖن سمجھے گا۔ پھر وہ سارے اچھے اچھے کام کرے گا۔ کون سے اچھے کام؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ نماز پڑھے گا، روزہ رکھے گا، زکوۃ دے گا، حج کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو

اچھے کام کرے گا۔کون سے اچھے کام؟ (بچوں سے پوچھیں)۔نماز پڑھے گا، روزہ رکھے گا، زکوۃ دے گا، حج کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے تمام کام کرے گا۔ جب اس کا دل صاف ہوگا تو وہ بڑوں کی عزت کرے گا، چھوٹوں سے پیار کرے گا۔

بچو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلیٰ: 14) ''بیشک کامیاب ہوا وہ جس نے تزکیہ کیا''۔ یعنی اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں تو ہمیں وہ کام کرنے ہوں گے جن سے ہمارا دل صاف رہے۔ وہ کون سے اچھے کام ہیں جن سے ہمارا دل صاف رہے گا؟ جو ہمیں قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی لیے صحابہ اکرامؓ نے آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کی تھی۔

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے نصیحت کرنے کو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم جہاں بھی ہو، اللہ سے ڈرو''۔ اس نے پوچھا ''اور کچھ؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر برائی کے بعد بھلائی کروتا کہ وہ بھلائی اس برائی کو مٹا دے''۔ اس نے عرض کیا ''اور کچھ؟'' آپ ﷺ نے فرمایا'' اللہ کی مخلوق سے اچھے اخلاق سے پیش آو''۔ (جامع الترمذی:3444)

استاد بچوں سے پوچھے کہ نصیحت کیا ہوتی ہے؟ پھر ان کو بتائے کہ جب ہم اپنے سے بہتر انسان سے کوئی اچھی بات پوچھتے ہیں، جس کو سن کر ہم بھی وہی کام کریں، وہ نصیحت ہوتی ہے۔

وہ یہ سب کام کیسے کرے گا؟ اپنے دل سے۔ کیونکہ جب دل صاف ہو، تو سب اچھے کام کرنے کو دل چاہتا ہے۔

بچو! اگر ہمارا دل گندا ہو جائے تو پھر ہم اس سے گندے کام کرنے لگتے ہیں۔ کسی کو معلوم ہے کہ ہمارا دل گندا کیسے ہوتا ہے؟ کن کاموں سے ہمارا تزکیہ نہیں ہوتا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ (18.2)

چلیں ہم ان سب چیزوں کی ایک لسٹ بناتے ہیں جن سے دل گندا ہوتا ہے: غصہ، حسد، برے الفاظ بولنا، ناشکری، قرآن مجید نہ پڑھنا، جھگڑا کرنا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، زیادہ بولنا اور زیادہ کھانا وغیرہ۔

ہر استاد اپنے گروپ اور بچوں کی عمر کے مطابق اس لسٹ کو مکمل کریں۔

بچو! اگر ہمارے دل میں کسی کے لیے برے خیال ہوں گے، ہم بات بات پر غصہ کریں گے، چیخیں گے، تو اس سے ہمارا دل گندا ہو جائے گا۔ اسی طرح کسی کی کوئی اچھی چیز دیکھ کر، کوئی کھلونا، اچھے کپڑے یا اچھا گھر دیکھ کر ہم اس کو دعا دینے کی بجائے اس کی چیزوں کو حسد کی نگاہ سے دیکھیں گے اور سوچیں گے کہ یہ ان کے پاس کیوں ہے میرے پاس کیوں نہیں؟ اس سے بھی دل گندا ہو جائے گا۔ اگر ہم کسی کے ساتھ جھوٹ بولیں، کوئی چیز چرا لیں یا اس سے چھین لیں تو اس سے بھی دل گندا ہو جاتا ہے۔ کسی کو بغیر کسی وجہ کے مارنا، یہ بھی ہمارا دل گندا کرتا ہے۔ قاری صاحب پڑھانے آئیں اور ہم سستی دکھائیں تو ایسا کرنے سے بھی ہمارا دل گندا ہوتا ہے۔ (18.3)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

بچو! اگر ہمارا دل گندا ہو جائے تو ہم نے اس کی صفائی یعنی تزکیہ کیسے کرنا ہے (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ جتنا زیادہ ہم قرآن مجید پڑھیں گے اتنا ہی ہمارا دل صاف ہوگا۔ جتنا زیادہ ہم یہ یاد رکھیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے ہمارا دل صاف رہے گا۔

اب ہم ایسے کام دیکھتے ہیں جن سے دل کا تزکیہ ہو۔ چلیں ہم ان کاموں کی بھی ایک لسٹ بنا لیتے ہیں جو ہمارے دل کو صاف کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ جن کے کرنے سے ہمارا دل ایک 'صحت مند دل' بن جائے گا: انشاء اللہ (18.4)

1۔قرآن کی تلاوت　　　2۔موت کو یاد کرنا　　　3۔اللہ تعالیٰ کا ذکر

4۔شکرگزاری　　　5۔نماز پڑھنا　　　6۔سچ بولنا　وغیرہ

سب سے اہم بات یہ کہ جب ہم دل کو صحت مند رکھیں تو دل کو طاقت اور قوت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھے طریقے سے کرنے لگتا ہے اور اس عبادت میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ جتنا زیادہ قرآن مجید پڑھتا ہے اتنی طاقت اور صحت مزید بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (الرعد:28) ''یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''

قرآن مجید میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ اگر ہمارا دل بری چیزوں سے گندا ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ (بچوں سے پوچھیں)۔ ہم قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ اسی طرح جو دل اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگا رہتا ہے تو اس میں کوئی برے جذبات نہیں آتے۔ ذکر دل اور روح دونوں کے لیے طاقت ہے۔ ذکر الٰہی دل کے لیے ایسا ہے جیسے مچھلی کے لیے پانی۔ ذکر کرنے سے شیطان بھی دور بھاگتا ہے۔ اس کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ ذکر کرنے سے غم دور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور دل ایک صحت مند دل بن جاتا ہے۔ نماز اس ذکر کی سب سے بہترین شکل ہے۔

استاد بچوں کو ایک مختصر تسبیح پڑھا کر اس بات کو محسوس کرواسکتی ہے۔

بچو! اگر ہمارے منہ سے کوئی برا لفظ نکلتا ہے تو اس سے بھی دل گندا ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں گندے الفاظ بھی نہیں بولنے۔

ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے جہاں ہمیں اتنی اچھی باتیں بتائیں، وہاں ہمیں دل کو صاف رکھنے کے لیے دعا سکھائی:

اللھم ات نفسی تقوھا ''اے اللہ میرے دل کو تقویٰ عطا فرما''۔ (صحیح مسلم:7081)

تو چلیں سب مل کر اپنے دل کے لیے دعا پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دل کو پاک کر دے (آمین)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

خاکہ

کردار: استاد اور تین بچے: آمنہ، ریاض، بشریٰ
(استاد کلاس سے مخاطب ہو کر کہتی ہے)
استاد: اسلام علیکم! خاکہ کا وقت ہے۔ ماشاءاللہ سب کو تو پتا ہے کہ اسکٹ دیکھنے کے لیے کس طرح بیٹھنا ہے۔ شاباش! اچھا یہ تین لوگ ہیں، بشریٰ، آمنہ اور رضا۔ دیکھتے ہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟
بشریٰ: میں نے ابھی ابھی غسل کیا ہے اور میں نے صاف ستھرے کپڑے پہنے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو صفائی بہت پسند تھی۔ آپ ﷺ صاف ستھرے رہتے تھے۔ میں بھی مسلم ہوں نا تو میں بھی صاف ستھری رہتی ہوں۔
رضا: میں نے بھی صاف کپڑے پہنے ہیں۔ میں نے ابھی مسواک بھی کی ہے کیونکہ یہ دانتوں کو صاف رکھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ مسواک کو پسند کرتے تھے۔ چلو آؤ کچھ کھاتے ہیں۔
(بشریٰ بسکٹ کھول کر کاغذ وہی پھینک دیتی ہے)۔
رضا: (پریشان ہو کر دیکھتا ہے) ارے ارے یہ تم نے کیا کیا؟
بشریٰ: میں نے کیا کیا ہے؟ (حیران ہو کر)
رضا: تم نے بسکٹ کا کاغذ نیچے پھینک دیا۔ اس طرح تم نے اپنے ماحول کو گندا کر دیا ہے۔ ہمیں اپنے ماحول کو بھی صاف رکھنا چاہیے اور کوڑا بن میں پھینکنا چاہیے۔
بشریٰ: اوہ سوری! مجھے خیال نہیں رہا۔
(اتنے میں آمنہ آتی ہے اس کے پاس ایک کھلونا ہوتا ہے)۔
آمنہ: یہ میں ابھی ابھی لے کر آئی ہوں۔ آؤ مل کر کھیلیں۔
بشریٰ: یہ تو بہت اچھا ہے آؤ مل کر کھیلیں۔
رضا: (دل میں سوچتا ہے ایسا کھلونا مجھے بھی چاہیے اگر میرے پاس نہیں ہے تو ان کے پاس بھی نہ رہے) اوہو! اس طرح تو میرا دل گندا ہو جائے گا اور مجھے تو ہر چیز کی صفائی کا خیال رکھنا ہے۔ اپنے کپڑوں کا، جسم کا، اپنے کمرے کا، پارک کا اور ساتھ ساتھ اپنے دل کو بھی صاف رکھنا ہے۔ (پھر وہ کہتا ہے) آؤ مل کر کھیلیں۔
(اب استاد اس پر تبادلۂ خیال کر کے ختم کرتی ہے)۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

## سبق نمبر 19		اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین کون؟

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین انسان کون ہے۔
- اپنی زندگی میں ہر کام اور چیز کا صحیح استعمال سیکھ لے۔
- قناعت کا اختیار کر سکے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- شئیر
- اللہ کی نظر میں اچھا بننا
- قناعت

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز ،قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ اس سبق کا مقصد امیر یا غریب ہونے کی نشاندہی کرنا نہیں بلکہ اپنے
- حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین بننا ہے۔
- بچوں کو ایک بار دہرائی کرا لیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اچھا بننے کے لیے کیا کیا کرنا ہے؟

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! جی جناب بتائیں ہم نے آخری کلاس میں کیا پڑھا تھا؟

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

- دل کن چیزوں سے گندا ہوتا ہے؟
- دل اگر گندا ہو جائے تو اس کو کیسے صاف کرنا ہے؟

بچو! آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کون سے لوگ / بچے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اچھے لگتے ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کون ہیں؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اللہ تعالیٰ خالق، رزاق اور مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ دنیا بنائی ہے، انسان بنائے ہیں اور انسانوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اس لیے سب برابر ہیں۔ ان سب انسانوں میں سے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ کس کو پسند کیا؟ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ مسلمان کو پسند کیا۔ (پرانا فلیش کارڈ دکھائیں)

مسلمان کون ہوتا ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ مسلمان وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ ہر کام کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے کرتا ہے۔ مسلمان نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، حج کرتا ہے، سچ بولتا ہے، بڑوں کی عزت کرتا ہے، چھوٹوں سے پیار کرتا ہے۔ قرآن مجید پڑھتا ہے۔ اپنے لیے جو چیز پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرتا ہے۔

پچھلے اسباق میں سے چند اہم نکات اور فلیش کارڈز کو دہرایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سب کو بنایا ہے اور اس میں سے مسلمان کو پسند کیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار مسلمان وہ کام کرنے لگتا ہے، جو اس کو پسند ہوتے ہیں۔ وہ یہ دیکھتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے۔ تو آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے بھی کون سا مسلمان اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین ہے؟

فلیش کارڈ کے ذریعے بچوں کو کہانی سنائیں۔

بچو! ہم اس کہانی میں دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کون بہترین ہے اور پھر ہم وہی کام کریں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکیں۔ بچو! آپ کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی ہے اور اس میں موجود ہر چیز بھی۔ کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے کنٹرول میں ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں کچھ لوگوں کو زیادہ دیتا ہے اور کچھ کو کم۔ اس طرح اللہ تعالیٰ امتحان لیتے ہیں کہ جس کو میں نے زیادہ دیا ہے وہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کیا کرتا ہے اور جس کو کم دیا ہے وہ کیا کرتا ہے؟

اب ان چاروں بچوں میں دو کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے اور دو کو کم دیا ہے۔ جن دو بچوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ دیا ہے وہ احمد اور سلیمان ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دیا ہے۔ دونوں کے پاس بہت بڑا گھر ہے، گاڑیاں ہیں، بہت زیادہ کھلونے بھی ہیں۔ ایک تو گھر کھلونوں سے ہی بھرا ہوا ہے اور پھر دونوں کے گھر میں روزانہ مزے مزے کے کھانے بھی پکتے ہیں۔ کبھی پیزا (pizza) آ رہا ہے تو کبھی برگر۔ کبھی آئس کریم آ رہی ہے تو کبھی پھل۔ ان کے پاس بہت سارے پیسے ہیں۔ (19.1)

احمد جب بھی اپنے کھلونوں سے کھیلتا ہے دوسروں کے ساتھ شیئر نہیں کرتا۔ اگر ملازم کا بچہ کھیلنے آ جائے تو اس کو ڈانٹ کر بھگا دیتا ہے۔ جب چاہتا ہے تو صرف تب اپنے دوستوں کے ساتھ کھلونے شیئر کرتا ہے۔ اپنے بہن بھائیوں کو بھی نہیں کھیلنے دیتا۔ ہر وقت غصے میں ہی رہتا ہے اور سب سے لڑتا ہے۔ جب کہ سلیمان جب بھی اپنے کھلونوں سے کھیلتا ہے سب کے ساتھ شیئر کرتا ہے۔ اگر اس کے کزن آ جائیں یا ملازم کے بچے، سب کے ساتھ شیئر کرتا ہے۔ اس کو شیئر کر کے بہت مزا آتا ہے اور وہ خوش بھی رہتا ہے۔ احمد جب بھی کوئی کھانے کی چیز کھاتا ہے تو بسم اللہ پڑھنا بھول جاتا ہے اور کھڑے کھڑے ہی کھاتا پیتا ہے۔ وہ ہر وقت کھیلنے اور کھانے میں مصروف رہتا ہے اس لیے اس کو نماز کا وقت بھی نہیں ملتا بار بار کھانے کے باوجود اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اسی وجہ سے اس کو بہت غصہ آتا ہے۔

دوسری طرف سلیمان نے جب بھی کھانا یا کوئی بھی چیز کھانی ہو وہ ہاتھ دھو کر بسم اللہ پڑھ کر، آرام سے بیٹھ کر کھاتا ہے، بالکل رسول اللہ ﷺ کی طرح۔ دوسروں کے ساتھ کھانے کو شیئر کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ سلیمان کے قاری صاحب آتے ہیں تو وہ جلدی سے ان سے پڑھنے کے لیے جاتا ہے۔ وہ بہت شوق سے قرآن مجید اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرتا ہے اور غریبوں کی بھی مدد کرتا ہے۔ دوسروں کے کام کر کے وہ بہت خوش رہتا ہے۔

سلیمان احمد کا دوست تھا یہ دونوں ایک دوسرے کے گھر آتے جاتے تھے۔ احمد اکثر دیکھتا اور سوچتا کہ سلیمان تو بہت خوش رہتا ہے اس کو تو کبھی غصہ نہیں آتا لیکن مجھے کیوں اتنا غصہ آتا ہے۔ اور میں خوش بھی نہیں رہتا حالانکہ میرے پاس وہ سب چیزیں ہیں جو سلیمان کے پاس ہیں۔ میرے پاس بھی ڈھیروں کھلونے ہیں اس کے پاس بھی ہیں۔ اس کے پاس بھی پیسے ہیں میرے پاس بھی ہیں لیکن سلیمان خوش رہتا ہے۔ اس لیے ایک دن احمد نے سلیمان سے جا کر پوچھا کہ تم اتنے خوش کیسے رہتے ہو؟ تم ایسا کیا کرتے ہو جس کی وجہ سے تم خوش رہتے ہو؟ (19.2)

بچوں کی رائے سنیں کہ وہ خوش کیوں رہتا ہے پھر خود بتائیں۔

بچو! سلیمان نے کہا میں بس ہر دن ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کرتا ہوں۔ صبح سویرے اٹھتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں۔ قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ پھر میں اپنے روزانہ کے کام کرتا ہوں۔ احمد نے کہا کہ تم صبح کیسے اٹھ جاتے ہو؟ میرے سے تو نہیں اٹھا جاتا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سلیمان نے کہا اگر تم رات کو جلدی سو جاؤ گے تو صبح جلدی اٹھ جاؤ گے۔ احمد نے پوچھا اور تم کیا کرتے ہو؟ سلیمان نے کہا کچھ خاص تو نہیں لیکن اپنی چیزیں (کھلونے، کھانا، پیسے) دوسروں کے ساتھ شیئر کرتا ہوں۔ احمد نے پوچھا کہ یہ سب چیزیں تم نوکر کے بچوں کے ساتھ بھی شیئر کرتے ہو؟ سلیمان نے جواب دیا ''ہاں''! احمد ناک منہ بنانے لگا اور کہا ''میں تو نہیں کرتا''۔ سلیمان نے احمد کو کہا ''جب تم اپنی چیزیں دوسروں کے ساتھ شیئر کرو گے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلیں گے تو تمہیں بہت مزا آئے گا اور تم خوش بھی رہو گے''۔ سلیمان نے یہ بھی بتایا کہ وہ ہر وقت اور ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔۔ احمد بولا ''بھئی میرے پاس تو نماز اور قرآن مجید کا وقت نہیں ہوتا۔ سوچتا ہوں کہ کروں گا مگر وقت ہی نہیں ملتا۔ تم کیسے نکال لیتے ہو''؟ سلیمان نے کہا ''اگر تم دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرو گے تو وقت بھی نکل آئے گا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں پر غور و فکر کرو گے، سوچو گے تو تم خوشی سے اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرو گے۔ قرآن مجید پڑھنے سے ہمارا دل بھی خوش رہتا ہے اس لیے روزانہ قرآن مجید پڑھنا چاہیے۔ اب احمد بھی خوش تھا کیونکہ اس نے سلیمان کی طرح تمام وہ کام کرنے شروع کر دیے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

بچوں کو اس کہانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے طریقے واضح کریں۔

اسی طرح دو غریب بچے تھے ان کو احمد اور سلیمان کی طرح بہت کچھ تو نہیں ملا تھا مگر ان کا بھی ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ ان کے پاس نہ تو کوئی گاڑی تھی اور نہ ہی کوئی کھلونا تھا۔ کھانا بھی کبھی کبھار کھانے کے لیے نہیں ہوتا تھا۔ پیسے بھی ان کے پاس کم تھے۔ علی کو ہر وقت غصہ آتا کہ ''کیا ہے میرے پاس؟ نہ کھلونے ہیں نہ پیسے اور نہ گاڑی۔ علی امیر لوگوں کو دیکھتا تو اس کو اور غصہ آتا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اتنا زیادہ دیا ہے اور مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔'' وہ امیر بچوں کو دیکھتا تو ان سے حسد کرتا۔ اپنے آپ کو برا بھلا کہتا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں اور پھر غصے میں وہ نماز، قرآن مجید کچھ نہیں پڑھتا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ کرتا۔ جب کہ دوسری طرف اس کا دوست محسن تھا۔ اس کا گھر بھی علی کے گھر جیسا تھا اس کے پاس نہ کوئی کھلونا تھا اور نہ ہی پیسے اور نہ ہی روزانہ کھانے کو کچھ ملتا تھا۔ اس نے کہیں جانا ہوتا تو وہ پیدل چلا جاتا کیونکہ اس کے پاس کوئی گاڑی بھی نہیں تھی۔ (19.3)

فلیش کارڈ کے ذریعے چیزوں کو موازنہ کریں۔

بچو! اس کے باوجود وہ پیدل چلنے میں بھی خوش رہتا۔ کھانا جو بھی مل جاتا وہ خوشی خوشی کھا لیتا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا۔ وہ تھوڑی چیزوں پر بھی خوش رہتا۔ ہر وقت دوسروں کی مدد میں لگا رہتا۔ نماز پڑھتا، قرآن مجید پڑھتا اور قرآن مجید پڑھ کر جو سیکھتا وہ دوسروں کو بتاتا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ بھی کرتا۔ اگر پیسے نہ ہوتے تو اچھی سی مسکراہٹ ہی دے دیتا۔ وہ امیر بچوں کو دیکھ کر خوش رہتا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی زیادہ دے دیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔

علی جب بھی محسن سے ملتا تو دیکھتا کہ محسن خوش رہتا ہے اس کا دل بھی خوش ہے۔ وہ کبھی بھی غصے میں نہیں ہوتا۔ ہر وقت ہر ایک کی مدد کرنے کو تیار رہتا ہے۔ علی اس کو دیکھ کر سوچتا کہ اس کے پاس نہ تو بڑا گھر ہے اور نہ بڑی گاڑیاں اور نہ مزے مزے کے کھانے لیکن

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

یہ پھر بھی خوش رہتا ہے۔ کیسے؟ علی نے سوچا کہ آج وہ ضرور محسن سے پوچھے گا کہ وہ اتنا خوش کیسے رہتا ہے؟

استاد بچوں سے رائے لے کہ وہ اتنا خوش کیسے رہتا ہے؟ پھر خود بتائیں۔

محسن مسلمان بچہ ہے اس لیے اس کو زیادہ ملے یا کم وہ دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ وہ امیر لوگوں کو دیکھ بھی خوش رہتا اور اس کی جو چیز چاہیے ہو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے کیونکہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہیں۔ دنیا میں زیادہ یا کم اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے اور کچھ لوگوں کو کم اور کچھ کو زیادہ دے کر اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لیتا ہے۔

علی کے پوچھنے پر محسن نے بتایا کہ ہمیں دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر کم دیا تو کیا ہوا شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے رہنے کو گھر دیا، کھانے کو روٹی دی اور ہمیں صحت مند بنایا۔ محسن نے کہا ''میں کیوں شکر ادا کروں اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہی کیا ہے؟'' محسن نے علی کو سمجھایا کہ ''ایسا نہیں کہتے۔ آپ تھوڑے پر اللہ کا شکر ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ دے گا۔ آپ لوگوں کے ساتھ اپنی چیزیں شیئر کریں گے تو برکت بھی ملے گی اور آپ خوش بھی رہیں گے۔'' علی نے کہا ''میرے پاس ہے ہی کیا جو میں دوسروں کو دوں؟'' محسن نے اس کو بتایا کہ '' آپ کو جو بھی اللہ تعالیٰ نے تھوڑا زیادہ دیا ہے۔ اسی میں سے دوسروں کو دیں۔ اگر آپ کھانے میں خالی روٹی کھا رہے ہیں تو اس میں سے ہی دوسرں کو دیں۔ پھر دیکھنا آپ کے اندر کتنی تبدیلی آئے گی۔ اور جب آپ کو کسی کی کوئی چیز پسند آئے تو اس سے حسد مت کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے مانگو۔ نماز پڑھو، قرآن مجید پڑھو۔ اس طرح کرنے سے دل بھی خوش رہے گا۔ جب اللہ تعالیٰ زیادہ دیں یا تھوڑا اس پر خوش ہو تو اس کو قناعت کہتے ہیں۔

قناعت کے لفظ کو بچوں کے ساتھ چند بار دہرائیں اور بچوں سے ڈسکس کریں کہ ان چار بچوں میں سے کس میں قناعت موجود تھی۔

بچو! آپ سب نے چار بچوں کی کہانی سنی۔ اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس کہانی سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ کو زیادہ اور کچھ کو کم دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب لوگ برابر ہیں چاہے وہ غریب ہو یا امیر۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں لوگوں کا عمل ہوتا ہے۔ اگر اچھا عمل کریں تو وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں اچھا بناتا ہے۔ تو بچو جو ہر کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے گا، خواہ اس کے پاس زیادہ ہو یا کم، تو وہی اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے اچھا ہوگا۔

فلیش کارڈ دکھائیں اور جن بچوں نے اللہ کی رضا کا کام کیا، اس پر گولڈن سٹار لگائیں۔

اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے اچھا بننے کے لیے کیا کرنا ہے:

- اللہ تعالیٰ سے محبت
- اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو ماننا، خواہ دل چاہے یا نہ
- اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ
- کم ہو یا زیادہ سب کے ساتھ ضرورت کے مطابق شیئر کرنا
- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، مثلاً نماز، قرآن مجید پڑھنا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 20 معیارِ زندگی

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:

- معیارِ زندگی کی حقیقت کو جان لے۔
- اپنے ملازمین اور معیار زندگی میں کم لوگوں کی عزت کر سکے۔
- کسی بھی کام اور انسان کو حقیر نہ جانے۔

وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:

- معیار (Status)
- مددگار

سبق کا دورانیہ: 45 منٹ

درکار اشیاء: فلیش کارڈز ،قرآن مجید۔

رہنمائی برائے اساتذہ:

- استاد سبق پڑھاتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھے کہ بچوں ملازمین کے ساتھ برتاؤ یہ اپنے گھر اور معاشرے کے بڑوں سے سیکھتے ہیں۔
- بچوں کو ایک بار دہرائی کرالیں کہ کس طرح آپ مدد کریں گے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! ہم پڑھ چکے ہیں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے کنٹرول میں ہے۔ اس کی مرضی ہے جس کو چاہے زیادہ دے جس کو چاہے کم دے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں لوگوں کو کم یا زیادہ دے کر ٹیسٹ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ کون کیسے عمل کرتا ہے؟ کون کتنا دوسروں کا خیال رکھتا ہے؟ اپنی چیزیں شیئر کرتا ہے یا نہیں۔ صبر کرتا ہے یا نہیں۔ غصہ ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ سب دنیا میں ہمارا امتحان ہے۔

پچھلے سبق کے اہم نکات دہرائیں اور اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر ایک کو بھیجا اور ہر ایک کو کام بھی دیا۔ پھر اس کام کو کرنے کے لیے انسان کو عقل، سمجھ، ہمت، طاقت، پیسے، ہنر اور بہت ساری چیزیں دیں۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ ساری چیزیں برابر نہیں دیں۔ کسی کو زیادہ اور کسی کو کم۔ بچو! اللہ تعالیٰ نے ایسا کیوں کیا؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اس لیے تاکہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہیں، ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اسی لیے تو دنیا میں کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی نرس ہے کوئی آفیسر ہے تو کوئی نوکر، کوئی استاد اور کوئی سکول میں آیا اور چوکیدار۔ اس کو معیار یا status کہتے ہیں (بچوں کے ساتھ یہ لفظ دہرائیں)۔

ہر ایک کا معیار (status) یعنی رہنے کا انداز، کھانا پینا، کام ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ہر کوئی اپنی جگہ بہت اہم ہے چاہے وہ ڈاکٹر ہے یا نرس۔ دونوں اپنی جگہ اہم اور ضرورت کا کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر کا نرس کے بغیر کام کرنا مشکل اور نرس کا ڈاکٹر کے بغیر کام کرنا مشکل ہے۔ (20.1)

بچوں کو کوئی اور مثال بھی دی جا سکتی ہے۔ مثلاً اسکول میں کام کرنے والے، گھر میں کام کرنے والے وغیرہ۔

بچو! اسکول میں ہمیں کون کون کام کرتا نظر آتا ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ استاد جو بچوں کو پڑھاتی ہے، ان کے ساتھ کلاس میں آیا جی۔ پھر گیٹ پر کھڑے چوکیدار چاچا۔ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ کیونکہ چوکیدار چاچا اپنی ڈیوٹی اچھی طرح کرتے ہیں کسی کو اندر آنے نہیں دیتے آیا جی استاد کی مدد کرتی ہیں۔ بچوں اور استاد کے آنے سے پہلے ساری کلاس روم اچھی طرح صاف کرتی ہیں۔ سب چیزیں تیار رکھتی ہیں تو ہی بچے آرام سے بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ اگر یہ مددگار نہ ہوتے تو ایک استاد کے لیے سب کام دیکھنے بہت مشکل ہو جاتے۔ (20.2)

بچو! اسی طرح ہم گھر میں دیکھتے ہیں کہ ہماری امی سارا دن گھر میں کام کرتی ہیں۔ کھانا پکانا، کپڑے تیار کرنا، صفائی کا خیال رکھنا، بازار سے ضرورت کی چیزیں لانا۔ ان کے مددگار کون ہوتے ہیں؟ ماسی، ملازم وغیرہ۔ یہ لوگ سارا دن امی کی مدد کرتے ہیں۔ اگر کسی دن ان میں سے کوئی ایک نہ آئے تو گھر کیسا ہوتا ہے؟ گندا۔ امی کو اکیلے اتنا زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور وہ تھک جاتی ہیں اور بہت سے

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کام وقت پر بھی نہیں ہوتے۔ (20.3)

- اسی لیے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مختلف معیار (Status) دیے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے سب کا معیار ایک جیسا رکھا ہوتا یعنی سب ڈاکٹر بن جاتے یا سب استاد تو پھر کام کیسے درست ہوتا؟ تو یہ سب لوگ جو آیا، ماسی، سبزی والا ہے، یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں اور ہمیں ان سب کو بھی عزت دینی ہے۔
- بچو! ان کو عزت کیسے دینی ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ ہم ان کے کام کو برا نہیں سمجھیں گے کہ اف یہ تو چوکیدار ہے، ماسی ہے۔ ہمیں ان کو سلام کرنا ہے۔ ان کا حال پوچھنا ہے۔ ان کی مدد کرنی ہے ان کا خیال رکھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارا مددگار بنایا ہے۔
- اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ پھل/سبزی/آئس کریم بیچنے والا اور کوڑا اٹھانے والا یہ سب لوگ کیا کرتے ہیں؟ سب صبح صبح اپنی ڈیوٹی کے لیے نکل آتے ہیں۔ تیز دھوپ میں کام کرتے ہیں۔ سب کتنی محنت کرتے ہیں ہمارے دروازے پر آکر ہمیں چیزیں دیتے ہیں۔ ہمارے گھروں کا کوڑا کرکٹ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔
- بچو! جو محنت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا تھا کہ کسی کے پاس زیادہ چیزیں ہوں یا کم، اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا بلکہ یہ دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات کون مانتا ہے۔ تو بچو! کیا معلوم، کوئی دیکھنے میں بہت معمولی لگ رہا ہو، مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت اہم ہو۔ تو آج سے ہم نے سب کی عزت کرنی ہے۔ اگر کوئی گھر آئے تو ان کو سلام کرنا ہے۔ پانی کا پوچھنا ہے اور کسی کے کام کو گندا کام نہیں کہنا بلکہ یاد رکھنا ہے کہ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور دنیا میں اللہ تعالیٰ نے سب کو مختلف کاموں میں بانٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی کام برا نہیں ہے بلکہ جو بھی محنت کر کے کماتا ہے وہی کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس لیے ہم نے محنت کرنے والے کے کام کو برا نہیں کہنا۔ ان کے کام کو عزت دینی ہے۔ ویسے بھی یہ سب لوگ ہمارے مددگار ہیں ان کے بغیر ہمارے کام مشکل ہو جائیں گے۔
- بچو! آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ کبھی بھی کسی کام کو کرتے ہوئے آپ ﷺ نے شرم محسوس نہیں کی۔ آپ ﷺ کا کپڑا اگر پھٹ جاتا تو آپ ﷺ اس کو خود سی لیتے۔ اگر جوتا ٹوٹ جاتا تو اس میں خود ٹانکا لگا لیتے۔ گھر کے کاموں میں بھی مدد کرتے۔ مدینہ آکر جب مسجد نبوی تعمیر کی جا رہی تھی تو آپ ﷺ نے خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اسی طرح جنگ خندق کے موقع پر بھی آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر خندق کھودی۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنا کام کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں کی جو بھی کام کرنا ہوتا خوشی خوشی اس کو کرتے۔
- اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو برابر بنایا ہے۔ سب انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہیں کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کام کو نہیں بلکہ انسان کے دل کو دیکھتے ہیں کہ اس نے یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کیا کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نے اگر کسی کو چوکیدار، ماسی ،نوکر بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ اس لیے بنایا کہ سب ایک دوسرے کے مددگار رہوں۔

آپ سب بچوں کی جب چھٹیاں ہوں تو آپ کا ہوم ورک یہ ہے کہ آپ نے سب کی مدد کرنی ہے اور ان کی عزت بھی کرنی ہے۔ان سے نرمی سے بات کرنی ہے۔ان کی مدد کیسے کریں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔مثلاً کھانا کھا کر پلیٹ خود کچن میں رکھ دیں، اپنا کمرہ خود ٹھیک کر لیں، گندے کپڑے دھونے والی جگہ پر رکھ دیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق نمبر 21 اسلام میں سادگی کا تصور

- **مقاصد:** اس سبق کے اختتام پر بچہ اس قابل ہو جائے کہ:
  - دنیا کی زندگی کی حقیقت کو جان لے۔
  - دنیا کو آخرت کمانے کا ذریعہ سمجھے۔
  - سادگی کے معیار کے لیے رسول اللہ ﷺ کی اسوہ سے سبق لے۔

- **وہ خاص الفاظ (key words) جو اس سبق میں استعمال کیے جائیں گے:**
  - دنیا اور آخرت

- **سبق کا دورانیہ:** 30 منٹ
- **ایکٹیویٹی کا دورانیہ:** 15 منٹ

- **درکار اشیاء:** فلیش کارڈز، قرآن مجید، ایکٹیویٹی کارنر بنانے کے لیے سامان۔

- **رہنمائی برائے اساتذہ:**
  - ایکٹیویٹی کرواتے وقت استاد ذہن میں رکھے کہ بچوں کو سادگی کا ایک عملی اور مثبت اثر دینا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سبق

سلام اور دعا سے کلاس کا آغاز کریں۔ بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ الحمدللہ! ہم اس کورس کے اختتام پر پہنچ چکے ہیں۔ ہم نے سیکھا کہ اللہ تعالیٰ کن کاموں سے راضی ہوتے ہیں۔ ہم نے بار بار سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سے کام کیسے کرتے تھے کہ ہم بھی ویسے کام کر کے جنت میں جاسکیں۔

پچھلے سبق کے اہم نکات چند فلیش کارڈ دکھا کر دہرا لیں پھر اگلے سبق کی طرف بڑھیں۔

اچھا آج ہم ایک ایکٹویٹی کریں گے:

ایک بالٹی میں پانی لے کر بچوں کے پاس آئیں اور ان سے تبادلۂ خیال کریں۔

اس بالٹی میں پانی ہے اور میں اس میں اپنی انگلی ڈال کر باہر نکالوں گی اور سب غور سے دیکھیں گے کہ میری انگلی پر کتنا پانی لگا ہے؟ (بچوں کو گیلی انگلی دکھا کر پوچھیں)۔ ایک قطرہ!(21.4)

یہ ایکٹیویٹی سب بچوں سے باری باری کروائی جاسکتی ہے۔ اب سب بچے باری باری بتائیں کہ ان کی انگلی پر کتنا پانی تھا۔ ایک یا چند قطرے۔

بچو! کون سا پانی زیادہ ہے؟ وہ قطرہ جو ہماری انگلی پر لگا ہے یا جو اس بالٹی میں ہے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔

اچھا اب میں آپ کو ایک حدیث سناتی ہوں۔ سب صحابہؓ کی طرح بیٹھ جائیں۔

سیدنا مُستَوْرِدْ بن شداد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَاللّٰہِ مَا الدُّنیَا فِی الْآخِرَۃِ اِلَّا مِثْلَ مَا یَجعَلُ اَحَدُکُم اِصْبَعَہُ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ یَحْیٰ بِا لسَّبَا بَۃِ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَا تَرْجِعُ؟ (صحیح مسلم: 2858)

اللہ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی یہ انگلی دریا میں ڈالے۔ یحیٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا، پھر دیکھے کہ کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے؟

بچو! یہ جو دنیا جس میں ہم رہتے ہیں، اس قطرے کی طرح ہے جو ابھی ہماری انگلی پر تھا اور آخرت، وہ زندگی جو مرنے کے بعد شروع ہوتی ہے وہ اس بالٹی والے پانی کی طرح ہے۔ اس میں سے کون سا زیادہ ہے؟ آپ کیا لینا چاہیں گے؟ (بچوں کو جواب دینے دیں)۔ اگر زیادہ آخرت میں ہے تو پھر آپ کے خیال میں کون سی جگہ زیادہ بہتر ہے؟

جی! اس دنیا میں ہم نے تھوڑا عرصہ رہنا ہے۔ لیکن آخرت، ہمیشہ کی زندگی ہے۔ جیسے اس بالٹی کا پانی زیادہ اور انگلی پر ہیں۔ اسی طرح دنیا بہت کم اور آخرت زیادہ ہے۔

لیکن اس بات کا کیا مطلب ہے؟ (بچوں کو بولنے دیں)۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا میں ہمیں جو بھی ملے، خواہ ہمیں وہ بہت زیادہ

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لگے، مگر آخرت کے مقابلے میں وہ بہت کم ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہمیں اس دنیا میں بھیجا ہے اس مقصد کے لیے کہ ہم یہاں ایسے کام کریں کہ ہمیں آخرت میں بھلائی ملے۔

یعنی یہ والی جو ہماری زندگی ہے وہ ہے کام کرنے کے لیے اور آخرت والی زندگی جس میں ہم نے ہمیشہ رہنا ہے، وہ آرام اور مزے کے لیے ہے۔

بچو! اس زندگی میں ہم نے تھوڑا وقت رہنا ہے اور یہاں ہم نے وہ کام کرنے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھائے ہیں۔ پھر ہمیں ان شاء اللہ جنت ملے گی۔ اگر ہم نے اس زندگی میں اچھے کام کیے ہوں گے تو آخرت والی زندگی ہماری بہت مزے والی ہوگی۔ (21.2) (21.3)

اس لیے ہم نے اس دنیا میں رہتے ہوئے وقت اور اپنی ہمت کو ضائع نہیں کرنا۔ بلکہ ایسے کام کرنے ہیں کہ ہمیں آخرت کا زیادہ فائدہ مل جائے مثلاً! اگر ہمارے پاس پیسے زیادہ ہیں تو ہم نے ان کو وہاں خرچ کرنا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے۔

بچوں سے ان کاموں کی مثالیں لیں جو اس زندگی میں کریں گے کہ آخرت بہترین ہو سکے۔

بچو! رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا یقین تھا، اس لیے آپ ﷺ نے اس دنیا میں بہت سادہ زندگی گزاری۔ آپ ﷺ بہت سادہ رہتے تھے۔ آپ ﷺ کا بستر بھی سخت ہوتا تھا۔ وہ نرم بستر پر بھی نہیں سوتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حجرے میں آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے اور چھال بھری ہوئی تھی ٹیک لگائے ہوئے، ایک کھری چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے جسم پر چٹائی کے نشان تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کمرے میں ادھر ادھر نظر دوڑائی چند کچی کھالیں اور ببول کے پتے تھے۔ ایک طرف کھانے کے لیے تھوڑی سی کھجور رکھی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "عمر رضی اللہ عنہ کیا بات ہے"؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہ روؤں۔ آپ کے جسم پر چٹائی کے نشان ہیں اور آپ ﷺ کے گھر میں جو سامان ہے وہ مجھے نظر آ رہا ہے۔ ادھر قیصر و کسریٰ جو آرام سے ہیں عیش کر رہے ہیں۔ دنیا کا ہر طرح کا آرام مل رہا ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ پھر ایسی تنگ زندگی گزار رہے ہیں"۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر کیا تمہیں پسند نہیں کہ ہم آخرت لیں اور وہ دنیا؟" (بخاری: 4913)

رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کی زندگیوں سے مزید مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ انھوں نے کس طرح سادگی کو اپنایا اور آخرت کو اس دنیا پر ترجیح دی۔

ہمیں اس دنیا میں سادہ زندگی گزارنی ہے۔ بہت زیادہ اپنے لیے چیزیں نہیں لینی بلکہ زیادہ سے زیادہ دوسروں کی مدد کرنی ہے۔ اپنی چیزوں کو شیئر کرنا ہے۔ تھوڑی چیزوں میں گزارا کرنا ہے کیونکہ یہ دنیا کام کرنے کے لیے ہیں اور آخرت میں ہم ان شاء اللہ

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مزہ کریں گے۔

بچوں کے لیے کلاس کے دو کونے سیٹ کریں۔ ایک کو بہت سادہ رکھیں اور دوسرے میں مال و دولت سے سجانے کا اصراف دکھائیں۔ پھر بچوں کو سمجھائیں کہ جو یہاں زیادہ وقت، مال اور صلاحیت لگائے گا تو آخرت کا نقصان کرے گا۔ (21.4) (21.5)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

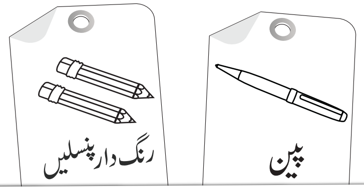

درکار اشیاء

ہدایات:

1. فوٹو کاپی شدہ کاغذ لیں۔
2. رنگ بھریں۔
3. خانوں میں تصویر کے مطابق کلاس کے اصول لکھیں۔

INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

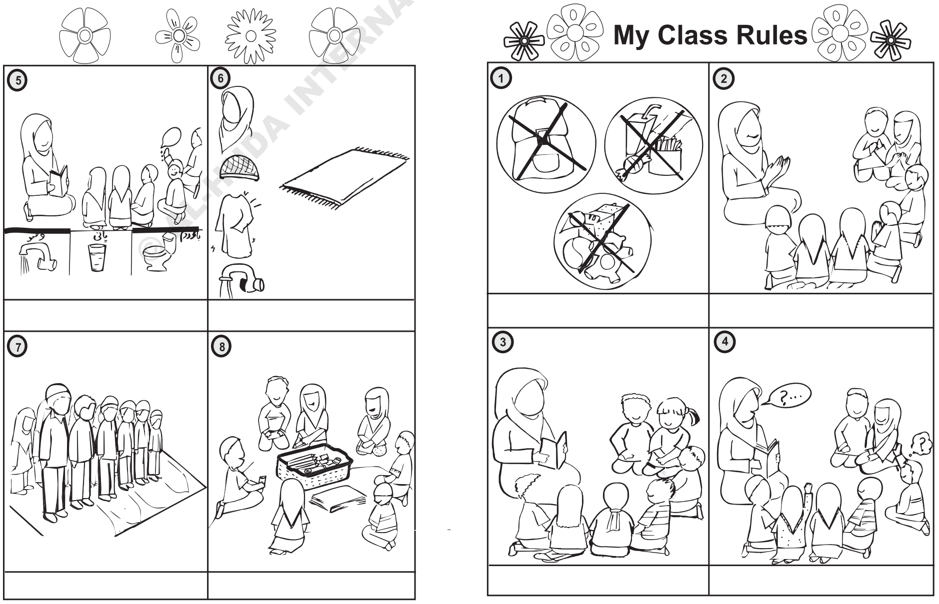

فوٹو کاپی شدہ کاغذ

My Class Rules

1

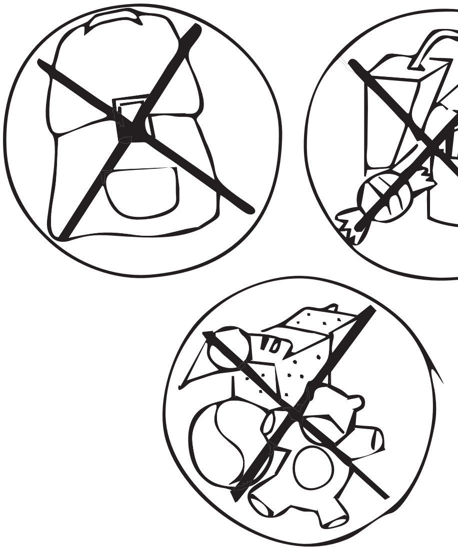

2

3

4

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

5

6

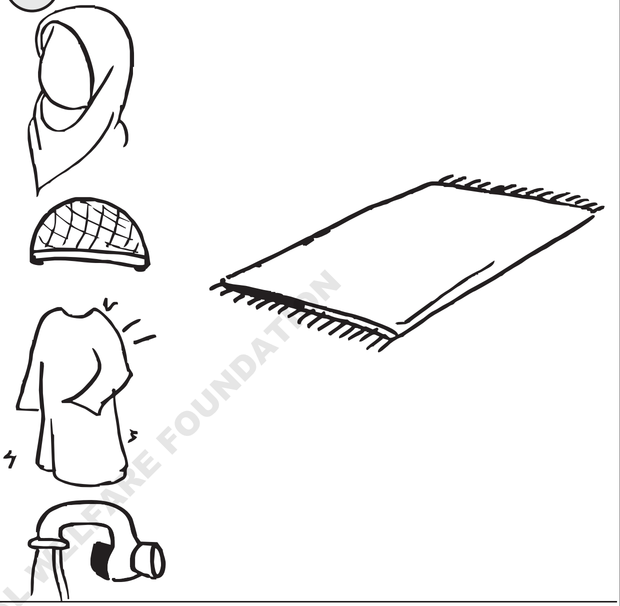

7

8

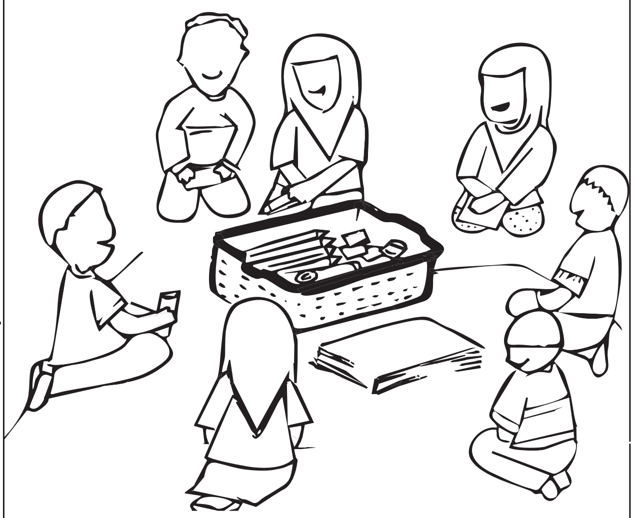

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

درکار اشیاء

طریقہ کار:

1. فوٹو کاپی شدہ کاغذ لیں۔
2. رنگ بھریں۔
3. کاٹیں اور متعلقہ تصویر کے نیچے چپکائیں۔

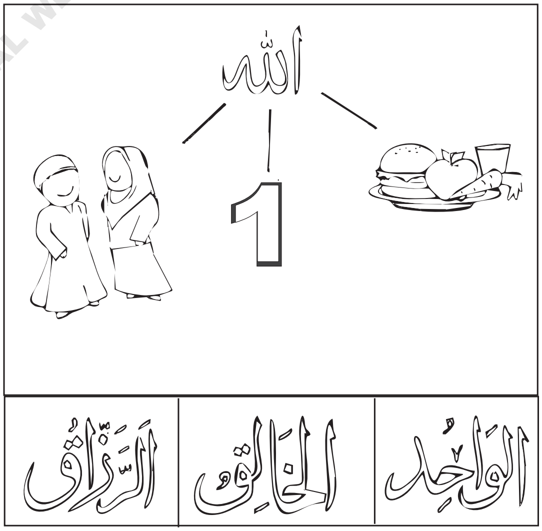

فوٹو کاپی شدہ کاغذ

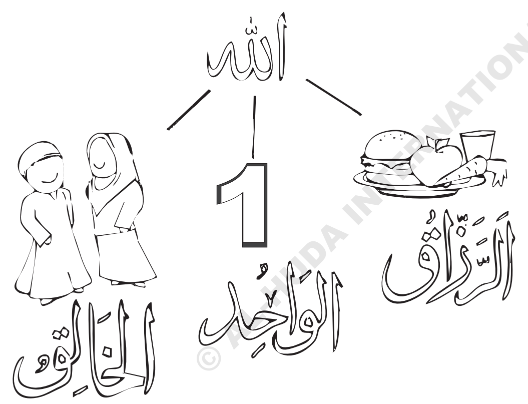

مکمل خاکہ

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

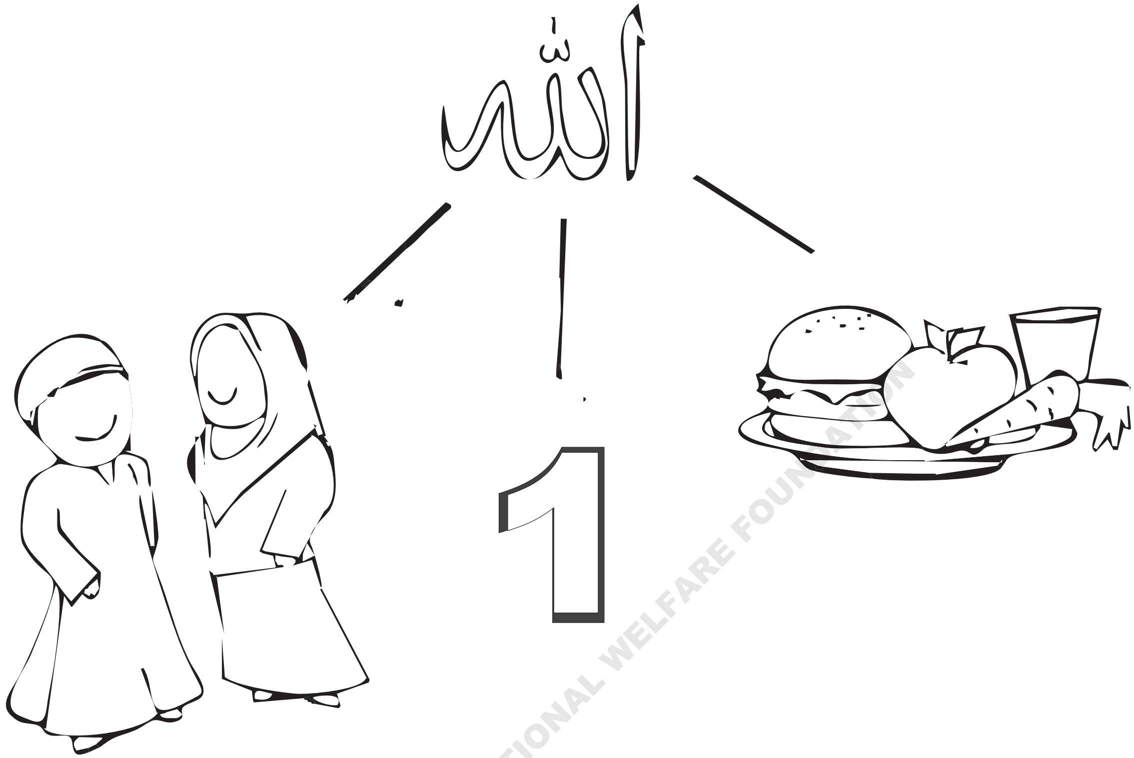

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اَلرَّزَّاقُ	اَلخَالِقُ	اَلوَاحِدُ

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر3 :اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت

طریقہ کار:

1. فوٹو کاپی شدہ کاغذ کاٹیں۔
2. رنگ بھریں ۔
3. لائنوں سے دوہرا کریں، چپکائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

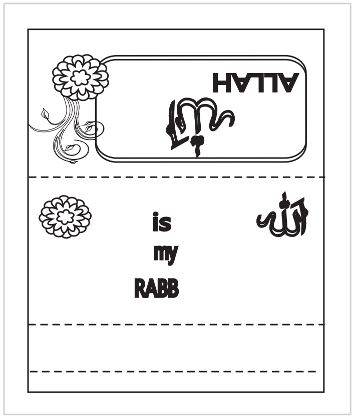	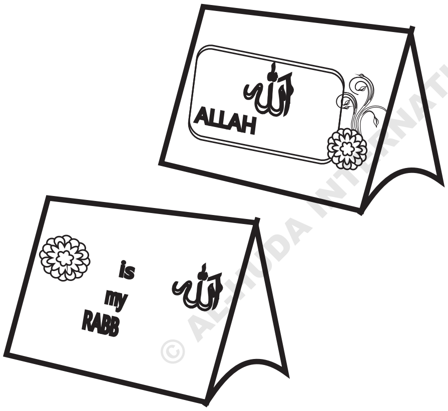
فوٹو کاپی شدہ کاغذ	مکمل خاکہ

ALLAH

الله

الله

is

my

Rabb

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی : نمبر4 : رسول اللہ ﷺ خَاتِمُ النَّبِیِّین

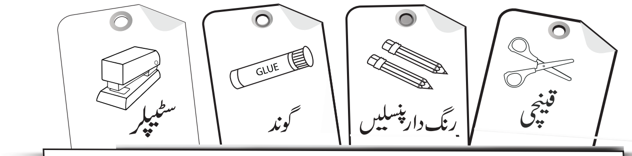

درکاراشیاء

طریقہ کار:

	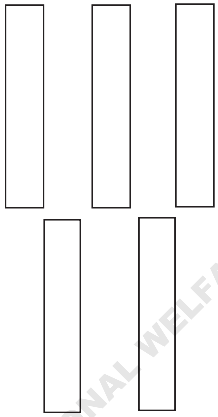	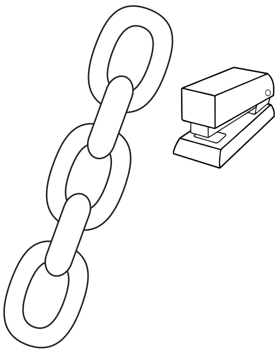
فوٹو کاپی شدہ کاغذ میں رنگ بھریں اور ناموں کو کاٹ لیں۔	چارٹ پیپر کی باریک پٹیاں کاٹیں۔	زنجیر کی شکل میں سٹیپل کریں یا چپکائیں۔

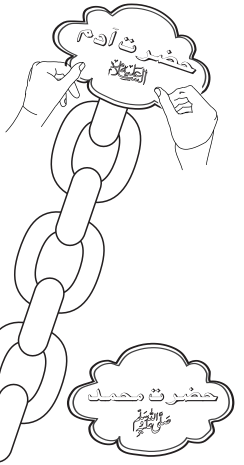	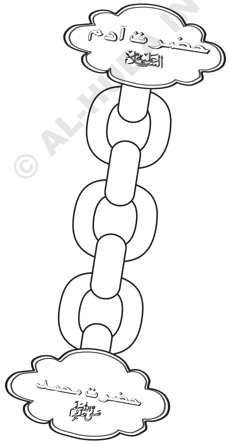
ناموں کو پہلے اور آخری سرے پر چپکائیں۔	مکمل خاکہ۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

حضرت آدم

علیہ السلام

حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 5: رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین

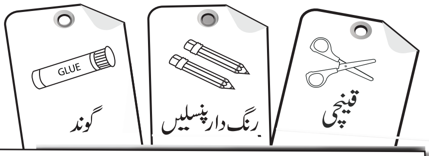

درکار اشیاء

طریقہ کار:

1. فوٹو کاپی شدہ تصویروں میں رنگ بھریں۔
2. ''رحمت اللعالمین'' اور تصویروں کو کاٹ لیں۔
3. نقشے پر خاکے کے مطابق چپکائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مکمل خاکہ	فوٹو کاپی شدہ کاغذ
	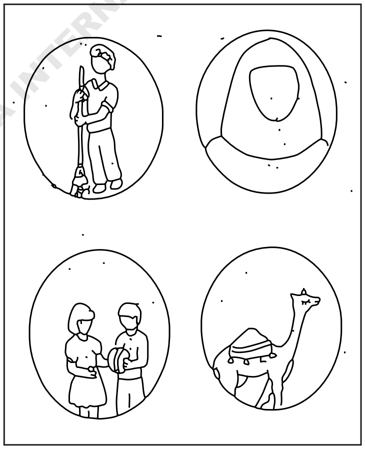

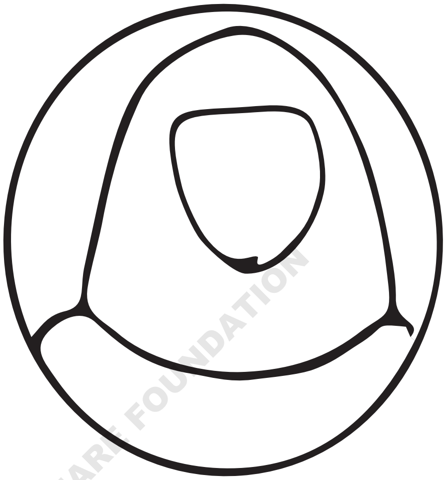

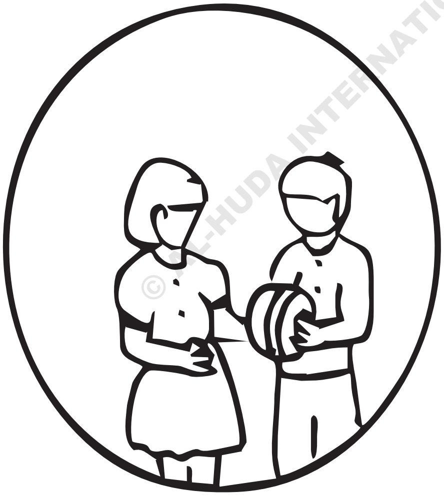

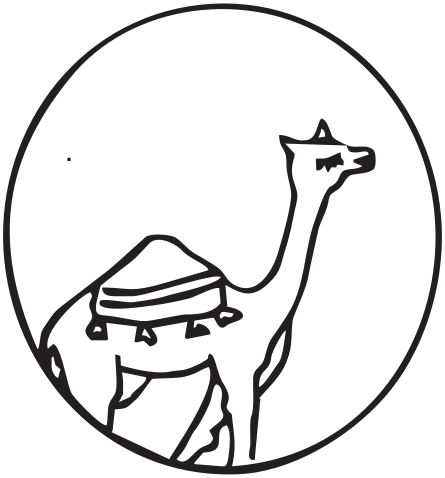

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی : سبق نمبر 6: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طریقہ کار:

1. رنگ بھریں۔
2. تصویریں کاٹیں۔
3. کاغذ کی پلیٹ پر چپکائیں۔
4. یاددہانی کے لیے کھانے کی میز پر رکھیں۔

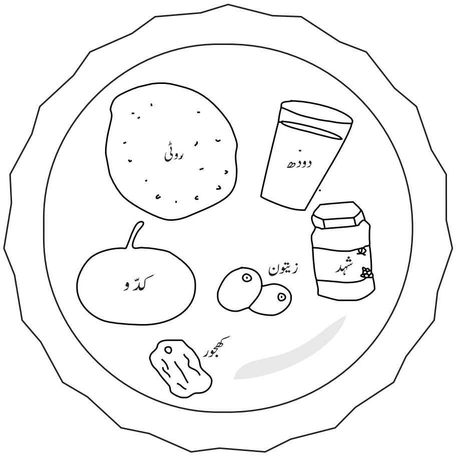

مکمل خاکہ

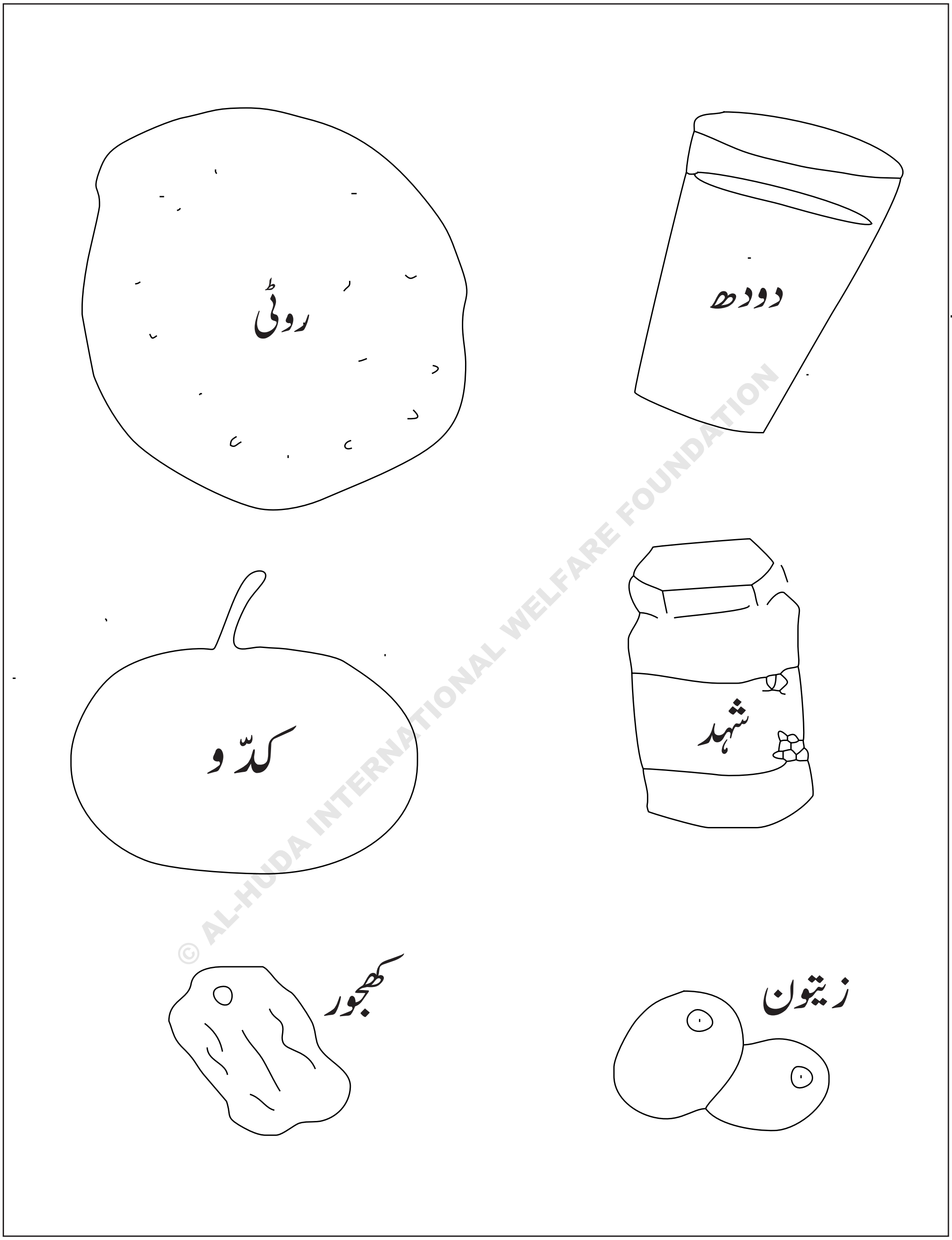

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ بچوں کو رغبت دلائیں کہ وہ کھانے میں مسنون غذا شامل کریں۔

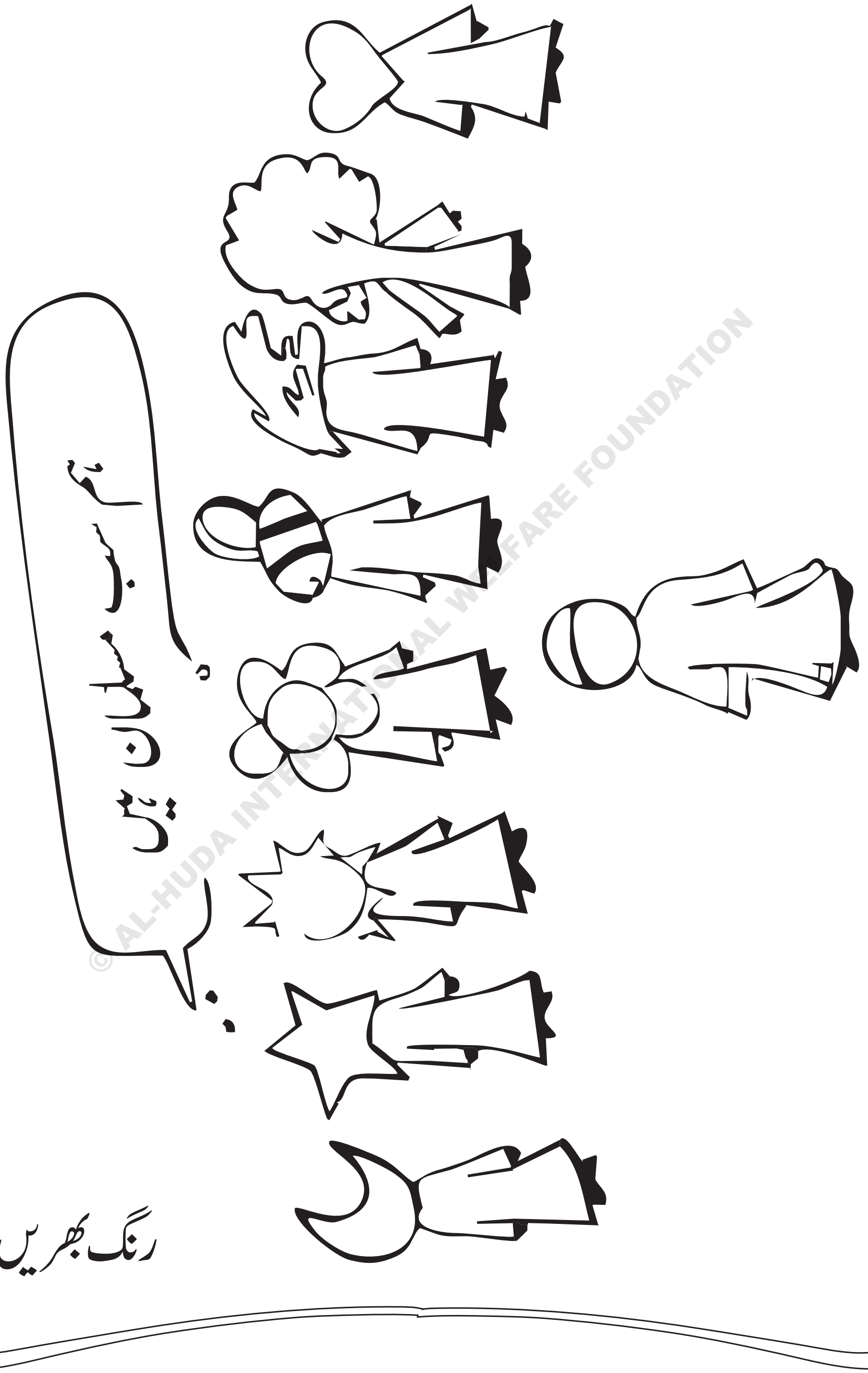

رنگ بھریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی : سبق نمبر 7: مسلمان کون؟

ہدایات:

1. بچوں کو فوٹو کاپی شدہ ID Card دیں۔
2. ہر بچہ اپنی تصویر لگائے اور اپنا نام لکھے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

My Muslim ID Card

Name:	--
Temporary Address:	**Duniya**
Permanent Address:	**Jannah**
Religion:	**Islam**
Nationality:	**Member of Muslim Ummah**
Blood Group:	**All Muslims are brothers & sisters**
ID Card #:	**Shahadah, Salah, Zakah, Saum, Hajj**
My Enemy:	**Shaitan**
In Case of Emergency:	**Call Allah with dua & Namaz.**

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 8: مسلمان کی پہچان

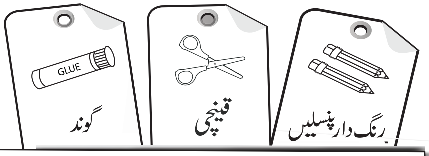

درکار اشیاء

طریقہ کار:

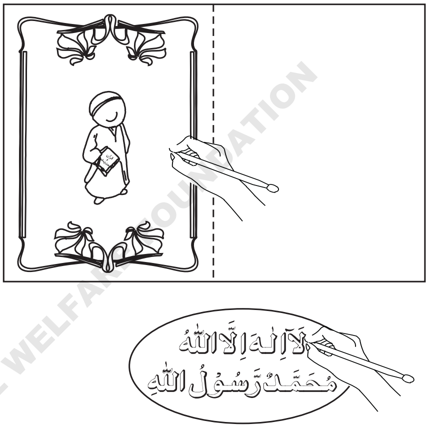

فوٹو کاپی شدہ کاغذوں میں رنگ بھریں۔

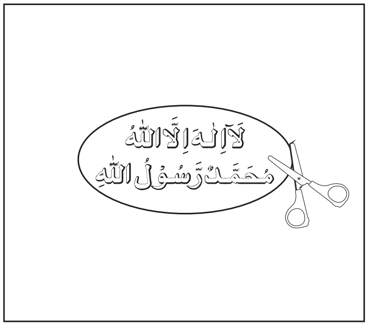

کاٹیں۔

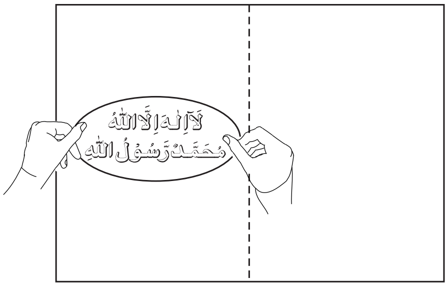

کارڈ کے اندرونی حصہ پر چپکائیں۔

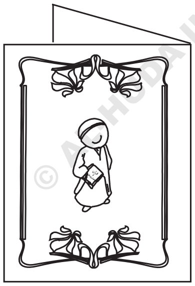

مکمل خاکہ۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

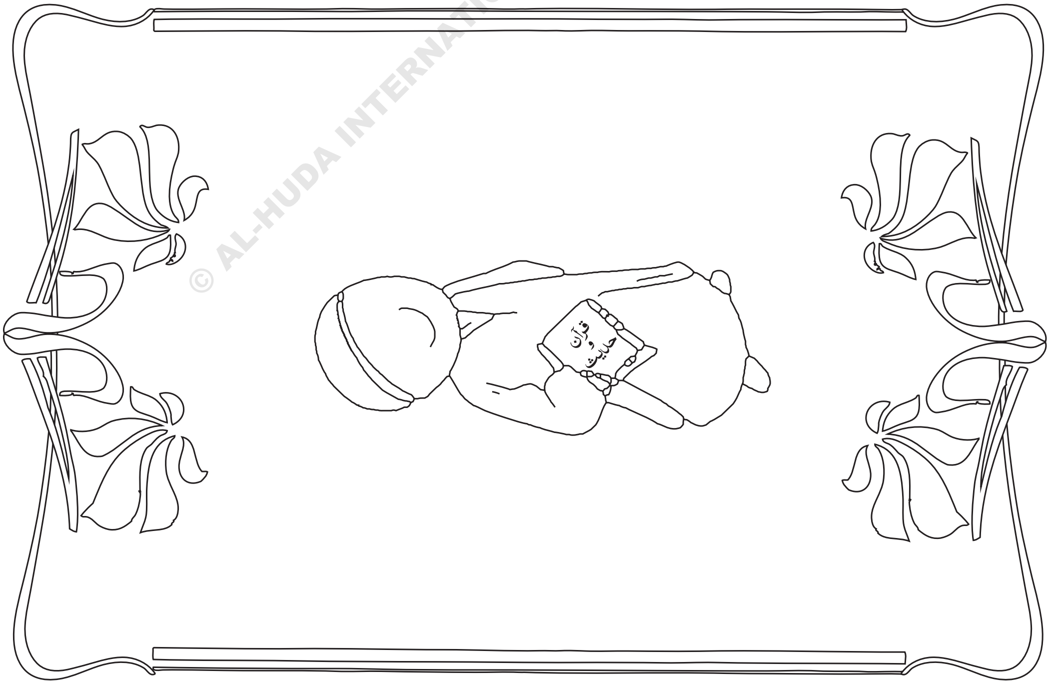

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی : سبق نمبر9 : مسلمان اور غیر مسلمان میں فرق

طریقہ کار:

1. فوٹو کاپی شدہ کاغذ لیں۔
2. رنگ بھریں۔
3. تصویریں کاٹیں۔
4. دوسرے صفحے پر دیے گئے خانوں میں تحریر کے مطابق چپکائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

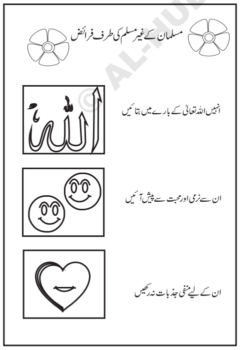	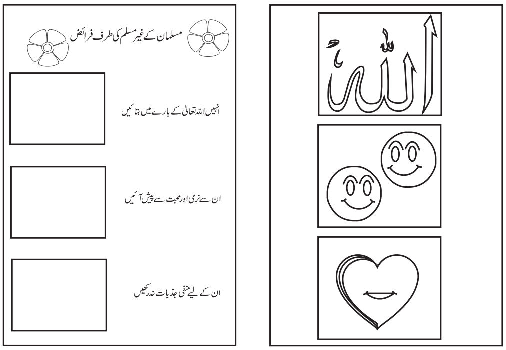
مکمل خاکہ	فوٹو کاپی شدہ کاغذ۔

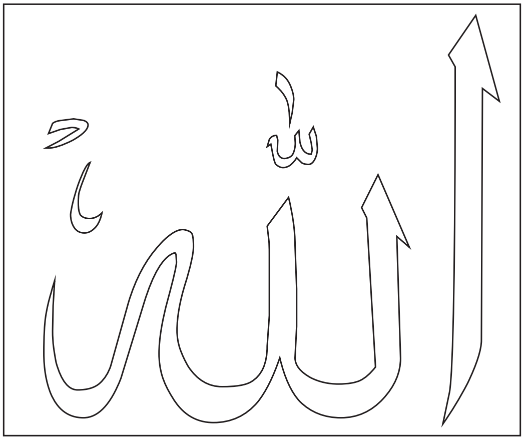

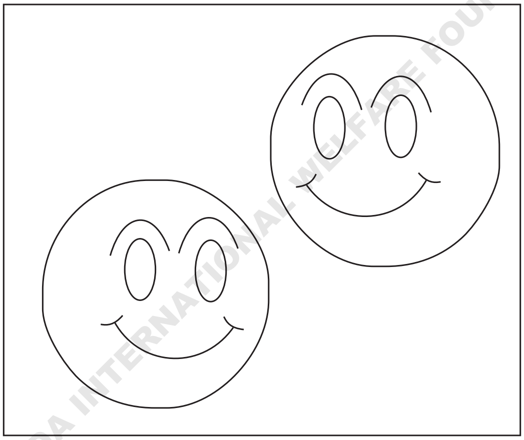

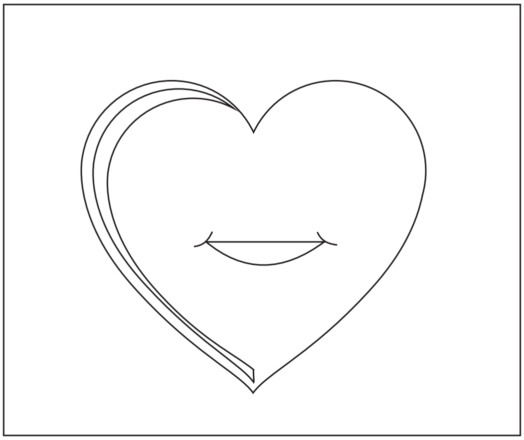

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

مسلمان کے غیر مسلم کی طرف فرائض

انہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتائیں

ان سے نرمی اور محبت سے پیش آئیں

ان کے لیے منفی جذبات نہ رکھیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر10 :خاندان

رنگ بھریں اور مزید وہ کام لکھیں جو آپ خاندان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں

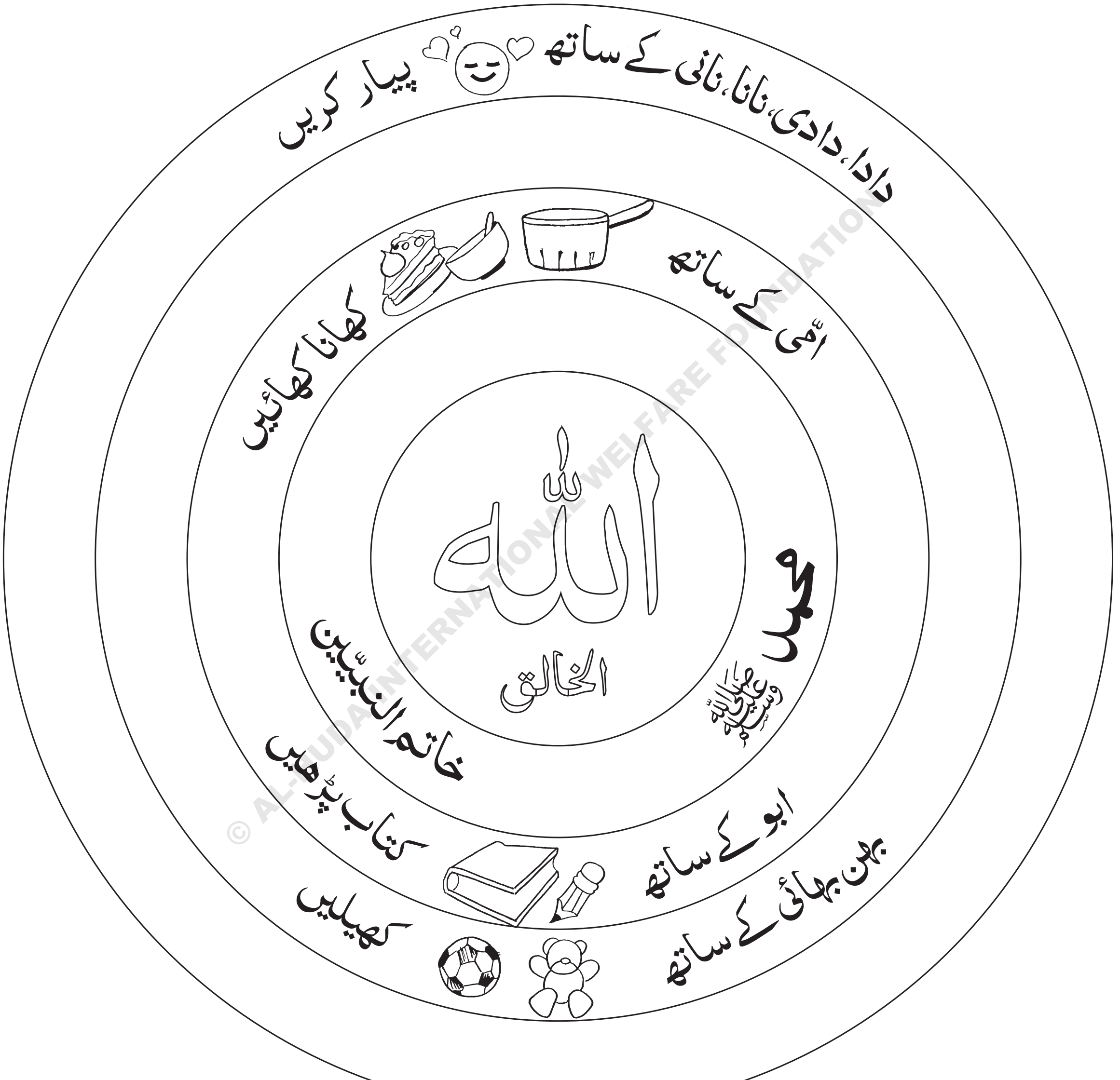

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 11: والدین

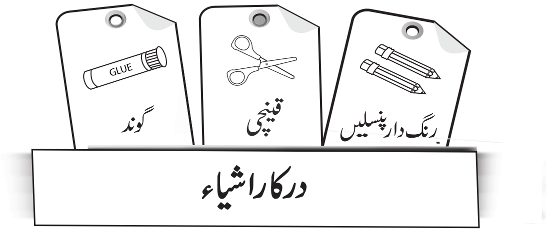

طریقہ کار:

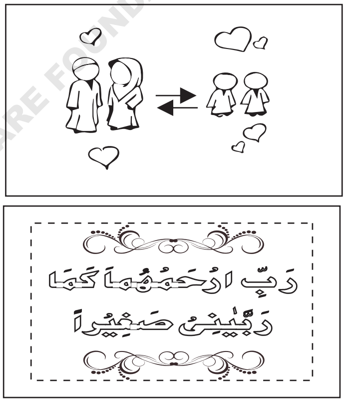	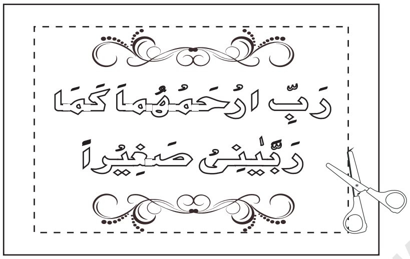
فوٹو کاپی شدہ کاغذوں میں رنگ بھریں۔	کاٹیں۔
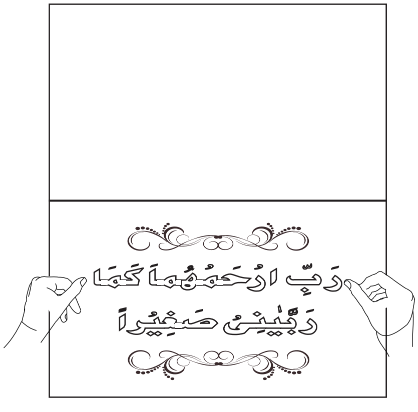	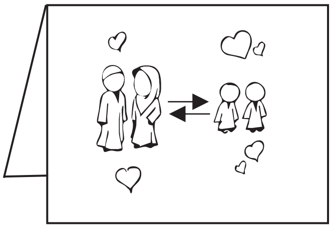
کارڈ کے اندرونی حصہ پر چپکائیں۔	مکمل خاکہ۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

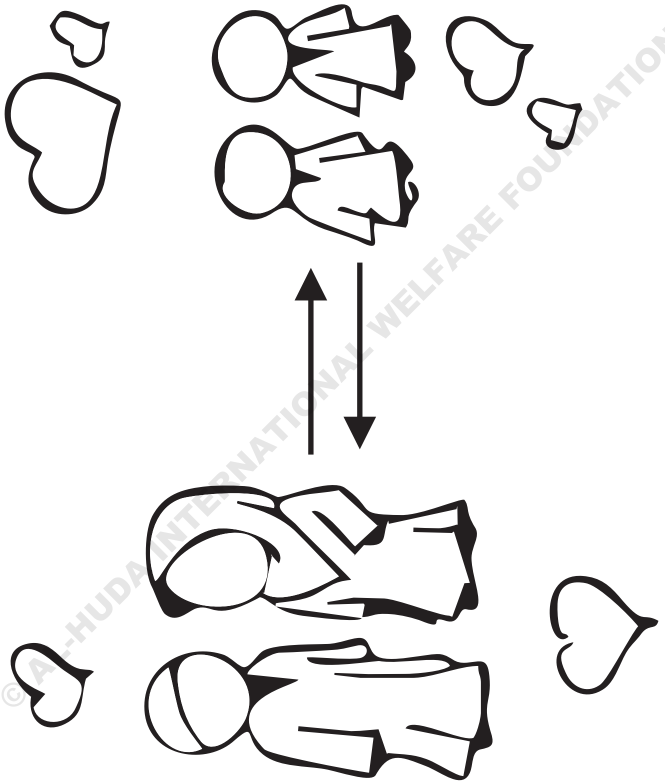

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

رَبَّيٰنِى صَغِيرًا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر12: بہن بھائی

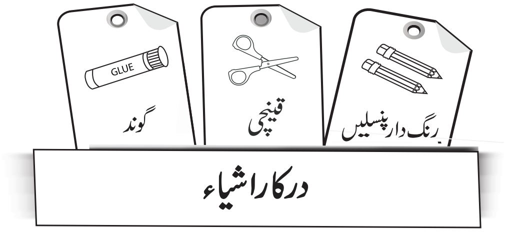

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

طریقہ کار:

1۔ تصویر 12-A اور 12-B میں رنگ بھریں۔

2۔ تصویر 12-A کاٹ کر 12-B پر چپکائیں۔

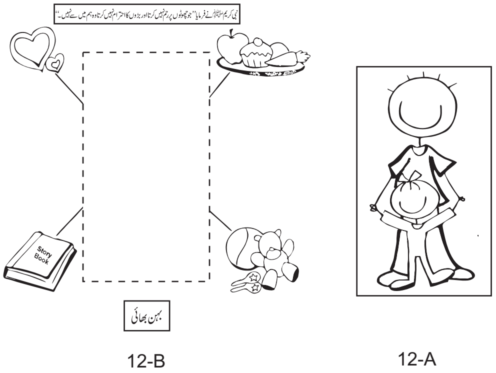	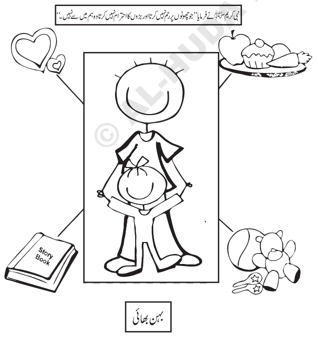
فوٹو کاپی شدہ کاغذ۔	مکمل خاکہ

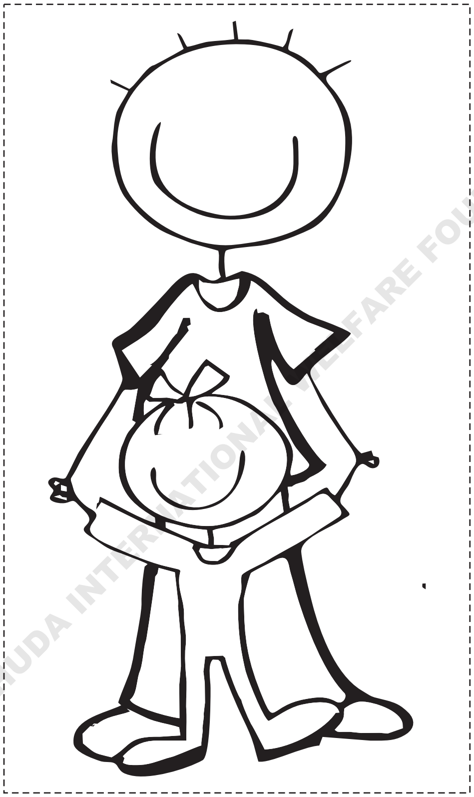

12-A

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

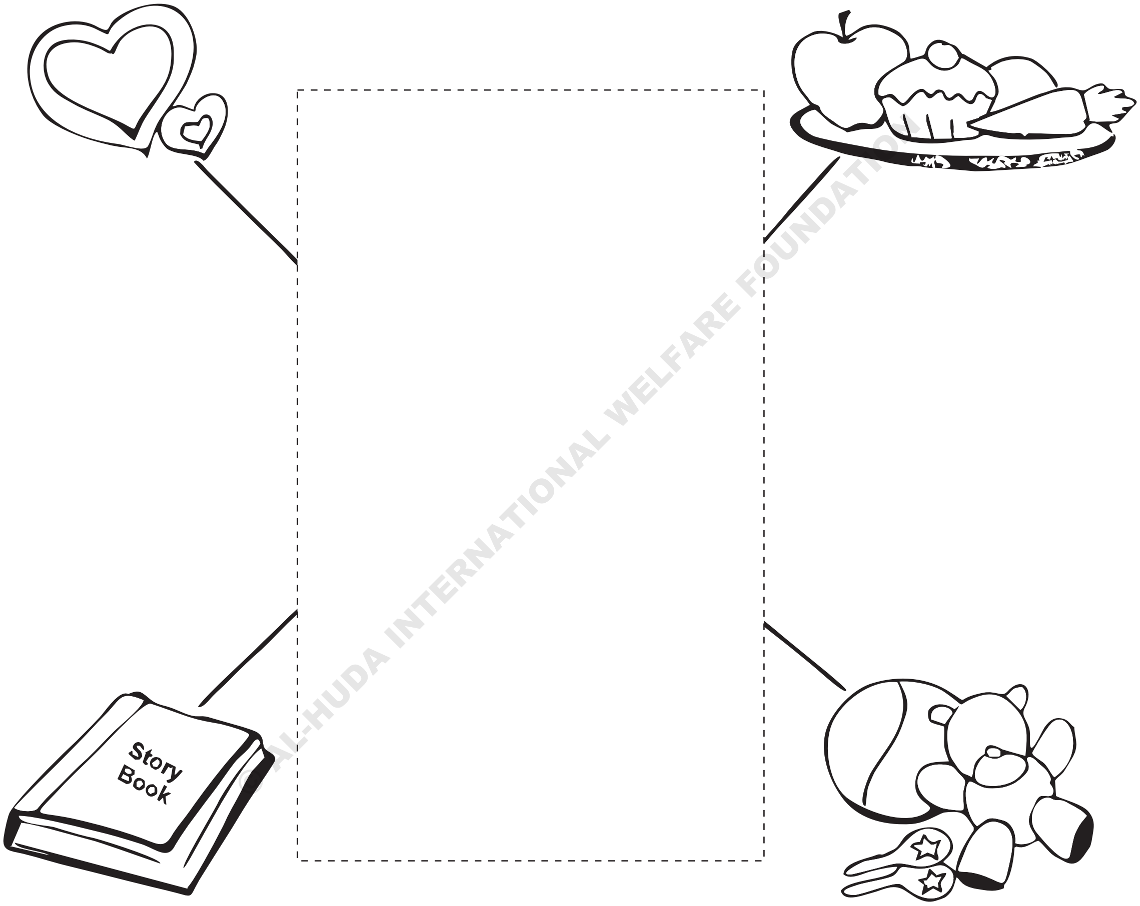

بہن بھائی

12-B

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر13: ہمارے جذبات

طریقہ کار:

1۔ سفید رنگ کی جراب لیں۔

2۔ اسے ہاتھ پر پہنیں۔

3۔ اب glove puppet کے ذریعے مختلف جذبات واحساسات کے بارے میں بات کریں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 14: غصّہ

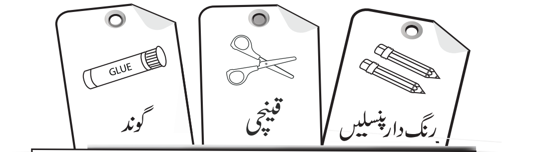

درکار اشیاء

طریقہ کار:

1۔ فوٹو کاپی شدہ کاغذ 14-A,14-B,14-C میں رنگ بھریں۔

2۔ تصویر 14-A تصویر 14-C کے اوپر والے حصے پر چپکائیں۔

3۔ تصویر 14-B تصویر 14-C کے نیچے والے حصے پر چپکائیں۔

4۔ دیکھیے مکمل خاکہ۔

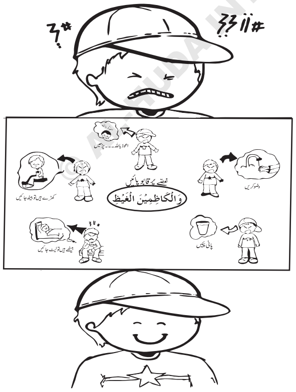

مکمل خاکہ

14-A

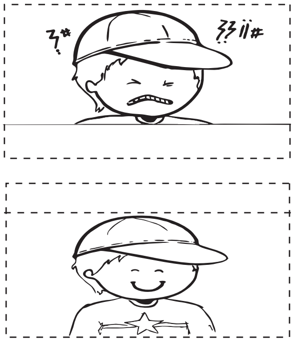

14-B

14-C

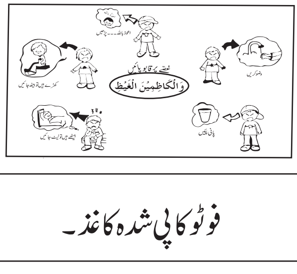

فوٹو کاپی شدہ کاغذ۔

AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

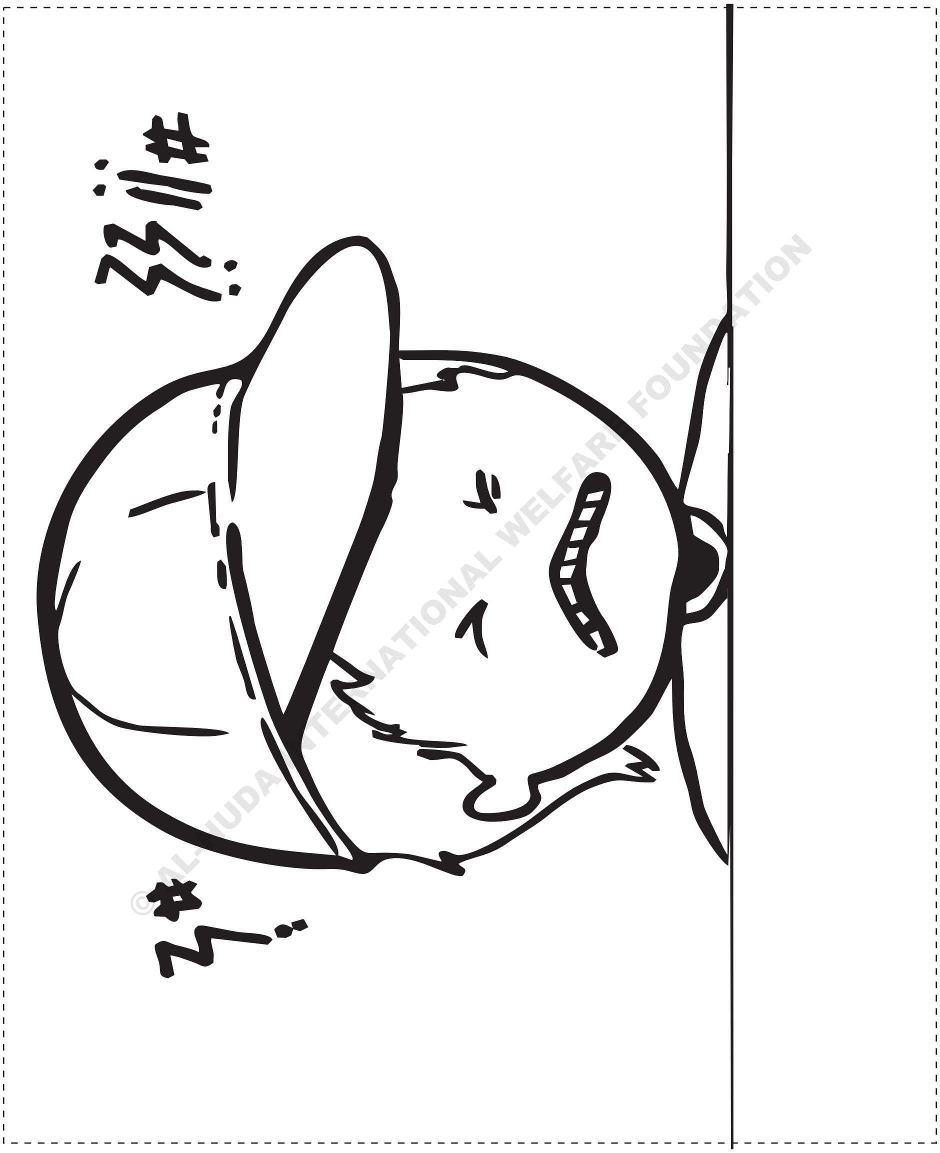

14-A

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

14-B

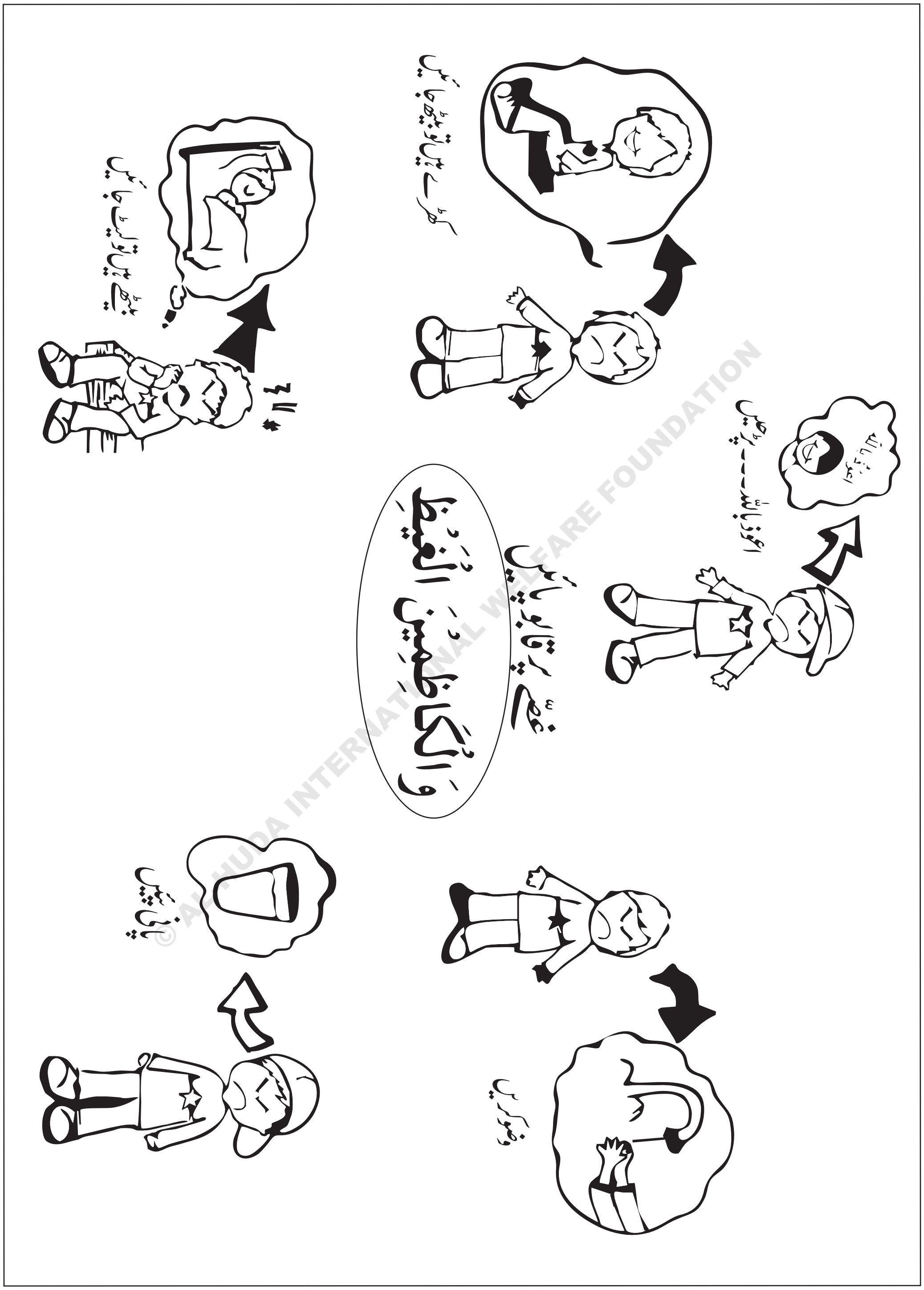

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 15 : شیئر کرنا

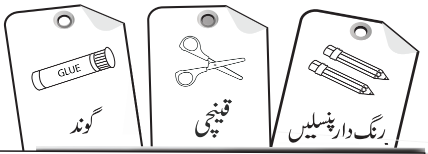

درکار اشیاء

طریقہ کار:

1. فوٹو کاپی شدہ کاغذ لیں۔
2. رنگ بھریں۔
3. تصویریں کاٹیں۔
4. دوسرے صفحے پر دیے گئے خانوں میں تحریر کے مطابق چپکائیں۔

© ALIF... INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

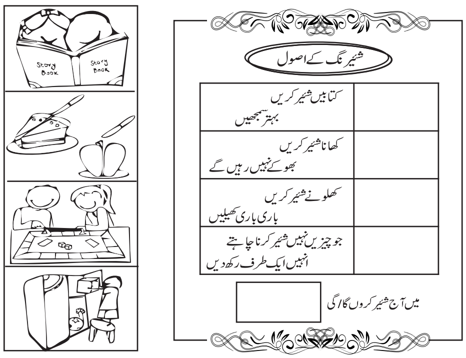

فوٹو کاپی شدہ کاغذ۔

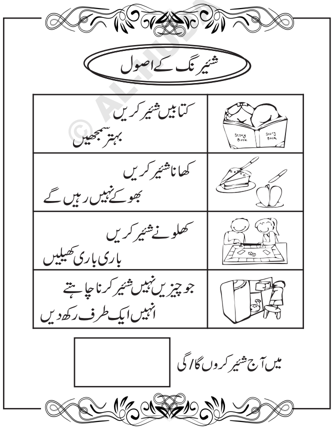

مکمل خاکہ

شیئرنگ کے اصول

کتابیں شیئر کریں بہتر سمجھیں	
کھانا شیئر کریں بھوکے نہیں رہیں گے	
کھلونے شیئر کریں باری باری کھیلیں	
جو چیزیں نہیں شیئر کرنا چاہتے انہیں ایک طرف رکھ دیں	

میں آج شیئر کروں گا/ گی

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

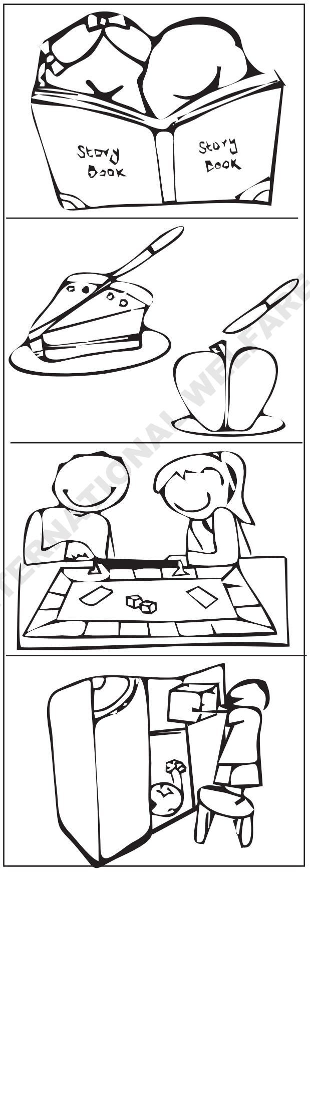

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 16: طہارت

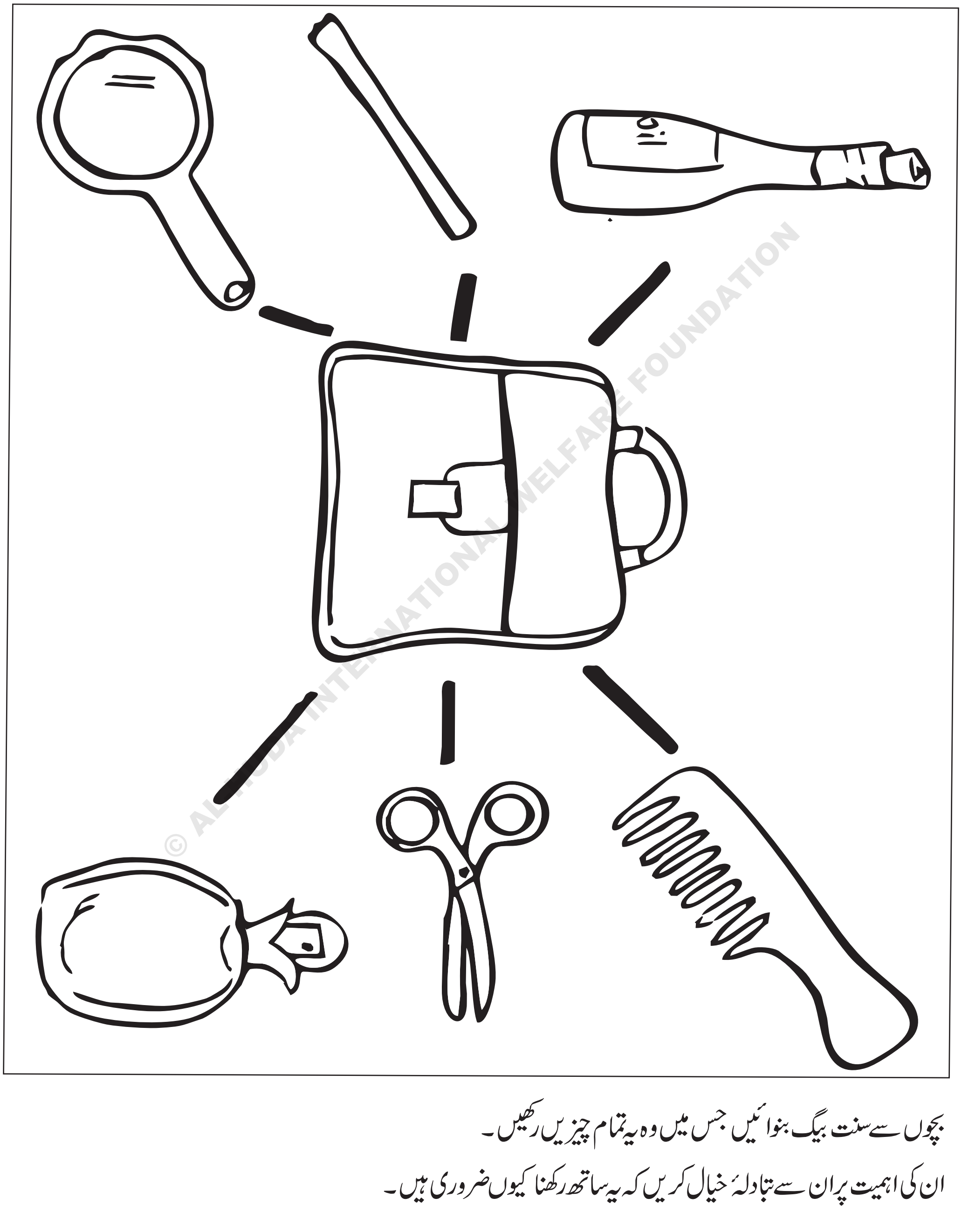

بچوں سے سنت بیگ بنوائیں جس میں وہ یہ تمام چیزیں رکھیں۔

ان کی اہمیت پر ان سے تبادلۂ خیال کریں کہ یہ ساتھ رکھنا کیوں ضروری ہیں۔

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 17 : ماحول کی صفائی

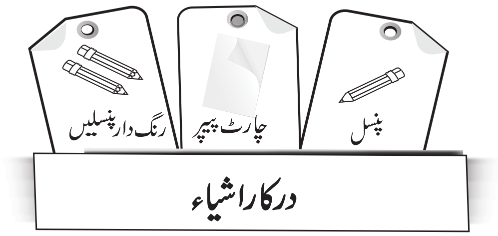

طریقہ کار:

1۔ بچوں کو سفید رنگ کا کاغذ یا چارٹ پیپر دیں۔

2۔ بچوں سے کہیں کہ گھر، کسی پارک یا کسی بھی جگہ کی تصویر بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

3۔ اب ان سے پوچھیں کہ وہ اس جگہ کو کس کس طرح صاف رکھ سکتے ہیں یا ان جگہوں کو صاف رکھنے کے لیے انہیں کیا کرنا چاہیئے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 18 : صاف دل

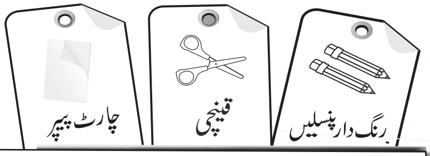

درکار اشیاء

طریقہ کار:

1۔ فوٹو کاپی شدہ کاغذ میں رنگ بھریں اور کاٹ لیں۔
2۔ سرخ اور براؤن کے کاغذ لیں۔
3۔ ان سے دو پاکٹ بنائیں۔
4۔ اچھے کام سرخ رنگ والی پاکٹ میں ڈالیں۔
5۔ اور ناپسندیدہ کام براؤن رنگ کی پاکٹ میں۔

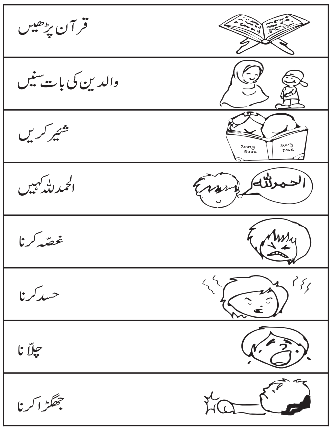

فوٹو کاپی شدہ کاغذ۔

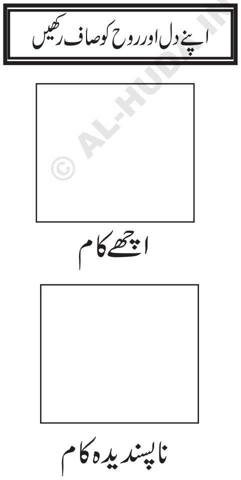

مکمل خاکہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

قرآن پڑھیں	
والدین کی بات سنیں	
شیئر کریں	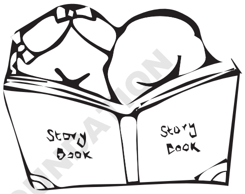
الحمدللہ کہیں	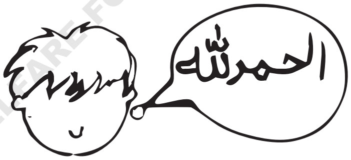
غصّہ کرنا	
حسد کرنا	
چلّا نا	
جھگڑا کرنا	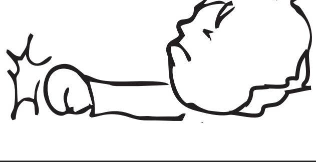

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

آرٹ ایکٹوٹی: سبق نمبر 19: اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین کون؟

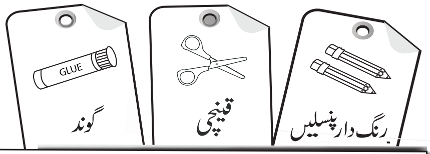

درکار اشیاء

طریقہ کار:

1۔ فوٹو کاپی شدہ کاغذ میں رنگ بھریں۔

2۔ بچے کی تصویر کاٹ کر کو دونوں لائنوں کے درمیان چپکائیں۔

3۔ 19-A کارڈ کا باہر کا حصہ اور 19-B, 19-C کارڈ کا اندرونی حصہ ہوگا۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

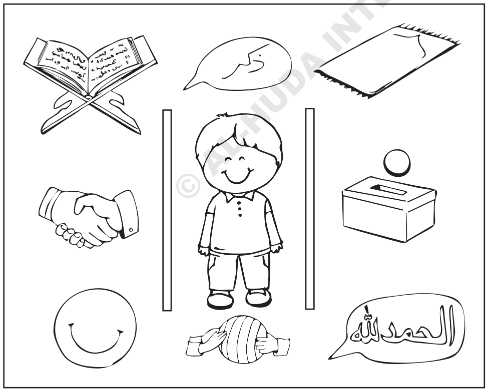	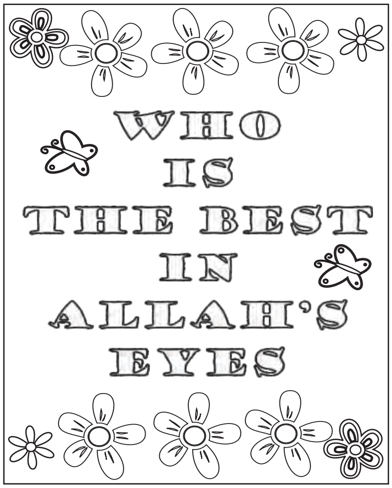
کارڈ کا اندرونی حصہ	کارڈ کا بیرونی حصہ

اپنے دل اور روح کو صاف رکھیں

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

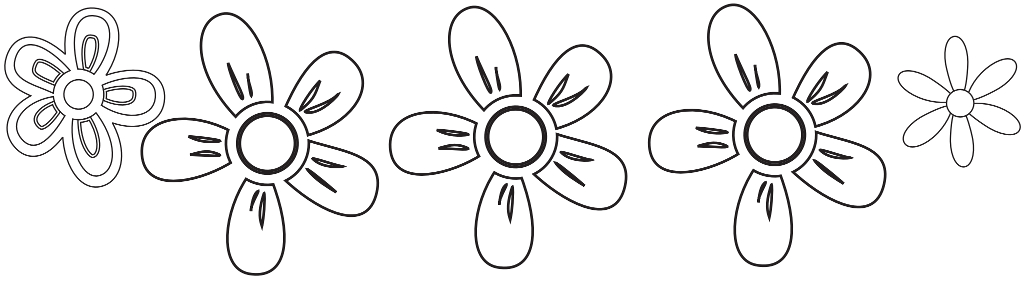

WHO IS THE BEST IN ALLAH'S EYES

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

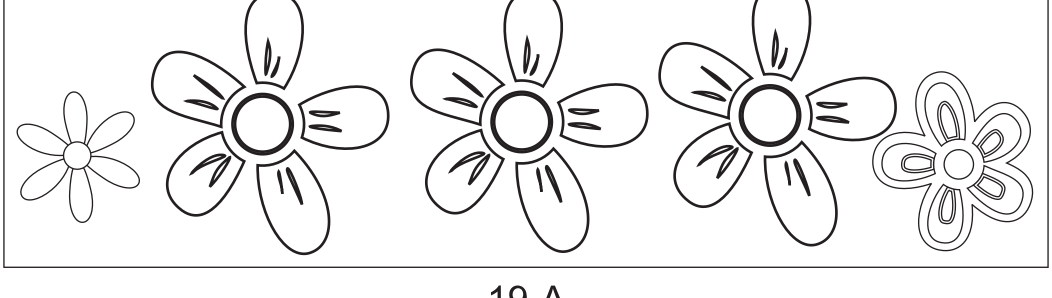

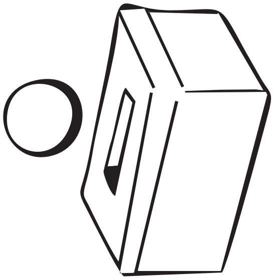

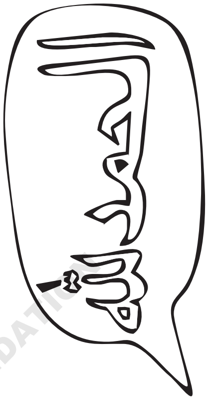

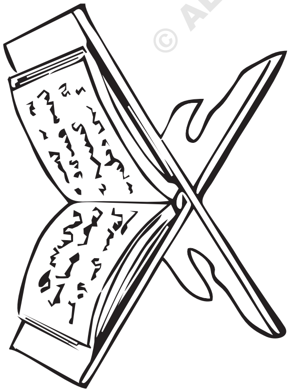

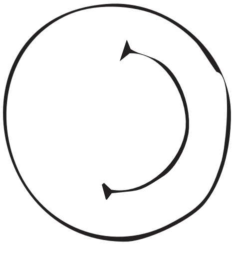

19-B

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

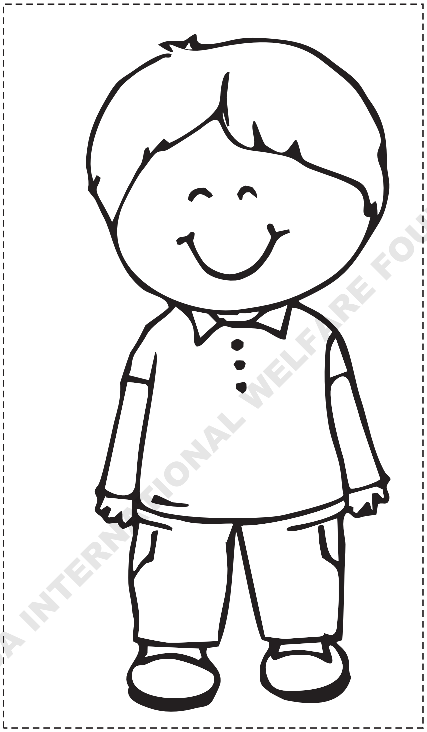

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

19-C

آرٹ ایکٹوٹی : سبق نمبر 20 :معیارزندگی

طریقہ کار:

1۔ فوٹو کاپی شدہ کاغذ میں رنگ بھریں۔

2۔ گھر کی تصویر بنائیں اوران لوگوں کے بارے میں بات کریں جوگھر کے کاموں میں ہمارے مددگار ہیں۔

3۔ بچوں کوترغیب دیں کہ وہ ان کی عزت کریں۔

مکمل خاکہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

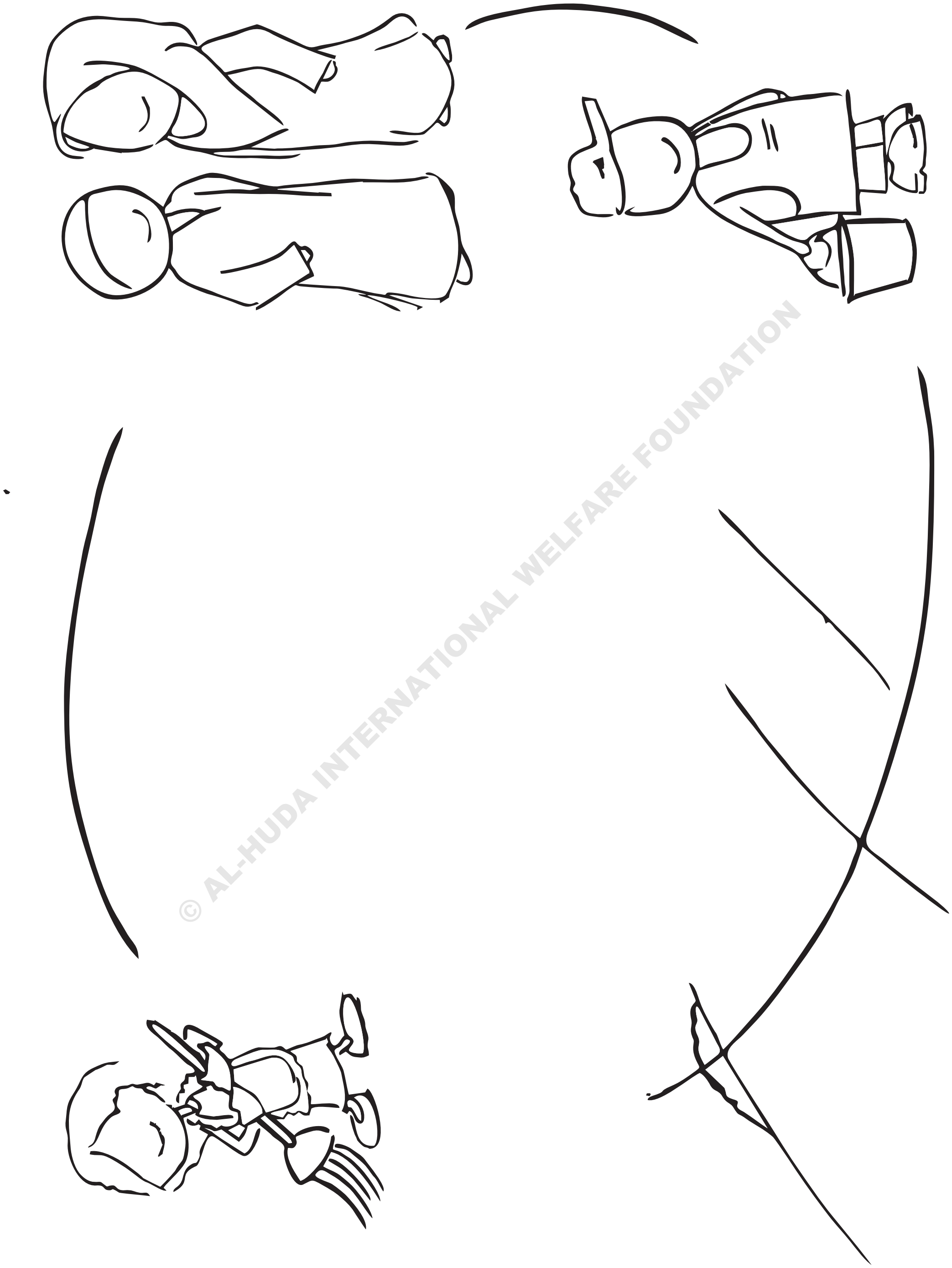

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

Hamaray Bachchay

ہمارے بچے

ہمارا نصب العین

قرآن وسنت کی روشنی میں بچوں کی کردار سازی اس طرح کرنا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ ان کا ایک مضبوط تعلق قائم ہوجائے اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ومحبت ان کے دل میں جاگزیں ہوجائے۔

ہمارے مقاصد

1۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بچوں کی شخصیت وعادات کی نشونما کرنا۔

2۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت کے ذریعے اسلامی اصول اور اخلاقی اقدار کو ان کی روزمرہ زندگی کا لازمی جز بنانا۔

3۔ مستند اور مفید علم کے حصول کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا۔

ہمارا طریقہ

روایتی طریقہ تدریس سے ہٹ کر جدید دور کے تقاضوں اور بچوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ کی تعلیم موافق ماحول میں دی جاتی ہے۔ جس میں شامل ہے:

- کہانیاں
- خاکے
- کردار نگاری
- تفریحی وتعلیمی دورے
- مشاہدہ قدرت
- چھوٹے گروپس اور انفرادی توجہ۔

ہمارے تعلیمی پروگرام

مفتاح القران : ناظرہ قران تعلیم پروگرام

منارالاسلام : 3 سے 10 سال کے بچوں کی کردار سازی پر مشتمل پروگرام

مصباح القرآن : 11 سے 13 سال کے بچوں کی کردار سازی پر مشتمل پروگرام

امہات کلاس : ماؤں کے لیے اسلامی طریقہ تربیت پر مشتمل پروگرام

تربیتی ورکشاپ برائے اساتذہ : اساتذہ کی صلاحیت واستعداد کو بہتر بنانے کے لیے پروگرام

04010066

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.